UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226258

UNIVERSAL
LIBRARY

کتب خانہ

لم یکن فی ذالک الا ارغام الشیاطین

بحولہ تعالی این رسالۂ متبرکہ نامش

ارغام الشیاطین فی تردید متعۃ المتشیعین

تصنیف علامہ فہامہ رئیس المتکلمین امام المناظرین مقبول بارگاہ احد
حضرت مولانا حافظ سید عبد الصمد السہسوانی مسکنا والمودودی نسبا
والحنفی مذہبا والچشتی مشربا ادام اللہ فیوضہ

بسعی وکوشش

مولوی محمد بنارسی خان صاحب تحصیلدار ومرزا سلیم بیگ صاحب پیشکار
قصبہ پھپوند ضلع اٹاوہ

در مطبع مفید عام آگرہ بزیور طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا وصلی اللہ علی سیدنا محمد الذی ارسل الی الناس کافۃ نذیرا وبشیرا وسلم علیہ وعلی الہ واصحابہ واحبابہ تسلیما کثیرا کثیرا ثم لننزعن من کل شیعۃ ایہم اشد علی الرحمن عتیا

بعد حمد وصلوۃ کے فقیر عبد اللہ سہسوانی حضرات اہل اسلام کی خدمت مین ملتمس ہے کہ سید یعقوب علی پسر سید غلام علی طالب علم مدرسہ پھپوند نے ایک تحریر متعہ کی حرمت مین باستدعا شیخ فدا حسین شیعی ساکن اٹاوہ لکھدی تھی حضرات اہل تشیع پھپوند و اٹاوہ نے اوسکا جواب اپنے مجتہد مولوی عمار علی نزیل بھرت پور سے لکھوا کر نام اوسکا اثبات المتعہ رکھا اور اظہر علی ساکن پھپوند کیطرف منسوب کر کے چھپوایا چونکہ مجتہد صاحب نے اپنے جواب کی بنیاد کو محض مغالطہ دہی پر قایم کیا ہے اور نیز فقیر کیجانب خطاب فرمایا ہے اسوجہ سے اوسکا جواب فقیر نے ضروری سمجھکر تحریر کیا اور نام اسکا ارغام الشیاطین فی تردید متعۃ المتشیعین رکھا واضح رہے کہ فقیر نے سید یعقوب علی طالب علم کی تحریر سے

اذکا قول بلفظ قال السید نقل کیا ہے اور مولوی عمار علی صاحب کے قول
کو قال المجتہد سے شروع کیا ہے اور اپنے قول کو لفظ اقول سے لکھا ہے اور یہہ بہی معلوم
رہے کہ کوئی کلمہ اپنی جانب سے خلاف تھذیب نہین لکھا گیا ہے البتہ جو کچھہ اونہون
نے لکھا ہے اوسکا جواب دیا گیا ہے چونکہ اصل بحث متعہ کی حرمت وحلت مین ہے
لہذا قبل جواب کے اوسکے حرام ہونے کو آیات کلام اللہ اور احادیث کتب مجتہدین
شیعہ سے ثابت کرتا ہون واللہ المستعان وعلیہ التکلان

پہلی آیت حرمت متعہ مین

والذین ھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم
فانھم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلك فاولئك ھم العادون
ترجمہ جو لوگ اپنی شہوت کی جگہہ کو تہامتے ہین مگر اپنی بی بیون سے یا اپنی لونڈیون
سے تو اونپر نہین ملامت اور پہر جو کوئی ڈہونڈہے اسکے سوا وہی ہے حد سے
بڑہنے والا فایدہ حق سبحانہ تعالے نے اول شہوت کے روکنے کو مطلقاً کلمہ
والذین ھم لفروجھم حافظون سے بیان فرمایا بعدہ لفظ الا علی ازواجھم
زوجہ اور او ما ملکت ایمانھم سے مملوکہ کو مستثنے فرمایا اور انہین دونون
سے مباشرت کرنے پر عدم ملامت کو لفظ غیر ملومین مین بیان فرمایا اور سوائے زوجہ
اور لونڈی کے اور عورات کو خواہ ممتوعہ ہو یا محللہ لفظ وراء ذلك سے خارج
فرمایا اور اوس شخص کو کہ جو سوائے زوجہ اور مملوکہ کے کسی عورت کا مبتغی ہو فاولئك
ھم العادون مین داخل فرمایا ظاہر ہے کہ زن ممتوعہ داخل ازواج نہین کیونکہ
ازواج اربعہ سے بحالت اجتماع زاید نہین ہوسکتین اور ممتوعہ مقید باربع نہین بلکہ
جسقدر مرد کی خواہش ہو اوسیقدر عورتون سے متعہ کرسکتا ہے چنانچہ استبصار
فی باب تجویز الجمع من الاکثر من اربعة فی المتعة مین زرارہ سے

روایت ہے فان قلت ما تحلی من المتعۃ قال کم شئت ترجمہ یعنی اگر کہے
توکسقدر حلال ہوسکتی ہین عورتین متعہ سے فرمایا جسقدر چاہے تو اور لوازمات زوجہ
بہی ممتوعہ سے معدوم مثلاً زوجہ مین توارث ضرور ہے اور ممتوعہ مین مفقود چنانچہ
تھذیب الاحکام فی باب انہ اذا شرط ثبوت المیراث فی المتعۃ مین
مذکور ہے من الاحکام اللازمۃ فی المتعۃ نفی التوارث یعنی احکام لازمہ
فی المتعہ سے ہے نفی توارث اور فقہاے شیعہ کو بہی اقرار اس امر کا ہے کہ مرد اور
زن ممتوعہ اور محللہ کہ درمیان مین زوجیت متحقق نہین چنانچہ ابن بابویہ
نے کتاب الاعتقادات مین لکہا ہے اسباب حل المراۃ عندنا اربعۃ
النکاح وملک الیمین والمتعۃ والتحلیل ترجمہ یعنی نزدیک ہمارے
عورت کے حلال ہونیکے چار سبب ہین اول نکاح دوسرے ملک یمین تیسرے متعہ
چوتہے تحلیل اور ممتوعہ ملک یمین مین بہی داخل نہین ورنہ بیع اور اعتاق یعنی
آزاد کرنا جایز ہو پس جو عورت کہ ازواج اور ملک یمین سے خارج ہے صراحۃً اس
آیت کے حکم سے حرام ہے اور یہی آیت بعینہ حق سبحانہ تعالےٰ نے ۲۹ پارہ سورہ
معارج مین نازل فرمائی۔

دوسری آیت حرمت متعہ مین

ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمن ما ملکت
ایمانکم من فتیاتکم المؤمنات واللہ اعلم بایمانکم بعضکم من بعض
فانکحوھن باذن اھلھن واتوھن اجورھن بالمعروف محصنات غیر
مسافحات ولا متخذات اخدان فاذا احصن فان اتین بفاحشۃ فعلیھن
نصف ما علی المحصنات من العذاب ذلک لمن خشی العنت منکم وان
تصبروا خیر لکم واللہ غفور رحیم

ترجمہ اور جو کوئی نپاوے تم مین مقدور اسکا کہ نکاح مین لاوے بیبیان مسلمان تو جو ہاتہہ کا مال ہے آپس کی تمہاری لونڈیان مسلمان اور اللہ کو بہتر معلوم ہے تمہاری مسلمانی تم آپس مین ایک ہو سو اونکو نکاح کر و اونکے لوگون کے اذن سے دیو اونکے مہر موافق دستور کے قید مین آنیوالی نہ مستی نکالی کیئین نہ یاری کیگیئین چھپ کر پھر جب وہ قید مین آچکین تو اگر کرین بیحیائی کا کام پس اونپر ہے آدہی وہ مار جو بیبیون پر مقرر ہے یہہ اوسکے واسطے ہے جو ڈری تکلیف مین پڑنے سے اور صبر کرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے **فایدہ** اس آیت شریفہ مین حق سبحانہ تعالےٰ نے اپنے بندون کو اپنا حکم اسطرح فرماکر سمجھایا ہے کہ اے ایمان والو اگر حرایر یعنی آزاد عورتون کے نکاح پر قدرت نہین رکھتے ہو تو اپنے مسلمان بہائیون کی اجازت سے اونکی لونڈیون کے ساتھہ نکاح کر کے مہر اونکا موافق دستور کے ادا کرو اور یہہ حکم ہم نے تمکو اسواسطے سنایا کہ اگر تم اپنے آپکو روک نہ سکو ورنہ اگر صبر کرو تو تمہارے حق مین بہتر ہے اور اللہ غفور رحیم ہے۔ اے اہل اسلام بنظر غور دیکھو اور انصاف کرو کہ اگر متعہ یا تحلیل فروج جایز ہوتا تو کیا ضرورت تہی اس خوف و رنج کی اور حاجت صبر کی نکاح اماء یعنے لونڈیون مین کیون یہہ نہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ مسلمان اگر مقدرت نکاح کی نہین رکھتے ہو تو ایک مٹھی آٹا دیکر یا جسقدر پر عورت راضی ہو مباشرت کر لیا کرو یا کسی شخص مالک فرج کے ہاتہہ پیر جوڑ کر فرج کو اپنے اوپر حلال کر والیا کرو نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب الرسول

تیسری آیت حرمت متعہ مین

ولیستعفف الذین لا یجدون نکاحا حتی یغنیهم الله من فضله

ترجمہ اور چاہیے کہ تھامے اپنے آپکو وہ لوگ جو نہین تا در ہین نکاح پر جب تک کہ

مقدور دے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے **فایدہ** اس آیت کریمہ مین اللہ جل جلالہ صاف صاف ارشاد فرماتا ہے کہ جو اہل اسلام مین سے مفلس اور غریب ہین اور نہین قدرت رکھتے اسپر کہ منکوحہ کے نان ونفقہ اور مہر کو ادا کر سکین پس چاہیئے کہ روکین وہ اپنے آپکو اوسوقت تک کہ اللہ تعالےٰ اونکو مقدرت عطا فرما دے اے اہل اسلام انصاف کرو اگر متوعہ جایز ہو یا محللہ حلال تو کیون نفرمایا کہ جس مقدار پر عورت رضامند ہو اوسکو دیکر متعہ کر لیا کرو یا ہاتھہ جوڑ کر مالک فرج سے اجازت لے لیا کرو کیون امر استعفاف کے واسطے ارشاد فرمایا۔

چوتھی آیت حرمت متعہ مین

فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم

ترجمہ پس اگر ڈرو تم کہ عدل نکر سکوگے اپنی بیبیو نمین پس نکاح کرو تم ایک عورت کو یا رکھو تم لونڈی کو **فایدہ** اس آیت کریمہ مین حق سبحانہ تعالےٰ نے زوجہ اور مملوکہ کو بیان فرمایا اور اوسکی یون تشریح فرمائی کہ اگر تم چار بیبیو نمین عدل نکر سکو تو ایک عورت سے نکاح کرو یا لونڈی کو رکھو۔ اے مسلمانون خیال کرو کہ اگر متوعہ یا محللہ جایز ہوتین تو ضرور اس مقام پر اللہ تعالےٰ بیان فرماتا کہ اگر تم عدل نکر سکو اپنی بیبیو نمین تو ایک عورت سے نکاح کرو یا مملوکہ کو رکھلو یا متوعہ سے متعہ کرو یا محللہ سے مباشرت کر لو کیونکہ ممتوعہ اگرچہ صدہا ہون کچھہ عدل کی ضرورت نہین سوائے خرچی مقررہ اور مباشرت معینہ کے اور محللہ تو حلوا سے بے دودہ اور سود اے مفت ہے البتہ منت برداری مالک فرج کی ہوگی نعوذ باللہ من ھذا الفساد والعیاذ باللہ من سوء الاعتقاد **تنبیہہ** اب ہم اوس آیت کیجانب متوجہ ہوتے ہین جس سے اہل تشیع جواز متعہ ثابت کرتے ہین اور بڑا شور وشغب مچاتے ہین وہ یہ ہے فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ

ترجمہ پس جب فایدہ اوٹھاؤ تم ساتھہ اوس عورت کے اونہین عورات ماسبق سے
پس دو تم اونکو مہر اونکا مقرر کیا ہوا ظاہر ہے کہ آیت فما استمتعتم آیات
ماسبق پر متفرع ہے اسواسطے کہ اس آیت پر فاء تفریع داخل ہے پس ما قبل سے
قطع کرنا اور علیحدہ اوس سے ایک حکم مغایر ما قبل اور ما بعد نکالنا خلاف عربیت
اور مخالف ادبیت ہے - اے اہل اسلام واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالے نے
حرمت علیکم امہاتکم سے والمحصنات من النساء الا ما ملکت
ایمانکم تک عورات محرمہ کو بیان فرمایا اور واحل لکم ما وراء ذلکم مین
ماسوائے محرمات کو حلال فرمایا یعنی ماسوائے ان محرمات کے تم پر حلال کی گئی ہین
عورتین اور اس حلت کو دو قیدون کے ساتھہ مقید کیا ہے **قید اول**
ان تبتغوا باموالکم **قید دوسری** محصنین غیر مسافحین یعنی ماسوا
عورات محرمہ کے جو تم پر حلال کی گئین اوسمین دو قیدین ہین **اول** یہہ کہ اپنے
مالون کو اونکے نکاح مین صرف کرو یعنی مہر و نفقہ دینا قبول کرو قرآن مجید مین
یہہ قید ان الفاظ کے ساتھہ ہے ان تبتغوا باموالکم **دوسری** یہہ کہ
اون عورتون کو قید مین ازروے زوجیت کے لاؤ نہ صرف مستی نکالنے
کیواسطے یہہ قید ان الفاظ سے ہے محصنین غیر مسافحین قید
اولے سے تحلیل مطلقاً باطل ہے کیونکہ اوسمین سواے ممنونیت اور مشکوریت
مالک فرج کے اور کچھہ نہین اور قید آخری سے متعہ بالکل خارج ہے اسواسطے
کہ اوسمین احصان نہین ممتوعہ کا یہی معمول ہے ہر ماہ بیارے دہر سال
درکنارے بعد اوسکے اسی آیت پر متفرع فرمایا آیت فما استمتعتم بہ
منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ کو یعنی جب ہم تمہارے اوپر عورات کو
حلال کر چکے دو قیدون کے ساتھہ اول یہہ کہ مہر و نفقہ اونکا مقرر کرو اور دوسرے

یہہ کہ قید مین لانیکی طرح ہو نہ مستی نکلنے کیواسطے یہانتک کہ وہ ہمیشہ عورت اوس مرد کی ہو جاوے بغیر اسکے چہوڑے چہوٹ نہ سکے پس اگر نفع پکڑو تم ساتہہ اوسکے اونہین عورتون سے کہ جو تمہارے اوپر حلال کیگئین ہین پس ادا کرو تم مہر اونکا دران حالیکہ مقرر کیا گیا ہے دیکہئے اس آیت سے کسطرح پر متعہ ثابت نہین ہوتا ہے محاورہ اردو مین بہی موافق محاورہ عرب کے لفظ پس جو ترجمہ فاء تفریع کا ہے اپنے مابعد کو ماقبل پر متفرع کرتا ہے لطف یہہ ہے کہ اسی آیت کے سباق مین آیت ومن لم یستطع جسکو ہم آیات محرمہ متعہ مین نقل کر چکے ہین صریح حرمت متعہ پر دال ہے اگر معاذ اللہ آیت فما استمتعتم مین جواز متعہ بیان فرمایا جاتا تو کیا ضرورت تہی آیت متصلہ مین اس تشدد اور تاکید کی کہ اگر تم نکاح حرایر پر قادر نہو تو لونڈیون سے نکاح کرو کیونکہ صورت عدم استطاعت نان ونفقہ حرہ مین قضاء حاجت کیواسطے ممتوعہ کیا کم تہی بلکہ بحکم کل جدید لذیذ بہتر اور خوشتر پس ماسبق سے آیت کو قطع کرنا باوجود داخل ہونے فاء تفریع کے جسکا ترجمہ اردو مین لفظ پس ہے سخت وقاحت ہے اور ماسحق سے تناقض ٹہرا کر دونون آیتون کے حکم مین تناقضین نکالنا محض جہالت ہے اہل تشیع کو اس آیت مین تین شبہہ واقع ہوئے ہین **شبہہ اولے** لفظ استمتاع سے معنی حقیقی چہوڑ کر اصطلاحی یعنی متعہ مراد لیتے ہین حالانکہ متعدد مقام پر کلام الٰہی مین یہی لفظ واقع ہوا ہے اور معنی لغوی لئے گئے ہین چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ربنا استمتع بعضنا ببعض ترجمہ یعنی اے رب ہمارے نفع پکڑا بعض ہمارون نے ساتہہ بعض کے پس چاہئے کہ اس مقام پر بہی بوجہ لفظ استمتاع کے معنی اصطلاحی یعنی متعہ مراد لیا جاتا وھل ھذا الا الخبط اور تفسیر منہج الصادقین مین ملا فتح اللہ شیعی نے بہی آیت فما استمتعتم کے

تحت مین معنی لغوی لکھے ہین نہ متعہ کے عبارت اوسکی یہہ ہے فما استمتعتم
پس ہر کہ برخورداری یافتید بدو منہن از زنان لفظ استمتاع کلام آلہی مین
نہ ایک جگہہ بلکہ متعدد مقام پر واقع ہوا ہے اور ہر جگہہ معنی حقیقی لئے گئے ہین
پس اس آیت مین اپنی خواہش نفسانی پوری کرنیکے واسطے اصطلاحی لینا
باوجودیکہ مفسرین شیعہ بہی لغوی معنی لیتے ہین سخت وقاحت ہے **شبہہ ثانیہ**
لفظ اجورہن سے اجرت معینہ یعنی خرچی کہ جو ممتوعہ کیواسطے بعوض مباشرت کے
مقرر کیجاتی ہے مراد لیتے ہین حالانکہ کلام آلہی مین لفظ اجور مہور کے معنی مین
مستعمل ہے یعنی مہر کے چنانچہ دوسرے مقام پر ارشاد ہے فانکحوھن باذن
اھلھن واتوھن اجورھن یعنی پس نکاح کرو تم اونکو ساتھہ اذن اہل اونکے
کے اور دو تم اونکو مہر اونکے اہل تشیع کو چاہیے کہ اس مقام پر بہی لفظ اجور
سے اجرت معینہ مراد لیوین نہ مہر حالانکہ یہہ بدیہی البطلان ہے طرفہ یہہ ہے کہ
ملا فتح اللہ شیعی نے تفسیر منہج الصادقین مین آیت فما استمتعتم بہ منہن
فاتوھن اجورھن فریضۃ کے تحت مین اجور کے معنی مہر کے لکھے ہین عبارت
اوسکی یہہ ہے فاتوھن پس بدہید ایشان را اجورھن مہرہاے ایشان
پس لفظ اجور سے آیت فما استمتعتم مین اجرت وخرچی کے معنی لینا باوصف
متعارض ہونے کلام آلہی اور نیز مخالف تفسیر مفسرین شیعہ کے محض غباوت ہی
شبہہ ثالث اہل تشیع بیان کرتے ہین کہ آیت فما استمتعتم مین لفظ الی
اجل مسمی بہی موجود تہا جسکا ترجمہ مدت معینہ ہے یعنی یہہ آیت اسطرح نازل
ہوئی تہی فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی فاتوھن اجورھن
فریضۃ جواب اسکا یہہ ہے کہ کلینی مین نزول آیت بغیر لفظ الی اجل مسمی
کے حدیث امام ابوجعفر سے پایاجاتا ہے چنانچہ روایت ہے ابوبصیر سے کہ

سوال کیا مین نے حضرت ابوجعفر سے باب متعہ مین پس فرمایا آپ نے کہ نازل ہوئی بیچ قرآن کے آیت فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فريضة عبارت اوسکی یہہ ہے روى عن ابى بصير قال سالت ابا جعفر من المتعة فقال نزلت فى القران فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فريضة اگر الى اجل مسمى کا لفظ امام کے نزدیک اسمین موجود ہوتا تو ضرور اس لفظ کے ساتھہ اس آیت کے نازل ہونے کو فرماتے اور بالفرض اگر یہہ روایت ثابت ہو تو قرأت منسوخہ اور شاذ قرار پاویگی کیونکہ مخالف ظاہر کلام اللہ شریف کی ہے اور جو روایت کہ مخالف ظاہر کلام اللہ کے ہے وہ متروک ہے اور شاذ چنانچہ امام اعظم شیعہ نے تہذیب مین باب من احل الله نكاحه بعد ذکر حدیث جمیل ابن دراج اور حماد ابن عثمان اور منصور ابن حازم کی کہ جو ابی عبد اللہ سے مروی ہے لکھا ہے کہ یہہ دونون خبرین وارد ہوے ہین شاذ مخالف ظاہر کتاب اللہ کی اور جو ایسی واقع ہوگی اوسپر عمل جایز نہین ہے عبارت اوسکی یہہ ہی هذان الخبران قد وردا شاذين مخالفين بظاهر كتاب الله عزوجل وكل ما ورد هذا المورد فانه لا يجوز عمل عليه ملا فتح اللہ شیعی نے بہی تفسیر منہج الصادقین مین تحت آیہ کریمہ فما استمتعتم کے اس قرأت کے شاذ ہونے سے انکار نہین کیا بلکہ یون لمعہ سے نقل کیا ہے کہ گفتہ است در قرأت شاذه نقل از عبد اللہ ابن عباس وعبد اللہ ابن مسعود وابی ابن کعب وغیر ایشان چنین وارد است کہ فما استمتعتم به منهن الى اجل مسمى پس قرأت شاذہ کسی حکم مین کافی نہین ہوسکتی اور اگر ہم اوسکے شذوذ سے قطع نظر کرین تو دونون قرأتین یعنی ساتھہ لفظ الى اجل مسمى اور بغیر لفظ الى اجل

سمی کے متعارض ٹھہرینگے اور قاعدہ ہے کہ جسوقت دو چیزین مساوی درجہ کی متعارض ہووینگی تو اپنے مرتبہ سے دونون ساقط ہوجاوینگی پس اس حالت مین اس آیت سے قطع نظر کرکے جہانتک کلام الہی مین غور کیا جاتا ہے تو آیت متعددہ حرمت متعہ مین پائی جاتی ہین اور اگر ہم اس روایت کے ثبوت مین کلام نکرین اور اوسکے شذوذ کیطرف نہ دیکھین اور تعارض کیطرف بھی توجہ نکرین بلکہ لفظ الی اجل مسمی کو آیت مین تسلیم بھی کرلین تب بھی متعہ ثابت نہین ہوتا ہے کیونکہ الی اجل مسمی متعلق ہے استمتاع کی نہ عقد کی اور متعہ مین مدت معینہ متعلق نفس عقد کی ہوتی ہے نہ استمتاع کی پس معنی آیت کے یہہ ہوے پس اگر نفع پکڑو تم عورات منکوحہ اپنی سے مدت معینہ تک پس تمام مہر ادا کرو تم اور فایدہ اس قید کے بڑہانیکا یہہ ہے کہ کوئی شخص یہہ وہم نکرے کہ وجوب تمام مہر کا معین ہے گذرنے تمام مدت نکاح پر یعنی جسوقت کہ مدت وطی کی گذر جاوے پس تمام مہر ادا کرنا تبہر واجب ہے دیکھئے اس آیت سے کسی نہج پر متعہ ثابت نہین ہوسکتا

حدیث اوسکے حرمت متعہ مین

کتاب فقہ الرضا کی

اعلم یا اخی انی سئلت العالم علیہ السلام عن المتعة فقلت جعلت فداك یروی جدك امیر المؤمنین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلل المتعة یوم فتح مکة وحرمها عام خیبر ونهی عنها فقال صدقوا فی الروایات انها واللہ منهیة حرام مامور بها الا انهم غلطوا فی وجوہ الحدیث الی ان قال وانما حللها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لشبان العرب کانوا معہ فتشکوا الیہ غروبتهم فاطلق ولا مثالهم فی تلك الحالة لکیلا یقیمون فی الحرام واما من تمتع وهو قادر علی التزویج

او علی شری الامة وهو بالحضرت او مقیما فی مصر من الامصار من غیر
اضطرار ولا اختلاف من بلد الی بلد فقد تعدی علی حرم المسلمین و
استباح لنفسه ما قد حرم الله علیه من فروج الحرائر بغیر ما قد امر
الله فی کتابه والله یقول ومن یتعد حدود الله فاولئك هم الظالمون
وقال فقد ظلم نفسه یا بنی بالمتعة الا عند الاضطرار والضرورة
للمضطر فمن امکن له غیرها فلیس له ان یتمتع و مثلها مثل قول
الله تبارك وتعالی حرمت علیکم المیتة والدم و لحم الخنزیر
الی قوله فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیه ان الله غفور رحیم
یعنی راوی کہتا ہے کہ اے برادر پوچھا مین نے امام رضا سے کہ اے حضرت روح
میری آپ پر قربان ہو یہہ فرمائیے کہ متعہ کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین کہ روایت
کیا ہے آپکے دادا امیر المومنین علی علیہ السلام نے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
نے حلال کیا متعہ کو فتح مکہ کے روز اور حرام کیا خیبر مین اور ممنوع کر دیا اوسکو امام
نے کہا سچ فرمایا امیر المومنین نے خدا کی قسم متعہ حرام ہے البتہ اجازت دیگئی تھی قبل
مین پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حلال نہین
فرمایا تھا مگر جوانان عرب کیواسطے کہ جو مسافرت مین رسول خدا کے ساتھ موجود
تھے اور شکایت اپنی تکلیف کی کرتے تھے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت
متعہ کی نہین دی مگر ایسے لوگون کیواسطے تاکہ حرام مین مبتلا ہونے سے محفوظ رہین
لیکن جس شخص نے متعہ کیا اوس حالت مین کہ قادر ہے نکاح پر یا خریدنے لونڈی
پر یا اپنے مکان پر موجود ہے یا کسی شہر مین مقیم ہے بس بیشک اوس نے مباح
کیا اپنے نفس پر اوس چیز کو جسکو حرام کیا خدا تعالے نے اوسکے واسطے اور فرمایا
خدا تعالے نے جس شخص نے تجاوز کیا اللہ کی حدود سے داخل ہوا وہ ظالمین مین

اے بیٹے میرے نہین تہا جواز متعہ کا مگر وقت اضطرار اور ضرورت کے جیسا کہ جایز ہے وقت ضرورت کے گوشت سور کا اور مردار اور خون **فایدہ** ای حضرات شیعہ دیکہو کتاب فقہہ الرضا کو واسے صاحبان امامیہ سنو حدیث امام رضا علیہ السلام کو کہ کیا فرماتے ہین آپ متعہ کے باب مین اور کیا ارشاد کرتے ہین اوسکے بیان مین اے صاحبو قہر ہے جسکو امام رضا علیہ السلام حرام کہتے ہین جسکی حرمت پر قسمین شدید کہاتے ہین کہ واللہ منہیۃ حرام اوسکو آپ لوگ جایز تبلاتے ہین اور جایز کیسا اوسکی نسبت ہونے کو بتاکید تمام بیان کرتے ہین اور سنت کیسے اوسکے تارک پر وعید شدید ظاہر کرتے ہین اے حضرات غضب ہے جسکی نسبت امام رضا علیہ السلام صاف صاف ارشاد فرماتے ہین کہ نہین ہے متعہ جایز مگر جیسا کہ سور کا گوشت اور مردار اور خون اوسکی نسبت آپ لوگ اسطرح کہتے ہین کہ جو شخص متعہ کریگا قیامت کے روز بے حساب جنت مین داخل ہوگا اگر ممتوعہ کا بوسہ لیگا ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملیگا اے اہل تشیع کچہہ تو سوچو اور ذرا تو لحاظ کرو امام کی قسمون پر اور اونکے فرمان واجب الاذعان پر بڑا افسوس ہے کہ دعوی تبعیت امام کا کرتے ہو اور حدیث امام اور اون کی آبار کرام کو پس پشت ڈالتے ہو۔

حدیث ثانیہ حرمت متعہ مین کتاب محاسن کی

قال لابن عباس انک رجل تائہ ان رسول اللہ صلی اللہ وسلم نہی عن المتعۃ

یعنی فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق تو ایک مرد عیاش ہے پس تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا متعہ کو

فایدہ دیکھیئے کہ جناب مرتضوی حضرت ابن عباس پر بوجہ متعہ کے حلال کہنے کی کس درجہ زجر و توبیخ فرماتے ہین کہ تم عیاش ہو جو متعہ کو حلال کہتے ہو بیشک رسول خدا نے اوسکو ممنوع کر دیا ہے اور بے شبہہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حرام فرما دیا ہے۔

حدیث ثالثہ حرمت متعہ مین کتاب تہذیب الاحکام کی

قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ یعنی فرمایا جناب مرتضوی نے کہ حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت خر اہلی کا اور نکاح متعہ کا **فایدہ** دیکھیئے کہ ابو جعفر طوسی امام اہل تشیع اپنی کتاب تہذیب الاحکام مین اس حدیث کو کہ جسمین صاف و صریح حضرت مرتضوی بتوضیح متعہ کے حرام ہونے کو بیان فرماتے ہین نقل کرتے ہین اور اسی حدیث کو بعینہ اپنی کتاب استبصار مین بھی درج کرتے ہین ہمارے حضرت مجیب اپنے رسالہ اثبات المتعہ مین اس حدیث کی نسبت یہہ توجیہہ فرماتے ہین کہ حضرت علی نے متعہ کے حرام ہونے کو ڈر کے مارے کہدیا تہا اس توجیہہ کا جواب اونہین کے قول کے جواب مین دیکھنا چاہیئے **قال المفتری**[۱] مخفی نرہے **اقول** یہہ ابراز و اظہار مخالف و مباین ہے اوس روایت و حدیث کے جسکو کلینی نے امام ابو عبد اللہ جعفر صادق ؑ سے روایت کیا ہے انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ ترجمہ تحقیق کہ تم ایک دین پر ہو جو شخص کہ چہپاویگا اوسکو عزیز کریگا اوسکو اللہ اور جو شخص کہ ظاہر اور شایع کرے گا ضایع کریگا اوسکو اللہ **قال المفتری** کہ مولوی عبد الصمد صاحب ساکن سہسوان نے قصبہ اٹاوہ مین شیخ فدا حسین صاحب ساکن اٹاوہ سے وعدہ

[۱] مولوی مجیب نے اپنے رسالہ مین ہمکو بلفظ اشعری کے جسکے معنی گروہ ہین مخاطب کیا ہے اور قال الاشعری لکہا ہے اسواسطے اونکی نسبت صرف لفظ مفتری کہ جسکے معنی تہمت لگانے والے ہین وہ تصنیف ہین اکتفا کیا گیا الٰہی بخش شیدا بہونپوری ندوی ۱۲

کیا تھا کہ مین حرام ہونا متعہ نساء کا قرآن وحدیث سے ثابت کرونگا اقول
قول مفتری خلاف واقع اور مخالف نفس الامر ہے قال المفتری آٹھ
مہینے تک شیخ صاحب موصوف نے انتظار کیا اقول انتظار کرنا بغیر تحقیق منتظر
کی جنون بحت ہے قال المفتری لیکن مولویصاحب نے تحریر فرما کر بھی
نہ بھیجا اقول عدم وجود وعدہ کو استلزام خلف وعدہ غیر ممکن ہے قال المفتری
اس عرصہ مین شیخ فدا حسین صاحب نے پھر مولویصاحب سے بالمشافہ کہا اقول
فی الواقع خلاف موقع شافتہ پھر استدعا رکی جیسا کہ قبل مین کی تھی قال المفتری
اوسوقت وہ برہم ہوئے اقول صرف قال وقیل کو علت تکدر کی قایم کرنا منافی
عقل اور کذب بحت ہے قال المفتری اور حرام ہونا متعہ کا تو وہ کیا ثابت
کرتے لیکن سواے اوسکے اور خرافات ایک جاہل کے نام سے تحریر کرکے بھیجی
اقول مزخرف ہونا امور مخصوصہ مذہب اہل تشیع کا ہمارے نزدیک مسلم ہے
چشم ما روشن دل ما شاد ادعاء جہالت سید یعقوب علی آپکی زبان سے معلوم
مگر بلادت اور غوایت آپکی اسی تحریر سے ظاہر ہے قال المفتری کہ جو مولوی
صاحب کی عدم تحقیق پر دلالت کرتی ہے اقول ہفوات لسانیہ قابل التفات
نہین قال المفتری اور مولویصاحب کو تو کیا معلوم تھا غالب ہے کہ طعن اللسان
سے استنباط کرکے وہ خرافات لکھی ہین اقول دعوی عدم علم بلا ادلہ غیر مقبول
اور طعن کرنا بامر ظنی عند العقلا خلاف معمول اطلاق خرافات اکاذیب شیعہ پر
نفس الامر مین صحیح ہے اور اقرار کرنا آپکا اس امر مین موجب توضیح وتلویح ہے
قال المفتری اور یہہ ندریافت کیا کہ راست ہین یا دروغ اور کسی
نے اسکا جواب بھی لکھا ہوگا یا نہین اقول آپکا جواب خود اجوبہ سابقہ کا نمونہ
ہے قال المفتری اور ہرچند ہمکو جواب اسکا تحریر کرنا ضرور نہ تھا اقول

نفی ضرورت سے جواز باقی ہے اور اوسکے عدم جواز پر حدیث منقولہ کافی کافی ہے
قال المفتری کہ سوال دیگر جواب دیگر اقول یہہ تمہاری سمجھہ کا پھیر ہے
قال المفتری لیکن اس نظر سے کہ کوئی نادان گمان کرے کہ کسیکو اسکا جواب
نہ آیا اسواسطے اونکی خرافات کے جواب مین کچھہ مختصر سا تحریر کرتا ہون اقول
اطلاق خرافات مزخرفات شیعہ پر مرۃ بعد اولے وکرۃ بعد اخری آپکا حق ہے کیونکہ اهل البیت
ادری بما فی البیت تفصیلہ ہر محق ہے قال السید میر فدا حسین صاحب
مهتم الخمر عصمہ اللہ من الرخص قال المجتهد داب شرفا سے بہت
بعید ہے کہ کسی شریف کو ایسے القاب قبیحہ سے یاد کرے اقول بیشتر کتب شیعہ
کو مطالعہ کیجیے بعدہ شرافت کی لیجیے ہشام ابن سالم مقتداے شیعہ اور اسبق
رواۃ حدیث اصول اربعہ اور مصاحب ائمہ ہدیٰ اللہ کو کھوکل ناف تک
بتلایا ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون کلینی نے روایت کیا ہے کہ
محمد بن فرح زنجی سے کہ ہشام ابن الحکم کہتا ہے کہ اللہ جسم ہے اور ہشام ابن سالم
کہتا ہے کہ اللہ صورت ہے کھوکل ہے ناف تک اور باقی ٹھوس ہے عبارت
اوسکی یہہ ہے عن محمد ابن الفرج الرخجی ان هشام ابن الحکم
یقول ان اللہ جسم وان هشام ابن سالم یقول انہ صورۃ اجوف
الی السرۃ والباقی صمد شیخ صدوق صاحب عیون اخبار رضا مبداء
سلسلہ انبیا ابوالبشر آدم کو ملقب بہ لقب حاسد کرچکا ہے اور اس روایت کو
معاذ اللہ حضرت امام رضا کیطرف نسبت کرتا ہے وحاشا جنابہم عن ذلک
چنانچہ عیون اخبار رضا مین لکھا ہے کہ راوی نے حضرت امام رضا علیہ السلام
سے کہا کہ جنت مین درخت گندم کا تھا یا انگور یا حسد کا فرمایا سب حق ہی اصل
مین گندم اور خوشہ انگور کے سے تھے اور معنی حسد کے یہہ ہین کہ آدم علیہ السلام کو

بہشت مین لے گئے اور ملایکہ نے سجدہ کیا وہ سمجھے کہ میری مثل اب کوئی نہین ندا
آئی کہ اے آدم سر اوٹھا پس آدم نے سر اوٹھایا تو ساق عرش پر لکھا دیکھا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین وزوجتہ
فاطمۃ لسیدۃ نساء العالمین والحسن والحسین سید اشباب
اھل الجنۃ حضرت آدم نے پوچھا یہہ کون ہین ارشاد ہوا کہ یہہ تیری اولاد
سے ہین مگر تجھسے بہتر ہین تو اور تمام خلق بغیر انکی جنت اور دوزخ اور زمین
و آسمان سے نشان نپاتا خبردار چشم حسد سے نہ دیکھنا نہین تو جنت سے نکالدونگا
پس آدم نے چاہا کہ ایہہ کے مراتب اون سے سلب ہو کر مجھکو ملجاتے اور حوا نے
چاہا حضرت سیدہ کا مرتبہ اون سے سلب ہو کر مجھکو ملجاتا پس اللہ نے شیطان
کو مسلط کردیا یہانتک کہ درخت مذکور سے دانے کہائے اور جوار خدا سے خارج کیگئی
حدثنا عبد الواحد بن محمد بن عبدوس النیشاپوری العطار قال
حدثنا علی بن محمد بن قتیبۃ عن حمدان بن سلیمان عن عبد السلام بن
صالح الھروی قال قلت للرضا علیہ السلام یا ابن رسول اللہ اخبرنی
عن الشجرۃ التی اکل منھا ادم وحوا ما کانت فقد اختلف الناس فیھا
فمنھم من یروی انھا الحنطۃ ومنھم من یروی انھا العنب منھم من
یروی انھا شجرۃ الحسد فقال کل ذلک حق قلت ما معنی ھذہ
الوجوہ علی اختلافھا فقال ما ابا الصلت ان شجرۃ الجنۃ یحتمل
انواعا فکانت شجرۃ الحنطۃ وفیھا عنب ولیست کشجرۃ الدنیا
وان ادم علیہ السلام لما اکرمہ اللہ تعالی ذکرہ باسجاد ملئکتہ
لہ وبادخالہ الجنۃ قال فی نفسہ ھل خلق اللہ بشرا افضل منی فعلم
اللہ عزوجل ما وقع فی نفسہ فناداہ ارفع راسک یا ادم فانظر الی

ساق عرش فرفع ادم راسه الی ساق العرش فوجد علیه مکتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله علی بن ابیطالب امیر المؤمنین وزوجته فاطمة سیدۃ نساء العالمین والحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة فقال ادم یارب من هولاء فقال عزوجل هؤلاء من ذریتك وهم خیر منك ومن جمیع خلقی ولولاهم ما خلقتك وما خلقت الجنة والنار ولا السماء ولا الارض وایاك وان تنظر الیهم بعین الحسد فاخرجك من جواری فنظر الیهم بعین الحسد وتمنی منزلتهم فسلط الله علیه الشیطن حتی اکل من الشجرة التی نهی عنها وتسلط علی حوا بنظرها الی فاطمة بعین الحسد حتی اکلت من الشجرة کما اکل ادم فاخرجهما الله عزوجل من جنة واهبطهما عن جوائره الی الارض انتهی بلفظه معاذ الله حضرت آدم وحوا مین بهی کس درجه رگ حسد جوش مین آئی ہے کہ اللہ تعالے بہ تشدد تمام منع فرماوے کہ ایمہ کی منزلت پر حسد نکرنا یہ خدا داد بات ہے مگر حضرت آدم نے ایک نہ سنا اور فوراً حسد کرنے لگے پس اللہ نے بهی اوسیوقت شیطان کو آدم وحوا علیہما السلام پر مسلط کرہی دیا اور اپنی جنت سے خارج کردیا بقول شخصے کسی کا کیا گیا اپنا کهویا اور عیاشی منتہاے سلسلہ نبوت خاتم الانبیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ظلمت کا اطلاق کرتا ہے بحار مجلسی کو دیکهیے کہ بواسطہ ابو نصیر قابوس کی اس امر سقیم کو معاذ اللہ امام صادق سے روایت کرتا ہے قال السواد الذی فی القمر محمد رسول الله یعنی جو سیاہی کہ چاند مین ہے یہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین اوستاد کلینی تفسیر اہلبیت مین جناب امام الایمہ کرم اللہ وجہہ کو مجہر ٹہراتا ہے اور رسول اللہ پر مافوق

بعوضۃ کا اطلاق کرتا ہے عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان ہذہ
المثل ان اللہ لا یستحیی ان یضرب مثلا ما بعوضۃ فما فوقہا ضربہ
اللہ لامیر المؤمنین فالبعوضۃ امیر المؤمنین وما فوقہا
رسول اللہ یعنی روایت ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے تحقیق یہہ مثل
یعنی آیت کریمہ مین بیان کی ہے اللہ نے واسطے امیر المومنین کے پس مچھر
امیر المومنین ہین اور ما سوا مچھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور ملا
باقر مجلسی حیات القلوب مین مع ابو جعفر طوسی عم رسول اکرم خیر الناس حضرت
عباس پر ولد الزنا کا اطلاق کرتا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے ابو جعفر طوسی
بسند معتبر روایت کردہ کہ از امام صادق علیہ السلام کہ فضیلہ مادر عباس کنیز
مادر زبیر و ابو طالب و عبد اللہ انبار عبد المطلب بود عبد المطلب باو مقاربت
کردہ کہ عباس ازان بہم رسید زبیر بعبد المطلب دعوی کرد وبہ پر خاش
برآمد کہ این کنیز از مادر ما بما میراث رسیدہ است تو بی رخصت ما باو مقاربت
کردی واین فرزندی کہ بہم رسید یعنی عباس بندۂ ماست اور یہی ملا باقر
حیات القلوب مین رسول خدا کے چچا اور چچازاد بھائی کو اندھا دنیا و آخرت مین بتلاتا
ہے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرمود کہ درحق عبد اللہ ابن عباس و
پدرش این آیت نازل شد من کان فی ہذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی
یعنی جو دنیا مین اندھا ہے آخرت مین بھی اندھا ہوگا اور طبرسی احتجاج مین
حضرت عقیل اور حضرت عباس کو ذلیل اور خوار کے لقب سے یاد کرتا ہے
اور اس امر مذموم کو جناب مرتضوی کیطرف منسوب کرتا ہے ذھب من کنت
اعتضد بھم علے دین اللہ من اھل بیتی و بقیت منہا حقیرین قریب
العھد بجاھلیۃ عقیل و عباس یعنے وہ لوگ میرے اہلبیت کے جاتے رہے جنکی

قوت کا مجھے خدا کی دین مین بھروسا تھا اب صرف دو خوار و ذلیل قریب زمانہ جاہلیت کے رہگئے ہین یعنی عقیل اور عباس اب فرمائیے کہ ہشام ابن الحکم مقتدائے شیعہ کی شرافت کو دیکھون کہ جو خدا کو اجوف کے لقب سے ملقب کرتا ہے یا صاحب عیون اخبار رضا کی نجابت دیکھون کہ جو ابوالانبیا کو حاسد کے لقب سے یاد کرتا ہے یا عیاشی اور ابونصر قابوس کے حسب ونسب کو دیکھون کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سیاہی کا اطلاق کرتا ہے یا اوستاد کلینی کی نظافت کو دیکھون کہ جو جناب امام الایمہ کو مچھرا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ما فوق مچھر تبلاتا ہے یا باقر مجلسی اور امام اعظم شیعہ طوسی کی سیادت کو دیکھون کہ عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر الناس حضرت عباس کو ولد الزنا تبلاتا ہے یا پھر ملا صاحب کی نجابت کو دیکھون کہ رسول اللہ کے چچا زاد بھائی کو دنیا و آخرت مین اندھا جتلاتا ہے یا طبرسی کی دیانت کو دیکھون کہ حضرت عقیل اور حضرت عباس پر ذلیل وخوار کا لفظ استعمال کرتا ہے سبحان اللہ آپکے اکابر خدا ہی تعالے کو کھوکل ابوالانبیا کو حاسد خاتم الانبیا کو اسود اور ابوالایمہ کو مچھر خیر الناس حضرت عباس کو ولد الزنا اور ذلیل وخوار اور اندھا اور حضرت ابن عباس کو اندھا اور حضرت عقیل کو ذلیل وخوار ٹھرائین اور آپ صرف اوس شخص کے لقب مہتم الخمر پر کہ جسکے اہتمام مین شراب کی بھٹیان بھی تھین اسقدر نوحہ فرماوین ذلك تقدیر العزیز العلیم **قولہ** اور اہتمام خمر کا تو اونپر کیا طعن کرتے ہو تمھارے مذہب مین تو نوش جہان کرنا خمر کا جایز ہے

اقول لقب مرضیہ عند الملقب کو طعن سمجھنا محض وہم کاسد ہے اور اوسپر بنا کرنا اپنے طعن کا ذبہ کو بناے ناسد علی الفاسد ہے نسبت کرنا جواز شرب خمر کا جانب مذہب اہلسنت کے کذب دوز دریہ ہے غالبا آپ کو بیان شرب خمر سے

نہایت سرور ہے یہہ کیا آپ حالت سکر مین باتین کر رہے ہین جو اسقدر جھک
لگا رہے ہین کجا مذہب اہلسنت اور کجا جواز شرب خمر * ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بہ کجا **قولہ** اور پینا اوسکا تمہارے امام اعظم کے نزدیک حلال ہے جبتک کہ
کف نہ پیدا کرے اگرچہ نشہ کرے **اقول** اشیاے منشیہ علی الاطلاق حرام ہین
پس نسبت کرنا حلت خمر کا عند الامام ناقص و ناتمام ہے شاید اس پردہ مین
اپنے اکابر کا تستیر عیوب منظور ہے کہ اونکے نزدیک کپڑون آلودہ شراب اور
چربی سور کو عین نماز مین پہننا ایمہ علیہم السلام سے ماثور ہے اصول اربعہ کو
ملاحظہ کیجیے کتب اربعہ سے من لا یحضرہ الفقیہ کو دیکھیے العیاذ باللہ
اوسمین دو اماموں سے روایت ہے اور راویونکے کھلے ہوے ایمہ ہدی پر
افترا و تہمت ہے کہ سوال کیے گئے ابو جعفر و عبد اللہ علیہما السلام کہ مول لیتے
ہین ہم کپڑے ونکو درانحالیکہ وہ آلودہ ہوتے ہین شراب و چربی خوک سے آیا مانع
ہے آلودگی اونکی حالت نماز مین پہننے سے کہا کچھہ قباحت نہین بے کھٹکے پہنو ان
عبارت اوسکی باب ما یصلی فیہ و لا یصلی فیہ من الثیاب مین یہہ ہے
سئلا ابو جعفر و ابو عبد اللہ علیہما السلام فقیل انا نشتری ثیابا یصیبہا
الخمر و ودک الخنزیر عند حاکتہا انصلی فیہا قبل ان یغسلہا فقال
نعم و لا باس بہ اور ابن بابویہ نے علل الشرایع مین اسی حدیث کو باب علت الرخصۃ
فی اثابتہ الخمر و ودک الخنزیر مین لکھا ہے اور خلاصہ اوسکا جامع عباسی والے
نے باب اول بیان نجاسات مین یون بیان کیا ہے کہ شیخ ابو بابویہ تجویز نماز کردہ
در جامۂ کہ آلودہ بخمر باشد مولویصاحب آپنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت یہہ
کیا تہمت لگائی مفت اپنے مذہب کی پردہ دری کروائی کما قال المولوی المعنوی
چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد * میلش اندر طعنۂ پاکان برد * اب کچھہ سنیے

اور ادہر متوجہ ہوجیئے ۔ اشعار

پڑہون مین شکوہ سے یون راگ سی جیسے باجا	اک ذرا چہیڑیئے پہر دیکہئے کیا ہوتا ہے
مین جو گستاخ ہون آئین غزلخوانی مین	یہہ بہی تیرا ہی کرم ذوق فزا ہوتا ہے

دیکہئے آپکے اکابر کے نزدیک گو بہری روٹی دہو کر بے تکلف تناول فرمالینے سے
جنتی ہوجانا واجب ہے ابن بابویہ قمی من لا یحضرہ الفقیہ مین اوسکو
معمول اکابر شیعہ لکہتا ہے اور معاذ اللہ اس حکم کو امام باقر علیہ السلام سے نقل
کرتا ہے دخل ابو جعفر الباقر فوجد لقمتہ الخبز فی القذر فاخذ
ھا وغسلھا ودفعھا الی مملوك معہ فقال تکون معك لاکلھا اذا
خرجت فلما خرج فقال للملوك این اللقمۃ قال اکلتھا یا بن رسول اللہ
قال انھا ما استقرت فی جوف احد الا وجبت لہ الجنۃ فاذھب
انت حرفانی اکرہ ان استخدم رجلا من اھل الجنۃ یعنی داخل ہوئے
امام باقر جنکی کنیت ابو جعفر پایخانہ مین وہان آپنے ایک لقمہ پایا روٹی کا گو
مین لتہڑا ہوا پس آپنے اوس لقمہ کو اوٹہالیا اور دہویا اور غلام کو جو ساتہ تہا
حوالہ کیا اور کہا کہ یہہ تیرے پاس رہے مین اسے کہاونگا جب پایخانہ سے فراغت
پاؤنگا پہر جب آپ پاخانہ سے فراغت پاکر نکلے غلام سے پوچہا کہان ہے وہ
لقمہ عرض کیا کہ مین نے کہالیا اے فرزند رسول خدا کے فرمایا وہ لقمہ جسکے پیٹ
مین ٹہریگا اوسپر جنت واجب ہے سو توجا کہ مین نے تجہکو آزاد کیا اسواسطے کہ
مجہکو برا لگتا ہے کہ مین جنتی آدمی سے کام لون سبحان اللہ ایمہ طاہرین
شیعہ کے زعم مین یہانتک مذہوب الرجس اور مسلوب الدنس ہین
ربا قر مجلسی نے حق الیقین مین احوال نرجس خاتون مین لکہا ہے کہ ایمہ علیہم السلام
کا پہلو مین حمل رہتا ہے اور رانون سے پیدا ہوتے ہین بوجہ اسکے کہ جرکپاؤنستا

پاک ہین عبارت اوسکی یہہ ہے کہ حمل ما وصیایے پیغمبران در شکم نمی باشد در پہلو
می باشد واز رحم بیرون نمی آیند بلکہ از ران فرود می آیند زیراکہ ما نورہای
الٰہی ایم چرک وکسافت نجاست از ما دور گردانیدہ است اگر ایسی گو بہری سوٹی
کہائین یا کہلائین اور کہانے والے کو اوپر سے جنتی بتلائین تو ایسی طہارت
کے قربان معاذ اللہ کجا آن افراط وکجا این تفریط - گہہ بت شکنی گاہ مسجد نی آتش
از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد ملاحظہ کیجیے آپکے امام اعظم کے یہان موت اور
گو کا ملا ہوا پانی سور کی کہال کے ڈول سے غٹ غٹ نوشجان کرنا جایز ہے
ارشاد الاذہان امام اعظم شیخ جلی کو دیکہیے کہ پانی مستعمل رفع حدیث مین طاہر
اور مطہر ہے اور جنابت مین نجس اور استنجہ مین طاہر اور اگر بوجہ ملنے گو کے
وزن زاید ہو جاوے تو عمدہ وجہ طہارت ہے عبارت اوسکی یہہ ہے -
والماء المستعمل فی رفع حدث طاہر و مطہر و فی رفع جنب
نجس الا ماء الاستنجاء ولو زاد الوزن فوجہان اوجہہما عدم
النجاسۃ من لا یحضرہ الفقیہ کتاب الطہارت مین دیکہیے کہ جس پانی مین
چوپایے موتین اور کتے منہہ ڈالین اور ناپاک نہاوین اگر بقدر کر کے ہے نجس
نہین ہے عبارت اوسکی یہہ ہے - فی الماء الذی تبول فیہ الدواب
وتلغ فیہ الکلاب وتغتسل فیہ الجنب انہ اذا کان قدر کر لم ینجس
شی اور اوسی کتاب کی کتاب الطہارت مین خیال کیجیے کہ سور کی کہال کا ڈول
بنانا جایز ہے سئل الصادق علیہ السلام من جلد الخنزیر یجعل
دلوا فقال لا باس بہ یعنی کسی شخص نے پوچہا امام صادق علیہ السلام
سے کہ سور کی کہال کا ڈول بنالیا جاوے فرمایا کچہ قباحت نہین ملاحظہ فرمایئے
کہ آپکے مذہب مین وہ پانی کہ ایک موری سے جاری ہووے اور دوسری

پیشاب اور دونون غت پٹ ہوگئے ہون طاہر ہے یہانتک کہ اگر کپڑے اوسمین
آلودہ ہوجاوین تو کچھ خوف نہین من لا یحضرہ الفقیہ کتاب الطہارت
باب المیاہ مین مطالعہ کیجیے ولوان میزابین سالا میزاب بول ومیزاب
ماء فاختلطت ثم اصاب ثوبا فیہ لم یکن فیہ باس خیال فرمائیے کہ آپکے
مذہب مین ٹوپی آلودہ منی وپیشاب وخون وگوکو سرپر رکھکر اور عمامہ آلودہ منی
اورخون وپیشاب وگوکو سرپر باندہکر اور موزہ آلودہ منی اورخون وپیشاب
اورگوکو پیرمین پہنکر بفراغت تمام بتسکین خاطر نماز کوادا فرمالینا جایز ہے
من لا یحضرہ الفقیہ فی باب ما ینجس الثوب مین لکھا ہے ومن اصاب
قلنسوة او عمامة او جوربة منی او بول او دم او غائط فلا باس
بصلوة فیہ غور فرمائیے کہ آپکے مذہب مین اگر ایک شخص نے وضو کرلیا ہے
بعد اوسکے پیشاب اور پاخانہ کے مقام سے خون اور پیپ اور مذی اور ودی
جاری ہوئے نہ اوسکو اعادہ وضو کی ضرورت ہے اور نہ استنجے کی حاجت
من لا یحضرہ الفقیہ باب ما ینقض الوضوء مین دیکھیے کل ما خرج
من طرفین من دم وقیح ومذی وودی وغیر ذلک فلا وضوء
فیہ ولا استنجا معلوم نہین کہ غیر ذلک سے کون کون چیزین مراد رکھی گئین
لحاظ فرمائیے کہ آپکے یہان مصلی کے مذی اور ودی بہنے سے رانون تک نماز
فاسد نہین ہوتی چنانچہ علل الشرائع باب العلة التی من اجلها
صار المذی والودی لا ینقض الوضوء مین لکھا ہے عن جریر سألت
اباجعفر علیہ السلام عن المذی یسیل حتی یبلغ الفخذ قال لا تقطع
صلاته ولا تغسله من الفخذ لانه لم یخرج من مخرج المنی انما هو
بمنزلة النخامة روایت ہے جریر سے کہ سوال کیا اوس نے امام ابوجعفر

علیہ السلام کو مذی سے کہ بہی نماز مین رانون تک فرمایا نہین فاسد ہوگے نماز
اور نہ دہوتو اوسکو اسواسطے کہ وہ نہین نکلے مخرج منی سے بلکہ وہ بمنزلہ ناک
کے ہے اور کلینی نے باب المذی مین امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی
ہے کہ فرمایا امام نے اگر بہی ذکر تیرے سے مذی اور ودی اگرچہ تو نماز مین ہو
بس نہ دہوا وسکو اور نہین فاسد ہوگی نماز عبارت اوسکی یہہ ہے عن علی ابن
ابراهیم عن حماد عن حریز عن زرارة عن ابی عبد اللہ علیہ
السلام قال ان سال من ذکرك شئ من مذی او ودی وانت فی
الصلوة فلا تغسله لا تقطع صلاته ادہر توجہ کیجئے کہ آپکے امام اعظم کے
نزدیک اگر مصلے اپنے ذکر سے کہیلتا جاوے اندر نماز فرض کے تو کچہ قباحت نہین
استبصار کو دیکہیئے قال سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الرجل
یعبث بذکرہ فی الصلوة المکتوبة فقال لا باس به واہ کیا وقت کہیلنے کا ذکر
کے ساتہ ہے غالبا یہان بہی یہہ ارشاد ہوگا کہ ہمنے یہہ تہوڑی ہی کہدیا ہے
کہ ہر وقت کہیلا کرے جیسا کہ بوسہ فرج مین فرمایا کہ ہمیشہ کیواسطے ہم نے نہین
کہا ہے بلکہ کبہی کبہی لے لیا کرے تو مضایقہ نہین اب ارشاد ہو کہ آپکے مذہب
مین گوبہری ردٹی کے تناول فرمانے کو دیکہون یا گوا ور موت کے ملے ہوئے
پانی کو سور کی کہال کے ڈول سے نوشجان فرمانیکو خیال کرون یا کپڑون کے لوث
شراب اور چربی سور اور موت کے پانی کو حالت نماز مین پہننے کو دیکہون یا
خون اور پیپ اور مذی اور ودی سے وضو نہ ٹوٹنے کو لحاظ کرون یا حالت
نماز مین مذی اور ودی رانون تک بہنے سے وضو نہ ٹوٹنے اور نماز نہ فاسد ہونیکو
غور کرون یا ٹوپی آلودہ منی اور خون اور پیشاب اور گوکو سر پر اور موزہ آلودہ
منی اور خون وپیشاب اور گوکو پیر مین بحالت نماز پہننے کو دیکہون کس کس چیز کو

اورکس کس کیطرف نگاہ کرون جہانتک دیکھتا ہون ایک کوایک سے زیادہ اور ایک کوایک سے ازید دیکھتا ہون

شعر

ز فرق تابقدم ہر کجا کہ می نگرم	کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

ہم تمامی مجتہدین اہل تشیع سے اس امر مین فتویٰ چاہتے ہین کہ بحالت جنابت اوس پانی مین جو بقدر کر کے ہے اور کتون نے اوسمین پیا ہی اور چو پاؤن مثل سور وغیرہ نے موتا ہے اور ناپاک آدمی اوسمین نہاے ہین نہانا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور کپڑے آلودہ شراب اور چربی سور اور موت کے پانی کے پہننا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور ٹوپی اور عمامہ آلودہ منی اور پیشاب اور خون اور گوکو سرپر رکہنا بحالت نماز جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور خون اور پیپ مذی اور ودی کے مقام پیشاب اور پایخانہ سے نکلنے مین وضو کا نہ ٹوٹنا اور استنجا نکرنا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور مذی اور ودی کی حالت نماز مین رانون تک بہنے سے نماز کا نہ فاسد ہونا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور نماز فرض مین ذکر سے کہیلنا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور گو بہری روٹی کو دہو کر تناول فرمانا اور اوس سے جنتی ہو جانا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور پانی گو موت کا ملا ہوا سور کی کہال کے ڈول سے نوشجان فرمانا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے آپکے نزدیک صحیح ہے یا نہین اور اب ہم مولوی عمار علی صاحب آپ ہی سے بالتخصیص آپکو آپکے اجتہاد کی قسم دیکر پوچھتے ہین کہ ابحالت جنابت مین اوس پانی مین جو بقدر کر کے ہو اور کتون نے اوسمین پیا ہو اور چو پاؤن مثل سور وغیرہ نے موتا ہو اور ناپاک آدمی اوسمین نہائے ہون غسل فرما سکتے ہین یا نہین اور آپ اوس پانی سے کہ جس سے استنجا کیا گیا ہے اور گو وغیرہ ملگیا ہے یہانتک کہ وزن اید

ہوگیا ہے وضو فرما سکتے ہین یا نہین اور آپ اون کپڑون کو جو شراب اور چربی
سور سے آلودہ ہین پہنکر اور اوس پگڑی کو کہ جو موت وخون اور پاینخانہ سے
آلودہ ہو سر پر باندہکر نماز پڑہ سکتے ہین یا نہین اور آپ حالت نماز مین مذی
اور ودی کے بہنے سے رانون تک نماز تمام کرسکتے ہین یا نہین اور آپ عین
حالت نماز فرض مین ذکر سے کہیل سکتے ہین یا نہین اور گوبہری روٹی کو دہوکر
تناول فرما سکتے یا نہین اور آپ پانی موت وغیرہ کا ملا ہوا سور کی کہال کے ڈول
سے نوشجان فرما سکتے ہین یا نہین اسکا جواب صاف صاف بغیر ہیر پہار کے
تحریر فرمایئے العیاذ باللہ اگر مسلمانی ہمین است کہ شیعہ دارند آہ گر از پئے
امروز بود فردائی ؎ قولہ فخمر العنب المسکر لیس بحرام ما لم تقذف
بالزبد عند ابی حنیفة وان اسکر حاصل یہہ کہ شراب انگور نشہ لانیوالے
کے حرام نہین جبتک کف پیدا نکرے نزدیک ابو حنیفہ کے اگرچہ نشہ کرے اقول لعنت اللہ
علی الکاذبین اسی لیاقت پر جواب لکہنے کا قصد فرمایا اور جو حوالہ کتاب کا دیا
وہ بہی جہوٹا عبارت بنام نہاد ہدایہ بنائی وہ بہی لغو وبیہودہ اہلسنت کی کتابین
ایسی نہین ہین کہ جو بلاد وقصبات مین موجود نہون بخلاف کتب شیعہ کہ
ہر وقت صندوق تقیہ مین بند رہتی ہین خصوصًا ہدایہ مطبوع اور غیر مطبوع
جابجا موجود ہے اوسمین اس عبارت کا نشان بہی نہین ہے خیر یہہ تو آپکے
معلمہ قدمائے بلکہ بہت گندے آبائی ہین چنانچہ آپکے امام اعظم شیخ حلی نے
منہج الحق مین لکہا ہے کہ شافعی کے نزدیک نماز سفر مین قصر کرنا معصیت ہے
حالانکہ یہہ قول نہ امام شافعی کا ہے نہ کتب شافعیہ مین موجود اور یہہ عبارت
جو آپنے بنام نہاد ہدایہ کی گڑہی ہے اوسمین المسکر اگر صفت خمر کی واقع ہے تو کلمہ
وان اسکر لغو ہے اور اگر صفت عنب کی ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے تو خلاف

واقع ہے لیکن آپکے مذہب مین البتہ شیرۂ انگور قبل غلیان کی حلال ہے اور بعد اوسکے ایک جماعت شیعہ کے نزدیک طاہر ہے شیخ الطائفہ نے کنز العرفان مین لکہا ہے کہ عرق انگور کا قبل غلیان کی حلال ہے اور بعد اوسکے حرام ہے لیکن بعد غلیان کے بہی ایک جماعت شیعہ کے نزدیک طاہر ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عصیر العنب قبل غلیانہ حلال طاہر الی ان قال اما بعد غلیانہ وقبل اشتدادہ حرام اجماعا منا واما النجاسۃ فعند بعضنا انہ نجس ایضا وعند اخرین انہ طاہر پس حلت شراب کی نسبت امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کی طرف کرنا اور اوسکی استشہاد مین حوالہ ہدایہ کا کرنا محض افترا و بہتان ہے سبحانک ھذا بہتان عظیم

اذا کان الغراب دلیل قوم سیہدیہم طریق الہالکین

قولہ اور بوزہ بہی امام اعظم کے نزدیک حلال ہے چنانچہ کتاب اختلاف الائمہ رحمہ للامہ مین لکہا ہے والفقاع حلال یجوز شربہ یعنے اور بوزہ حلال ہے جایز ہے پینا اوسکا **اقول** بلاے جان ہے غالب اونکی ہر بات عبارت کیا اشارت کیا ادا کیا۔ اے جناب آپکو تو کتاب کا نام بہی نہین معلوم ہے بہلا کتاب کے حوالہ دینے کی کیون تکلیف کرتے ہین سنئے اس کتاب کا نام رحمۃ للامہ فی اختلاف الائمہ ہے آپنے اپنی لیاقت و قابلیت سے جزو ثانی کو جزو اول قرار دیا اور جزو اول کو ثانی بنایا اور درمیان سے فی کو کہا گئے عجب زمانہ ہی کہ نہ لیاقت تصنیف اور نہ قابلیت تالیف مگر مصنف بنجانیکو مستعد ہوجاتے ہین

زمان قد تفرغ للفضول بسؤدد کل ذی حمق جہول
فان احببتم فیہ ارتفاعا فکونوا جاہلین بلا عقول

سنئے جہالت مین کہ آپکے مذہب مین افترا و بہتان سے احتراز نہین اور

کذب و زور سے اجتناب نہین جیسا کہ آپکے امام اعظم کی بیباکی ظاہر ہوئی کہ اونہون نے
امام شافعی پر یہہ تہمت لگائی کہ اونکے نزدیک سفر مین نماز قصر کرنا ناجایز ہی حالانکہ
نہ شافعی کا یہہ قول اور نہ کتب شافعیہ مین موجود ہے اور آپکی یہہ حیالاکی معلوم
ہوئی کہ حلت شراب مین جہوٹہا حوالہ ہدایہ کا کردیا باوصف اسکے کہ ہدایہ
جابجا دیار و امصار و قصبات مین مطبوع اور غیر مطبوع موجود ہے حوالہ
پھر ایسی کتاب غیر متداول و متعارف کی نسبت کہ جسکا وجود اس قصبہ مین
معدوم بلکہ اکثر مواقع پر کمیاب ہے حتی کہ آپ اوسکے نام تک سے ناواقف
کیونکر تسلیم کیا جاوے اور یہہ بہی سنا گیا بروایات ثقات کہ یہہ کتاب کسی
زمانہ مین کتب خانہ مجتہد لکھنوی مین موجود تہی عجب نہین کہ حضرات کی تحریف
نے بوجہ غیر متداول ہونیکے دخل پایا ہو کیونکہ آپکے اکابر کی قدیم سے یہی چال
رہی کہ کہین حنفی بنکر دہوکا دیا اور کہین شافعی بنکر فریب مین ڈالا اور کہین
حنبلی بنکر جال مکر کا پہیلایا اور کہین مالکی بنکر اپنے دام مین پہنسایا اور کہین
تحریف معنوی مین عقل دوڑائی اور کہین تحریف لفظی مین دست درازی
فرمائی جمیع امور مذکورہ اپنے مقام پر ثابت ہین اسجگہ صرف دو روایتون پر
اکتفا کرتا ہون کشف الغمہ مین دیکہئے لکہا ہے کہ شیخ اباعبداللہ محمد کنجی
ہمیشہ فریب دیتا تہا اہلسنت کو شافعی بنکر ازراہ تقیہ و مکر کے عبارت اوسکی
یہہ ہے الشیخ اباعبداللہ محمد الکنجی کان یتلبس لاهل السنة
بصورة الشافعیة بالتقیة والتزویر اور منہج الکرامة فی تحت
الامامة فصل دوسری اخیر چوتہی وجہ مین ملاحظہ فرمائیے لکہا ہے کہ دیکہا
مین نے بعض امیہ حنابلہ کو کہتے تہی کہ ہم مذہب امامیہ رکہتے ہین کہا مین نے
کیون درس دیتے ہو مذہب حنابلہ پر کہا نہین ہے مذہب ہمارے مین

غلط اور مشاہرہ عبارت اوسکی یہہ ہے وقد رائب بعض الایمۃ الحنابلۃ
یقولون انا علی مذھب الامامیۃ فقلت لم تدرس علی مذھب
الحنابلۃ فقال لیس فی مذھبکم الغلات والمشاھرات دارفنہ یہہ ہے کہ
جو عبارت آپنے بنام نہاد رحمۃ الامۃ نقل کی ہے اوس سے تو بفرض وتسلیم
مطلق جواز شرب پایا گیا نہ نزد امام ابوحنیفہ بس حوالہ آپکا نسبت امام کے محض
کذب وافترا ہے **قولہ** اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ اوسکا پینے والا حد نہین مارا
جاتا نزدیک ابوحنیفہ کے **اقول** حوالہ ہدایہ بے پتہ ونشان عبارت کے غیر مسلم
ہے اور وراء اسکے عدم ضرب حد جواز اور عدم تعزیر کو غیر مستلزم ہے **قال**
السید بعد یا بلیق کے واضح ہو کہ بندہ کا یہہ اسلوب نہین ہے کہ کسیکے مذہب
مذہب کے معایب اور مثالت کو بلا کسی چھیڑ چھاڑ کے فاش کرے چونکہ آپ نے
خواہ مخواہ ہمکو اس امر پر مجبور کیا لہذا ہم بھی بحکم المجبور معذور کے کچھہ لکھتے ہین
قال المجتہد ہمارے مذہب کے معایب کو آپ کیا فاش کرینگے **اقول** اب
بھی کہانتک کہا جاوے اباحت بوسۂ فرج کو آپ اپنے رسالہ مین تسلیم کرچکے ہین
اور تحلیل فروج کو بھی اسی رسالہ مین اقبال کرچکے ہین حالت نماز مین عورت
سے مساس کرنے کو شرح کلینی مین جان چکے ہین وقف فروج کو رقاع مین معلوم
کرچکے ہین اور جامہ آلودہ شراب اور چربی سور کی بہنے کو اور گوبھری روٹی
دھوکر تناول فرمانیکو اور سور کی کھال کے ڈول سے گو موت کا پانی پینے کو اور
عمامہ گو اور موت سے بھرے ہوئے کے سر پر باندھنے اور موزے گو موت کے
بھرے ہوئے کو پیر مین پہننے کو حالت نماز مین اور خون اور پیپ مذی اور ودی
کے نکلنے سے وضو کے نہ ٹوٹنے کو اور مذی اور ودی کے رانون تک بہنے سے
نماز نہ فاسد ہونیکو اور نماز فرض مین ذکر سے کہیلنے کو کتب اربعہ سے دیکھہ د

سمجھ چکے اب بھول وچوک کو جانے دیجئے اور ذہول کو دفع کیجئے۔
اگر یہی بھول بشک ہے تو اندھیرا ہوگا   چار جانب سے بہت آپکو گھیرا ہوگا
قولہ ہمارے مذہب مین کوئی عیب ہی نہین ہے **اقول** اذا لم تستحی
فقل ما شئت **قولہ** اپنے مذہب کی خبر لو کہ اوسمین کیسے کیسے عیوب داخل
ہین **اقول** ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب است ❊ گل ست سعدی ودر چشم
دشمنان خار ست ❊ محمودیت مذہب اہل سنت والجماعت ہم اپنے مونہہ سے
کیا بیان کرین آپ صرف جامع الاخبار امام اعظم طوسی شیعی کو ملاحظہ کرین کہ وہ
اہل سنت والجماعت کی تعریف کیسے صاف صاف باوجود عناد مذہبی اور
غشاوہ بصری کے رسول اللہ کی زبان مبارک سے روایت کرتا ہے لکھا ہے
کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے انتقال کیا اوپر حب آل محمدؐ
کے انتقال کیا اوپر سنت والجماعت کے عبارت اوسکی یہہ ہے قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب ال محمد مات علی السنت والجماعۃ
تصدق اللہ العلی الاعلی جعل کلمتہ الذین کفروا السفلی وکلمہ اللہ
ھی العلیا **قولہ** چنانچہ معلوم ہوگا **اقول** اس خیال خام اور وہم فاسد کو دل
سے نکال لیئے آپکے اکابر بہت کچھہ خاک اوڑا چکے ہین با وصف اسکے منہہ کی کہا چکے
ہین دامن اہل سنت ہمیشہ گرد غبار سے صاف رہا اور فرقہ حقہ قدیم سے
موید من اللہ رہا اب اگر دعوی ہو تو تحریر تقریر سے سامنے آئیے ❊
ہمین **میدان** ہمین **چوگان** ہمین **گو** ورنہ اپنے ہم مذہبونکو چھوٹی
باتین سنا کر بہلائیے **قولہ** ہم نے چھیڑ چھاڑ کچھہ اب سے نہین کی **اقول**
یہہ غلط ہے خود ہی کی **قولہ** پہلے آپ ہی نے خود وعدہ کیا تھا شیخ فدا حسین
صاحب سے متعہ کے اثبات حرمت کا **اقول** یہہ آپنے خود بخود جو لفظ خود

حمایت مین ہیخود دہوکر لکہا ہے سراسر جہوٹ ہے **قولہ** اور وہ آپ سے ظہور مین نہ آیا
اقول اول وجود وعدہ کو ثابت کیجئے بعدہ ظہور اور عدم ظہور کا نام لیجئے **قولہ**
اور شیخ فدا حسین صاحب توبموجب وعدہ آپکے طالب ہوے تہے اونہون
نے ابتدا ءً چہیڑ چہاڑ کی نہین کی **اقول** ہم ایسی لچر بات کیطرف التفات
نہین کرتے **قولہ** اور جو کچہہ آپ نے لکہا ہے اوسکا جواب آپکے لئے موجود ہے
اقول باوجود اطناب واطالت کلام کی ایک طالب علم کی کسی بات کا جواب
ندے سکے بلکہ بعض کو بعینہ تسلیم اور بعض کا بالمعنی اقرار کر چکے سید نے لکہا تہا
کہ آپکے یہان بوسہ فروج کا لینا درست ہے آپ اوسکے جواب مین فرماتے ہین
ہم نے بوسہ لینے کی تاکید نہین کی اگر حالت لذت مین لیا تو کیا قباحت ہے سید
نے لکہا تہا کہ کلینی نے نقل کیا ہے امام معصوم سے کہ عورت کو ننگا کرکے اوسکے
پیشاب کے مقام کو دیکہنا اس سے بہتر کوئی لذت نہین ہے آپ جواب مین فرماتے
ہین اوسکے ستر کے دیکہنے مین کیا قباحت ہے سید نے لکہا تہا کہ مذہب شیعہ
مین تحلیل فروج جایز ہے اب بعد تسلیم کر لینے کے ارشاد فرماتے ہین کہ وہ مثل نکاح
کے ہے حالانکہ متقابل ومتغایر ہونا یا پہر کہ تحلیل اور نکاح کا اعتقاد اب ابن
بابویہ وجامع عباسی سے ظاہر ہے سید نے لکہا تہا کہ عاریت دینا فرج کا مذہب
شیعہ مین جایز ہے چنانچہ استبصار مین لکہا ہے آپ جواب مین فرماتے ہین
کہ اگر استبصار مین یہہ روایت تہی تو آپنے لکہا ہوتا اے جناب اوسوقت
بوجہ اختصار کے روایت قلم انداز کیگئی اور صرف نام پر اکتفا کیا گیا جیسا کہ آپ
نے اکثر مقام پر صرف کتاب کا نام لیدیا ہے اب لیجئے نہ فقط استبصار بلکہ
متعدد کتابون مین کتب اربعہ سے ملاحظہ کیجئے استبصار مین **باب حکم**
ولد الجاریۃ المنحللۃ مین مذکور ہے سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام

عن عاریۃ الفرج قال لا باس بہ یعنی سوال کیا مین ابو عبداللہ علیہ السلام
سے نسبت عاریت فرج کے فرمایا کہ کچھ قباحت نہین اور تہذیب الاحکام ذیل ضرورت
النکاح مین ملاحظہ فرمایئے روی الحسن بن سعد عن فضالہ بن ایوب عن ابان
بن عثمان عن الحسین قال سالت ابا عبداللہ علیہ السلام عن عاریۃ
الفرج قال لا باس بہ قلت فان کان فیہ ولد قال لصاحب الجاریۃ
الا ان یشترط علیہ یعنی روایت کیا حسن ابن سعید نے فضالہ بن ایوب سے
اونہون نے ابان بن عثمان سے اونہون نے حسین سے کہا اونہون نے کہ
سوال کیا مین نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نسبت عاریۃ فرج کے فرمایا
کچھ قباحت نہین مین نے کہا پس اگر لڑکا ہو فرمایا واسطے صاحب جاریہ کے
مگر یہہ کہ شرط کر لی جاوے سید نے لکھا تہا کہ آپکے یہان مباح کر دینا ام ولد
کا کسی پر منع نہین آپ اسکے جواب مین فرماتے ہین کہ مباح کر دینے سے کیا مراد
ہے اے جناب یہہ جواب نہایت نفیس ہے سبحان اللہ فرماوین تو آپکے امام اعظم
شیخ چلپی ارشاد الاذہان مین اور مراد آپ اہل سنت سے پوچھتے ہین چنانچہ
عبارت اوسکی یہہ ہے یجوز ان یبیح الامۃ وام ولدہ ومدبرہ و
مملوکہ لغیرہ یعنی جایز ہے کہ اپنی لونڈی یا ام ولد یا مدبر یا مملوکہ کو کسی پر
مباح کر دیوے سید نے لکھا تہا کہ متعہ دوریہ آپکے مذہب مین جایز ہے جیسا
کہ مصائب النواصب مین لکہا ہے آپ فرماتے ہین کہ متعہ دوری ہمارے نزدیک
باطل ہے اور پہر آگے چلکر فرماتے ہین کہ بوڑہی عورت مین از روے شرع کیا
قباحت ہے اے جناب سید نے بوڑہی اور جوان عورت کا ذکر نہین کیا خیر آپ
نے متعہ دوریہ کو اول مطلقاً باطل فرمایا پہر اوسکو بوڑہی عورت مین مستثنے فرمایا
قطع نظر متناقض ہونے دونون قولونکے آپنے بہی اوسکے جواز کو بوڑہی عورت

مین تسلیم کیا اور یہی سید کا مدعا تہا کہ آپکے مذہب مین متعہ دوریہ جایز ہے سید نے
لکہا تہا کہ متعہ کی حرمت مین کتب اربعہ مین حدیث حضرت علی سے موجود ہے حرم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاهلیة ونکاح المتعة یعنی حضرت
علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ حرام کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گوشت
گدہونکا اور نکاح متعہ کا آپ فرماتے ہین کہ تقیہ سے کہدیا تہا اس سے اسجگہہ کچہہ تعلق
نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تقیہ سے فرمایا یا حضرت علی نے
خوف سے کہدیا سید کا مقصود کہ آپکی کتب اربعہ مین حدیث حرمت متعہ
کی موجود ہے آپکے جواب سے بہی ثابت ہوگیا سید کے آپ نے یہہ جواب
لکہے ہین کہ حضرت آپکا یہہ جوش وخروش ہے **قال السید** آپ جو ہم سے عدم جواز
متعہ کا ثبوت طلب کرتے ہین یہہ عجب بات ہے کیونکہ مانع سے دلیل نہین طلب
کیجاتی ہے بلکہ اوسکو احتمال کافی ہے المانع یکفیه الاحتمال **قال المجتہد**
آپ سے عدم جواز متعہ کا طلب کرنا عجب نہین ہے اسواسطے کہ آپ نے اوسکے
اثبات عدم جواز کا دعوی کیا تہا **اقول** جہوٹ ہے **قولہ** اور آپ مانع ہرگز
نہین ہین **اقول** بے شبہہ ہم جواز متعہ کے مانع ہین **قولہ** بلکہ آپ مدعی عدم جواز
کے ہین **اقول** یہہ محض ادعا ہے **قولہ** اور مانع تو آپ اوسوقت ہوسکتے تہے
کہ جب شیخ فدا حسین صاحب دعوی کرتے اوسکے اثبات جواز کا **اقول**
فدا حسین بیچارے مین دعوی کرنیکی کیا لیاقت ہے مقتداے فدا حسین مدعی
جواز متعہ بلکہ قریب بوجوب کے ہین **قولہ** اور دعوی تو آپ نے کیا ہے عدم
جواز کا **اقول** لاریب جواز متعہ اہل سنن کے نزدیک مسلم نہین **قولہ** اور
وہ آپ سے ثابت نہوسکا **اقول** باوصف اسکے کہ اہل سنت کا منصب اثبات
حرمت کا نہین ہے کیونکہ وہ مانع ہین اور مانع کو ثبوت پیش کرنا ضرور نہین تاہم

کتب اربعہ شیعہ سے کہ جنپر مذہب تشیع کا مدار ہے حرمت متعہ کو ثابت کر دیا گیا **قولہ** تو اوس سے گریز کر کے یہہ عذر بیجا نکالا کہ ہم مانع ہین اور مانع کو احتمال کفایت کرتا ہے **اقول** عذر اور معذرت کو اسمین کیا دخل ہے اہل سنت ہمیشہ سے مانع جواز ہین **قال السید** ثبوت آپکے ذمہ ہے کیونکہ آپ مدعی جواز ہین **قال المجتہد** ہرچند ہم مدعی جواز ہین لیکن شیخ فدا حسین صاحب نے وعدہ اوسکے اثبات جواز کا نہین ہے **اقول** اسکی نسبت تعرض ہوچکا کما مر مرارا **قولہ** اور آپنے اثبات عدم جواز کا وعدہ کیا تہا **اقول** ہم مرۃ بعد اولے اور کرۃ بعد اخرے اسکا جہوٹ ہونا لکہہ چکے **قولہ** اسی واسطے اسکا اثبات آپکے ذمہ تہا **اقول** ثبت الجدار ثم انقش **قولہ** اور ہرچند ہم نے وعدہ اثبات جواز کا نہین کیا ہے لیکن تبرکاً و تیمناً کتب اہل سنت سے علی سبیل الاختصار ثابت بہی کر دیتے ہین **اقول** ہم بہی آپکے اس ثبوت کو دیکہتے ہین **قولہ** قال اللہ فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ یعنی پس جو عورت کہ متعہ کیا ہے تم نے ساتہہ اوسکے اون عورتون مین سے پس دو تم اجورہ کہ مقرر کیا ہے **اقول** ہم اس آیت کریمہ کی تفسیر اور اوسکے متعلق شبہات اہل تشیع کی بتصریح کلام اور بہ تشریح تمام بحث متعہ مین لکہہ چکے ہین اور خدشات اہل تشیع کو کلام رب العالمین اور تفاسیر مخالفین سے باطل کر چکے ہین انصاف تو فرمائیے کہ آیت فما استمتعتم کے ترجمہ مین آپ جو لفظ استمتاع کے معنی باوصف مخالف ہونے سیاق اور سباق اور باوجود ترک کرنے معنی حقیقی کے بلاضرورت اور مراد لینے معنی مجازی کے بغیر قرینہ متعہ متنازعہ فیہا کے لکہتے ہین کیونکر تسلیم کئے جاوین نہ قرآن اسکے موافق نہ اقوال مفسرین متقدمین اسکے مطابق آپکو کیا تکلیف دیجاوے جناب والا صرف قرآن مجید کو کہولکر پارہ ولو اننا مین آیت

ربنا استمتع بعضنا ببعض وبلغنا اجلنا الذی اجلت لنا قال النار مثوٰیکم
خالدین فیھا کو ملاحظہ فرما دین (یعنی اے رب ہمارے نفع پکڑا بعض ہمارے
نے ساتھہ بعض کے اور پہونچی ہمکو ہماری موت وہ موت جو ہمارے واسطے ٹھرائی
تھی فرماویگا آگ ہے گھر تمہارا رہا کرو اوسمین ہمیشہ) اب آپ اس آیت کو ملاحظہ
کیجیے اور استمتاع کے معنی حقیقی چھوڑکر معنی مجازی متعہ کے لیجیے پھر آپ دیکھین
کیا لطف آویگا اور کیا گل کھلیگا یعنے اگر آپ اپنی خوش فہمی سے اس آیت مین لفظ
استمتاع کے معنی متعہ متنازعہ فیہا کے لیوینگے تو ہم بھی اس حکم النار مثوٰیکم
خالدین فیھا کو جو متمتعین کے واسطے فرمایا گیا ہے بطیب خاطر آپکو سناوینگے
اور اگر آپ بوجہ عذاب دائمی متمتعین کے اس آیت مین عقیدہٴ بن تبدیل وتحریف کا
موافق اپنے قانون مذہب کے کہ جو آیت مخالف تشیع ہے محرف ہے اور جو
حدیث مغایر ہے تقیہ ہے پیش کرینگے تو ہم اس آیت کے ماسبق مین جو آیت
لامبدل لکلماتہ واقع ہے یعنی نہین ہے کوئی بدلنے والا اللہ کے کلام
کا فوراً آپکو سناوینگے اور اگر آپ اس آیت سے اعراض فرماکر فرار اختیار
فرماوینگے تو پھر ہم اوسی آیت فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن
فریضۃ پر آپکو دامن کشان لاوینگے اور عرض کرینگے کہ حضرت
فرار کو قرار پر اور عار کو نار پر اختیار نفرمائیے اور صاف ارشاد کیجیے کہ آپ نے
اس آیت کے ترجمہ مین لفظ استمتاع کے معنی متعہ کے اور لفظ اجور کے معنی
اجورہ کے لئے ہین یہہ صحیح ہین یا آپکے مفسر معتمد ملا فتح اللہ شیعی نے تفسیر
منہج الصادقین مین معنی استمتاع کے نفع کے اور اجور کے مہور کے لکھے ہین
وہ صحیح ہین کیونکہ ایک کی تصدیق وتکذیب دوسری کے صدق وکذب
کو مستلزم ہے ہم عبارت اوسکی قبل مین نقل کرچکے ہین اور پھر آپکے واسطے

تنہا ذکر کرتے ہین فما استمتعتم پس ہر کہ برخورداری یافتید بہ بدو منہن
ازنان فاتوهن پس بدہید ایشانرا اجورهن مہرہاے ایشان اور اگر آپ
اسمین بہی کچہ چون وچرا کرینگے اور اپنی لیاقت مجتہدانہ سے معنی استمتاع کے
متعہ متنازعہ فیہا کے ہی لیوینگے تو اسی آپکے رسالہ اثبات المتعہ کے سترہوین
صفحہ کو کہولکر رکہدیوینگے اور کہین گے کہ دیکھئے آپنے شرایع الاسلام سے
جو عبارت عربی نقل کی ہے اور اوسمین جو لفظ استمتاع کا واقع ہے اوسکے
معنی آپنے اٹھارہوین سطر مین فایدہ اوٹھانیکے لئے ہین پہر اب فرمائیے
کہ آیت مین جو لفظ استمتاع کا واقع ہے اوسمین خلاف ماسبق اور مخالف
بالحق اور مغایر استعمال کلام رب العالمین اور مباین تفسیر منہج الصادقین
اور مناقض قول نفس خود رئیس المجتہدین متعہ متنازعہ فیہا کو کیون داخل
فرماتے ہین **قولہ** اس آیت سے متعہ کئی وجہ سے ثابت ہے ایک تو یہ کہ اکثر
مفسرین اہل سنت نے اتفاق کیا ہے کہ یہی آیت جو بالفعل قرآن مین موجود
ہے قطع نظر دوسری قررت کے متعہ کے مباح ہونے مین نازل ہوئی ہے
اقول جنابوالا نے اس قول مین آیت فما استمتعتم کو واسطے ثبوت متعہ
کے نقل کیا اور اوسکے ثبوت کو اوپر دو وجہہ کے قایم کیا وجہ اولے مین یہہ
دعوی فرمایا کہ اکثر مفسرین اہلسنت نے اتفاق کیا ہے کہ یہی آیت جو بالفعل
قرآن مین موجود ہے قطع نظر دوسری قررت کے متعہ کے مباح ہونے مین
نازل ہوئی ہے اور اس دعوی کی استشہاد مین پانچ تفسیرونکے نام کو
لکھہ دیا حالانکہ کسی تفسیر اہلسنت مین اس دعوی کا نشان نہین بہرحال ہمکو
ابہی اسمین کلام نہین فقط لفظ بالفعل پر بالفعل کلام ہے جنابوالا کا یہہ
ارشاد کہ یہی آیت جو بالفعل قرآن مین موجود ہے سراپا ضلال اور موجب وبال

دیکھئے کہ لفظ بالفعل کسقدر صراحۃً قرآن مجید کے تحریف و تبدیل پر دال ہے اور قائل اسکا اہل سنت ایدہم اللہ تعالی کے نزدیک مضل و ضال ہے نسبت کرنا اس مقولہ کا کہ یہی آیت جو بالفعل قرآن مین موجود ہے طرف مفسرین اہلسنت کے محض افترا و بہتان ہے حاشا کہ اہلسنت تحریف کلام مجید کے قایل ہون یا تبدیل آیات فرقان حمید کیطرف مائل اونکو تو وعدہ واثق انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظوا پر اذعان ہے اور حکم ناطق لا مبدل لکلماتہ پر ایقان ہے آپکے اکابر نے تحریف قرآن کی تصریح کی ہے اور نہایت طمطراق سے تشریح کی ہے آپکو زیبا نہین کہ ایسے مقولہ والہ علی التحریف کو اہل سنت کیطرف منسوب کرین اور اپنے عقیدہ مضمرہ کی اس پہلو مین تشریح کرین کتب اربعہ کو لیجئے اور اونمین سے کلینی کو دیکھ لیجئے یہہ وہ کتاب ہے کہ حضرت صاحب العصر علیہ السلام کی نظر سے گذر چکی ہے اور اقدم اصول اربعہ قرار پا چکی ہے ملاحظہ کیجئے ہشام ابن سالم سے اس روایت کو لیجئے کہ حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو قرآن بتوسط حضرت جبرئیل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اوس مین سترہ ہزار آیتین تھین عبارت اوسکی یہہ ہے عن ہشام ابن سالم عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان القران الذی جاء جبرئیل الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ عشر الف ایۃ خیال فرمائیے کہ اس حدیث معصوم مرویہ کلینی کے موافق جو قرآن کہ بقول آپکے بالفعل موجود ہے چوتہائی سے کسیقدر زیادہ قرار پاتا ہے اور یہہ بھی یاد رہے کہ یہہ وہی ہشام ابن سالم ہے کہ جو اللہ کو کھوکھلا بتلاتا ہے اب اوس چوتہائی قرآن کی کیفیت سنئے اور اوسی کلینی مین حدیث محمد ابن الجہم الہلالی کو مطالعہ کیجئے کہ وہ روایت کرتا ہے امام ابو عبداللہ

علیہ السلام سے کہ امۃ ھی اربی من امۃ نہین ہے آیت کلام اللہ کی بلکہ
تحریف کیگئی ہے اصل مین ایمۃ ھی ازکی من ایمتکم ہے عبارت اوسکی
یہہ ہے عن محمد ابن الجھم الھلالی عن ابی عبداللہ علیہ السلام
ان امۃ اربی من امہ لیس کلام اللہ بل محرف عن موضعہ والمنزل
ایمۃ ھی ازکی من ایمتکم حضرت مخاطب خیال فرماوین کہ جو تہائی قرآن
جو بالفعل بجا بجا پار ہگیا ہے اسمین حدیث معصوم مرویہ محمد ابن الجھم الہلالی
کیسے صاف صاف تبدیل و تحریف کو بیان کر رہی ہے کیا لفظ لیس
کلام اللہ مندرجہ حدیث امام ابو عبداللہ نہین تبدیل و تغیر قرآن پر
دلالت کرتا ہے اور کیا لفظ بل محرف نسبت امۃ ھی اربی من امۃ نہین
تحریف کلام الٰہی کو ظاہر کر رہا ہے اور بہاوسے جو تہائی قرآن مین تنقیص کی
نسبت اوسی کلینی مین حدیث حکم ابن عتبہ کو ملاحظہ فرمایئے وہ کہتا ہے کہ
پڑہا علی ابن الحسین نے آیت وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا
نبی الا اذا تمنی مین ولا محدث کو بعد ولا نبی کے اور فرمایا کہ تھے علی ابن
ابی طالب محدث یعنی اس آیت مین امام نے لفظ ولا محدث کا بڑہایا جو آیت
مندرجہ جو تہائی قرآن مین نہین ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عن الحکم ابن
عتبۃ انہ قال قرء علی ابن الحسین وما ارسلنا من قبلک من
رسول ولا نبی ولا محدث وقال کان علی ابن ابی طالب محدثا اور بہاوسی
قرآن کی تنقیص مین حدیث سالم ابن سلمہ کو اوسی کلینی مین معائنہ فرمایئے کہا
اوس نے کہ پڑہا ایک شخص نے امام ابو عبداللہ کے سامنے کچھہ کلمونکو قرآن سے
کہ نہین پڑہتے ہین اوسکو آدمی فرمایا امام نے سکوت کر ان قرأتون سے
اور پڑہ تو جیسا کہ پڑہتے ہین اوسکو آدمی یہانتک کہ قایم ہو قایم یعنے حضرت

امام آخر الزمان بس حسوقت کہ قایم ہونگے قایم پڑہے جاینگی کتاب اللہ کی اپنی حدتک عبارت اوسکی یہہ ہے عن ہشام ابن سالم قال قرء رجل علی ابی عبداللہ وانا اسمع حروفا من القران لیس ما یقرئہ الناس فقال ابوعبداللہ مہ اکفف عن ہذہ القراۃ واقرء کما یقرء الناس حتی یقوم القائم فاذا قام القائم قرء کتاب اللہ علی حدہ یہہ بہی لحاظ رہے کہ لفظ قرءت سے قرءت سبعہ یہ کہ جو اہل اسلام مین مروج ومتداول ہین ہٹا لئے گا کیونکہ اوسمین تقیہ کی ضرورت اور چہپانے کی حاجت نہ تہی انتظار آخر الزمان امام مہدی اور اونکے وقت مین پڑہنا کلام الٰہی کا علی حدہ صاف تبدیل وتنقیص کلام الٰہی کو کہ جو بقول آپکے بالفعل موجود ہے بیان کر رہا ہے بالجملہ قریب چوتہائی کلینی کے چوتہائی کلام اللہ مین تبدیل وتنقیص تحریف وتغیر کو خبر دے رہی ہے اب جناب سامی ملاحظہ فرماوین کہ جس قرآن کی نسبت ایہہ فرماتے ہین کہ اوس سے بارہ ہزار آیات سے زاید نکال ڈالی گئی ہین اور جو بچی بچائی ہین اونمین بہی بعض پر فرمان واجب الایقان یہہ صادر ہوتا ہے کہ لیس من کلام اللہ بل ہو محرف عن موضعہ اوس سے آپ ایک آیت نقل کرکے متعہ کے ثبوت کیواسطے اسقدر کیون کاوش اور جانفشانی فرماتے ہین آیت محرمہ متعہ پر تو اسقدر فرمادینا کہ لیس من کلام اللہ بل ہو محرف الخ کافی ہے اور آیات مجوزہ متعہ کو اثنا عشر الف آیتہ مین شمار کردینا وافی ہے ایک کہانی ابن شہر آشوب مازندرانی کی بہی مختصراً اور سن لیجے وہ لکہتے ہین کتاب المثالب مین کہ بعضے سورتین تمامہا نکال ڈالی گئین مثل سورۃ الولایت اور بعضی سورتین باکثرہا ساقط کردی گئین مثل سورۃ الاحزاب اور لفظ ویلک قبل ولا

تحزن ان اللہ معنا اور لفظ عن ولایت علی بعد آیت وقفوھم انھم مسئولون سے اور لفظ یملکہ بنوامیہ بعد آیت خیر من الف شہر سے اور لفظ لعلی ابن ابی طالب بعد آیت کفی اللہ المؤمنین القتال سے اور لفظ آل محمد آیت وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون سے اور لفظ علی بعد ولکل قوم ھاد سے نکالڈالے گئے مگر حضرت شہر آشوب نے جو اسقدر کمی کے ساتھہ سورا اور آیات مخرجہ کو بیان کیا شاید حدیث امام معصوم مندرجہ کلینی کے کہ جسمین بارہ ہزار سے زیادہ آیات مخرجہ کا تخمینہ ہوتا ہے نظر نہ پڑی ہوگی یا کسی مصلحت سے تنزل فرمایا ہوگا ملا زمان والا ایک ترانہ اپنے قبلہ وکعبہ مجتہد لکھنوی کا اورسن لیجیگا غالبًا اوسکو سنکر محظوظ ومسرور ہوجیئےگا حضرت مجتہد صاحب عماد الاسلام مین یون فرماتے ہین کہ تحریف قرآن مین بہ تسلیم احادیث واخبار یقینی ہے کسیطرح سے شک نہین ہے لیکن تحریف کیونکر واقع ہوئی اسکے جاننے پر تیقن قطعی نہین ہے اسمین احتمالات ہین ایک احتمال تحریف واقع ہونیکا قرآن مین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حال معلوم ہے کہ آپ کسقدر اپنی قوم سے تقیہ کرتے تہے باوصف اس امر کے کہ حضرت علی کے خلیفہ کرنیکی بدرجۂ اتم رغبت رکہتے تہے پس احتمال ہے کہ حضرت نے صحابہ کے اسلام ظاہری کے حفظ کیواسطے بحکم خدا یہہ طریقہ نکالا ہو کہ اصل قرآن کو کہ جسمین ایمہ کی مدح مین نام بنام آیتین اور منافقین کی مذمت مین نام بنام سورتین مندرج تہین بحکم خدا حضرت علی کو دیدیا ہو کہ صحابہ ایمہ کی تعریف اور اپنا نفاق قرآن مین دیکھکر ظاہر اسلام سے مرتد ہوجاوین اور بقدر مصلحت کے اونکو بہی دیدیا ہو اور چونکہ یہہ لوگ باعث ہوئے تحریف قرآن کے اسواسطے نسبت تحریف کی اونہین کیطرف کیجاتی ہے عبارت اوسکی یہہ ہے۔

بعد اللتیا والتی مقتضیة تلک الاخبار ان التحریف فی الجملة فی
هذا القران بین ایدینا بحسب زیادة بعض الحروف ونقصانه
بل بحسب بعض الالفاظ وبحسب الترتیب فی بعض المواضع قد
وقع بحیث مما لا یشک فیه مع تسلیم تلک الاخبار نعم لا مجال
لعقولنا فی هذا الزمان ان یحصل الجزم باحد الوجوه المحتملة
عند العقل لکیفیة وقوع تلک التحریفات بعینه فان الاحتمالات
فیها کثیرة الی ان قال ومنها انّه معلوم من حال النبی کما لا یخفی
علی المتفحص الزکی ذی الحدث الصائب مع انه کمال رغبته
علی تخلیفه علیا کان فی غایة التقیة عن قومه ولهذا عندی
دلیل وامارات لا تسع المقام ذکرها فیحتمل عند العقل ان النبی
حفظا لبیضة الاسلام الظاهری اودع القران النازل المشتمل
علی نصوص اسماء الائمة واسماء المنافقین مثلا عند محارم
اسراره کعلی بامر الله لئلا یرتد القوم باسرهم لما علم من حالهم
عدم احتمال ذلک اظهرهم بقدر ما علم المصلحة فی اظهاره
ولما کانوا هم الباعثون للنبی علی ذلک کان الاسناد الیهم فی محل

جناب سامی ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت مجتہد صاحب لکھنوی نے سب جھگڑا چکا دیا
اور کل قصہ کا فیصلہ کردیا بے تکلف خدا اور رسول اور صحابہ کو محرف کتاب اللہ
ٹہرا دیا خدا کو امر تحریف اور رسول کو مرتکب تحریف اور صحابہ کو باعث تحریف قرار
دیدیا بہرحال ارتکاب تحریف قرآنی مین تینونکو اشتراک حاصل ہے گو اپنے مرتبہ
کے موافق ہر ایک فاعل اللہ میان تو اسوجہ سے محرف ٹہرائے گئے کہ اونہون نے
رسول اللہ کو تحریف کلام اللہ کا بے کھٹکے حکم دیدیا جیسا کہ لفظ بامر اللہ سے مستنبط ہے

اور رسول یون محرف قرار دئے گئے کہ اونہون نے صحابہ کے اسلام ظاہری بچانے اور مرتد نہو جانے کیواسطے پورا قرآن حضرت علی کے سپرد کردیا جیسا کہ لفظ لبیضۃ الاسلام الظاہری اور لفظ لئلا یرتد القوم باسرھم سے ظاہر ہے اور بقدر مصلحت تہوڑا سا موافق صحابہ کے صحابہ پر بہی ظاہر فرمایا اور صحابہ اسوجہ سے محرف کتاب خدا بنائی گئی کہ یہہ باعث تحریف ہوئی یعنے نہ باطن مین منافق ہوتے نہ انکی مذمت مین آیتین اوترتین نہ رسول اللہ تقیہ فرماکر اصل قرآن کو چہپاتے واہ سبحان اللہ حضرت مجتہد المتشیعین نے اپنی فہم عالی سے خوب احتمال کیفیت وقوع تحریف قرآنین ایجاد فرمایا کہ جسمین خدا ورسول وصحابہ کو محرفین مین داخل فرماکر آخر کو صحابہ کو باعث تحریف قرآن ہونا ثابت فرمایا یعنے معاذ اللہ خدا کو بہی صحابہ کا اسلام ظاہری قایم رکہنے کیواسطے اپنے رسول کو حکم تحریف قرآن کا دینا پڑا اور انجام کو اوسیقدر قرآن جتنا کہ مطابق مصلحت وموافق صحابہ کے تہا ظاہر کرنا پڑا کاش اول ہی اس امر کا بندوبست کرتے اور اون آیتونکو نہ نازل کرتے توکیون یہہ پشیمانی اور جانفشانی اوٹہاتے اور کیون حکم تحریف قرآن شریف کا فرماتے غالبًا پہلے خدا کو نفاق صحابہ کا ظاہر نتہا اور انجام کو اونکے غلبہ ہونے پر وہ ماہر نتہا کیونکہ گاہے گاہے ایسا ہوجاتا ہی کہ خدا تعالے بعض امور کے انجام سے جاہل ہوتا ہے گو بعد کو واقف ہوجاتا ہے چنانچہ ابن بابویہ نے کتاب الاعتقادات مین فرمایا ہے کہ ظاہر ہوجاتا ہے خدا کو ایک امر کہ پہلے وہ معلوم نہین ہوتا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے بدا لہ فی الامر ای ظھر لہ مالم یظھر اولا یعنے ظاہر ہوا اوسکو ایک امر کہ آگے اوس سے ظاہر نتہا اسی کو اہل تشیع بدا کہتے ہین اور بدا مخصوصات مذہب اہل تشیع سے ہے چنانچہ صاحب شافی شارح کلینی کتاب التوحید مین فرماتے ہین

کہ بدء مخصوص اہل تشیع سے ہے مخالفین اوسکو قبول نہین کرتے ہین بلکہ امام رازی اور امثال اونکی اس امر مین تشنیع کرتے ہین عبارت اوسکی یہہ ہے ۔

والقول بالبدء مختص بالشیعة واستبعد مخالفوهم فيه بل شنع امام الرازی وامثاله فی هذا القول اور جناب سامی یہہ بھی لحاظ رکھینگا کہ بدء کو نسخ مین نہ ملا دیجیے گا جیسا کہ آپکے مجتہد بدء و نسخ کو ایک ہی کہدیا کرتے ہین کیونکہ نسخ مین رجوع ہوتا ہے حق سے طرف حق کے بوجہ حکمت اور مصلحت کے اور بدء مین رجوع ہوتا ہے ایک امر سے کہ وہ کبھی حق نہین ہوتا ہے چنانچہ صاحب شافی شارح کلینی نے لکھا ہے بان النسخ رجوع عن امر الحق الی الآخر منه لمصالح وحكم عند الله تعالى والبدء رجوع عن امر قد يكون ليس بحق سچ ہے اگر اون آیتونکا نازل کرنا جو مخالف صحابہ کے تہین حق ہوتا تو کیون اپنے رسول کو قرآن کے تحریف کرنے کیواسطے حکم فرماتا جناب مجتہد المتشعین کے قول کے مطابق خدا تعالے تو مرتکب فعل عبث کا ہوچکا اور صحابہ کا اسلام ظاہری بچانے کیواسطے حکم بالتحریف دے چکا اور امر بتحریف القرآن قرار پاچکا اور انکی کئی پریشانی اوٹھا چکا کیا خوب قدر اللہ تعالے کی حضرات نے فرمائی سچ فرمایا اللہ تعالے نے وما قدروا الله حق قدره مگر جناب والا میری خیال مین نہین آیا کہ جناب رسول اللہ صلعم نے کسواسطے پورے قرآن کو چھپایا اور کیون صحابہ سے مخفی فرمایا جیسا کہ کلمات جناب امام المتشعین سے اودع القرآن النازل عند محارم اسرارہ لعلی ظاہر کر رہے ہین اگر سمجھا جاوے کہ یہہ فعل رسول سے صرف بحکم من اللہ صادر ہوا جیسا کہ کلمہ بامر اللہ جناب رئیس المجتہدین کی عبارت مین وارد ہے تو چاہیے تہا رسول اللہ صلعم کو کہ خدا کے سامنے دست بستہ عرض کرتے کہ حضرت

آپ ہی ایسے قرآن کو نازل نفرماتے کہ جسکا آج چھپانا ضرور رہوا بھلا ہمکو کیون کاتبین بینات مین داخل فرماتے ہو اور معاذ اللہ کیون وعید شدید ان الذین یکتمون ما انزلنا من البیات والھدی من بعد مابیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون۔

کا مستحق بناتے ہو آپ ہی تو کاتبین کے حق مین یون فرماتے ہین اور آپ ہی مجھ سے حکم فرماکر پورے قرآن کو چھپواتے ہین بہرحال اگر حضور کا مخفی کروانیکا قصد تہا تو کاتبین کے حق مین اس وعید شدید اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون فرمانیکی کیا ضرورت تہی اور اگر کاتبین کے واسطے وعید شدید فرمائی گیی تو مجھ سے فرمان کتمان قرآن کی کیا حاجت تہی معلوم نہین خدایتعالے اوسوقت رسولخدا صلعم کو کیا جواب دیتا یا اپنے اس فرمان واجب الاذعان پر بہی پشیمان ہوجاتا سب سے زیادہ سہل تو یہہ بات تہی کہ وقت امر بالتحریف کے رسول اللہ صلعم قرآنکو اوٹھا لیتے اور خدا کے حوالہ کردیتے اور فرمادیتے کہ مین کیون یحرفون الکلم مین داخل ہون اور معاذ اللہ خواہ مخواہ اپنی ذات کو متصف بصفت کفرہ کرلون آپکو اختیار ہے آپکی کتاب ہے چاہیے بنائیے چاہیے بگاڑیے مفت مین میرا پہانہ لیجیے اس امر مین نہ زیادہ گفتگو کی ضرورت تہی نہ اعتراض کی حاجت مگر شاید یہہ بہی عذر مقبول نہوتا کیونکہ مقام غدیر مین رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ کے خلیفہ کرنے سے مکرر سہ کرر استغفار کیا لیکن وہ مقبول نہین ہوا بلکہ اولٹا عتاب ہوا جیسا کہ روایت کتاب روضۂ شیخ مفید سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بعد حجۃ الوداع کے جب توجہ مدینہ منورہ کیطرف فرمائی راہ مین حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا کہ اے رسول خدا کے اللہ تعالے

بعد سلام کے فرماتا ہے کہ علی کو تم امام کردیو اور اپنی امت کو اونکی خلافت کی
خبر دیدو جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اے بہائی جبرئیل اللہ جانتا ہے
میرے اصحاب کے بغض کو علی کے ساتھہ مین مین خوف کرتا ہون کہ مین علی
کو خلیفہ کرون اور وہ سب جمع ہوکر میری ایذا ہی پر مستعد ہوجاوین
پس معافی چاہ تو اس حکم مین رب میرے سے پس چڑہ گئے حضرت جبرئیل اوپر
اور حضرت کے جواب کو اللہ کے سامنے عرض کیا اللہ نے پہر اولٹے پیرون
اوتارا اور وہی حکم فرمایا پہر رسول اللہ صلعم نے وہی معافی چاہیئے جو پہلے
چاہیئے تہی پہر حضرت جبرئیل چڑہ گئے اور رسول اللہ صلعم کے جواب کو عرض
کیا پہر اللہ نے حضرت جبرئیل کو ساتھہ عتاب شدید کے رسول اللہ صلعم
پر نازل کیا آخر کو رسول اللہ صلعم نے سب صحابہ کو جمع کرکے حضرت علی کو
خلیفہ کردیا عبارت اوسکی یہہ ہے ان اللہ تعالی انزل جبریل علیہ السلام
علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد الفراغ من حجۃ الوداع والتوجہ الی المدینۃ
فی الطریق فقال یا محمد ان اللہ یقرئک السلام ویقول لک انصب علیا للامامۃ
ونبہ امتک علی خلافتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اخی جبریل ان اللہ
یعلم بغض اصحابی لعلی انی اخاف منہم ان یجتمعوا علی اضراری فاستعف بی ربی
فصعد جبریل وعرض جوابہ علی اللہ فانزلہ اللہ مرۃ اخری وقال للنبی صلی اللہ علیہ و
الہ وسلم مثل ما قال اولا فاستعفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما فی المرۃ الاولی ثم
صعد جبریل فکر جواب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فامرہ اللہ بتکریر نزولہ معاتبا
مشددا علیہ لقولہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل
فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس الایۃ فجمع اصحابہ و
قال یا ایہا الناس ان علیا امیر المؤمنین وخلیفۃ رسول رب

العالمین لیس لاحد ان یکون خلیفة بعدی سواہ من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ انتہی
بحروفہ اور اگر یہہ گمان کیا جاوے کہ اللہ نے رسول اللہ کو اخفا تو انکا
اسوجہہ سے حکم فرمایا کہ صحابہ اوسکو دیکھکر مرتد نہو جاوین جیسا کہ جناب مجتہد
المتشیعین عماد الاسلام مین لئلا یرتد القوم باسرھم ارشاد فرماتے ہین
تو معاذ اللہ اخفاء قرآن مین ہدایت اور وہ بہی ناقص اور اظہار قرآن مین
ضلالت اور وہ بہی کامل قرار پاتی ہے اور صفت قرآنکی ھدی للناس
کلیة معطل اور بیکار ہوئی جاتی ہے معاذ اللہ خدا سے بہی کچھہ بن پڑا
قرآن کو نازل تو کر بیٹھے لیکن آخر کو یہی کہنا پڑا کہ اب تم اس قرآن کو جھٹ
پٹ چہپاؤ ورنہ اسلام ظاہری سے بہی صحابہ کے ہاتھہ اوٹھاؤ والعیاذ
باللہ حضرت جبرئیل بہی کہتے ہونگے کہ یہہ عجیب خدا ہے کہ کبہی تو ہمارے ہاتھہ
آیت بلغ ما انزل الیک من ربک کو نازل فرماتا ہے اور کبہی لا تبلغ ما انزل
الیک بل استرہ فی صحاری اسرارہ کعلی کا حکم فرماتا ہے اے اہل
اسلام جناب رئیس المجتہدین نے تو اس ترانہ مین نہ خدا کی خدائی کو قایم رکھا
اور نہ رسول کی رسالت کو باقی رکہا سب کو مغلوب اور عاجز اور محرف قرآن
اور مغیر فرقان ٹھرا دیا بہرحال ہمکو ایک قسم سے ممنون بنا لیا کہ صحابہ کو تبدیل
وتحریف قرآن سے بری کر دیا گو باعث تحریف قرار دئیے گئے مگر اصل تحریف
سے بچائے گئے الغرض ناظرین اس ترانہ کو کہانتک سنین گے اور عاقلین
اس فسانہ سے کہانتک ہنسین گے ؎ فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین
نالہ مین ٭ سناؤن درد دل طاقت اگر ہو سننے والے مین ٭ آمدم برسر مطلب
جناب سامی نے کسقدر ہٹ دہرمی سے اتنا بڑا دعوی کہ اکثر مفسرین اہلسنت

نے اتفاق کیا ہے کہ یہی آیت کہ جو بالفعل قرآن مین موجود ہے قطع نظر دوسری
قرأت کے متعہ کے مباح ہونے مین نازل ہوئی ہے کر دیا اور اوسکی تصدیق
مین کسقدر بے شرمی سے کبیر و مدارک اور زمخشری اور زاہدی اور درمنثور
کا نام لکھدیا اور کیسی بیباکی سے سب تفسیرونمین کبیر کو مقدم کر دیا اور کتنی
بڑی چالاکی سے زمخشری کو اہلسنت مین داخل کر دیا اب آپ اپنے اس
دعوی کو بغور ملاحظہ فرماوین اور اوسکے جھوٹے ہونیکو انھین تفسیرونمین
مطالعہ فرماوین **قولہ** چنانچہ امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر مین عمران بن
حصین سے روایت کی ہے کہ نزلت آیة المتعة فی کتاب الله ولم
ینزل بعدها آیة تنسخها یعنی نازل ہوئی ہے آیت متعہ کی کتاب
خدا مین اور نہ نازل ہوئی بعد اوسکے ایسی کوئی آیت کہ منسوخ کردے اوسکو
اقول حضرت مخاطب تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد تیسری مین تحت آیہ کریمہ
فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضة کی ملاحظہ کرین
اور اپنے دعوی کی تردید کو نہ ایک طرح بلکہ سو طرح سے مطالعہ کرین اگرچہ
حیا ہو تو شرم کو کام فرمائین ورنہ اپنی دعوی سے مکدر اور پشیمان ہوجائین
اور آیندہ کو ایسے دعوون سے باز آئین اور تقلید مجمع البحرین اردو کتاب
سے ہاتھ اوٹھائین خلاصہ آپکے دعوی کا یہہ ہے کہ اکثر مفسرین اہلسنت کا اتفاق
ہے کہ یہہ آیت متعہ مین نازل ہے اور اسکی تصدیق مین صرف پانچ تفسیرون
کا نام لیا ہے اور سب مین تفسیر کبیر کو مقدم کیا ہے اور ایک روایت عمران ابن
حصین کو بحوالہ یا تجاہلاً اوس سے نقل کیا ہے کاش اگر آپ تقلید مجمع البحرین
اردو کتاب سے دست کش ہوتے اور کسی ذیعلم سے اوس مقام کو خود بھی
سمجھہ لیتے تو اسقدر ذلت و رسوائی نہ اوٹھاتے سنئے امام المتکلمین امام فخرالدین

رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر تحت آیت کریمہ مین فرماتے ہین فی ھذہ الایۃ قولان احدھما وھو قول اکثر العلماء ان قولہ ان تبتغوا باموالکم المراد منہ ابتغاء النساء بالاموال علی طریق النکاح فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن ای مھورھن فان استمتع بالدخول بھا اتاھا مھرھا بالتمام وان استمتع بعقد النکاح اتاھا نصف مھر یعنی اس آیت مین دو قول امت کے ہین اکثر علماء امت کا یہہ قول ہے کہ اللہ تعالے نے ان تبتغوا باموالکم مین یہہ فرمایا ہے کہ چاہو تم عورتون کو ساتھہ مالونکے اوپر طریقہ نکاح کے پس جبکہ نفع پاؤ تم ساتھہ اونہی عورت کے اونمین سے پس دیو تم مہر اونکے پس اگر نفع پکڑے ساتھہ وطی کے ادا کرے تمام مہر کو اور اگر نفع پکڑے صرف ساتھہ عقد نکاح کے ادا کرے نصف مہر دیکھیئے امام المتکلمین اس آیت کریمہ کی نسبت یون فرماتے ہین کہ امت رسول اللہ کی اس آیت مین دو قول ہین اکثر علماء امت کا تو یہہ قول ہے کہ یہہ آیت متعلق ہے قول اللہ جل جلالہ وان تبتغوا باموالکم کے اور مراد اوس سے چاہنا عورتونکا بعوض مال کے اوپر طریقہ نکاح کے نہ اوپر طریقہ متعہ کے اور اسیواسطے امام نے اجور کی تفسیر مہور کے ساتھہ کی اور آگے یہہ ایک مسئلہ شرعی کو بھی متعلق مہر کے لکھدیا کہ اگر مباشرت بعد نکاح کے کر لی تو کل مہر ادا کرنا واجب ہے اور قبل مباشرت بعد نکاح نصف مہر ادا کرنا لازم ہے کہان آپکا وہ دعواے مکذبہ کہ اکثر مفسرین اہلسنت کا اتفاق ہے کہ یہہ آیت باب متعہ مین نازل ہوئی ہے اور کہان امام المتکلمین کا یہہ قول مصدقہ کہ اکثر علماء امت کا اتفاق ہے کہ یہہ آیت نکاح مین فرمائی گئی ہے آپ صرف اہلسنت سے اکثر مفسرین کو لکھتے ہین کہ اونہون نے نزول آیت کو باب متعہ مین اقرار کیا ہے اور امام المتکلمین امت رسول اللہ صلعم سے اکثر علماء کو تحریر فرماتے ہین کہ اونہون نے

نزول آیت کو باب متعہ سے انکار کیا ہے بلکہ نکاح مین تسلیم کیا ہے اور ما سبق سے
متعلق کرکے اوسی پر متفرع کیا ہے خلاصہ یہہ کہ امام فرماتے ہین کہ صرف اہلسنت ہی
منکر نزول آیت کے باب متعہ مین نہین ہین بلکہ اس امت کے اکثر علما راس امر
کے قائل ہین کہ یہہ آیت باب متعہ مین نازل نہین ہوئی ہے امام نے اکثر کا لفظ
اسیواسطے وارد فرمایا ہے کہ اوسمین بہت فرقونکو اس امت سے داخل فرمایا ہے یعنی
اونکے نزدیک متعہ حرام ہے اور یہہ آیت متعہ سے تعلق نہین رکہتی البتہ ایک فرقہ
اہل تشیع کا متعہ کے اباحت کو روایت کرتا ہے اور اس آیت کو متعہ مین مانتا ہے
اور اسیوجہہ سے بہ نسبت کثرت فرق کے بمقابلہ اکثر بعض مین اہل تشیع کو داخل
فرمایا ہے چنانچہ اوسی تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد تیسری صفحہ ۲۸۶ مین فرماتے ہین
فالشیعة یروون عنه اباحت المتعة یعنی پس شیعہ روایت کرتے ہین
حضرت علی سے متعہ کے مباح ہونیکو باوصف اسکے کہ اسکی بہی تردید اسی صفحہ مین
یون فرمائی وروی محمد بن علی المشهور بمحمد ابن الحنفية
ان علیا مر بابن عباس وهو یفتی بجواز المتعة فقال امیر المؤمنین
انه صلی الله علیه وسلم نهی عنها وعن لحوم الحمر الاهلیة
ترجمہ روایت کیا ہے حضرت محمد ابن الحنفیہ نے کہ جناب مرتضوی نے کہ تحقیق
جناب مرتضے علی کرم اللہ وجہہ گذرے ابن عباس کے پاس ہوکر اوسوقت وہ جواز
متعہ کا فتوی دیتے تہے حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اے ابن عباس رسول اللہ
صلعم نے منع کردیا ہے متعہ اور گوشت گدہے اہلی سے اور پہر امام نے اوسی صفحہ
مین روایت ثالثہ مین ممنوع ہونے متعہ پر حضرت ابن عباس کے اقرار کو نقل
کرکے یون فرمایا ہے انه اقر صارت منسوخة ترجمہ یعنے حضرت ابن عباس
نے اقرار کیا کہ متعہ ممنوع ہوگیا اور پہر اوسی صفحہ مین حضرت ابن عباس کی توبہ

اسطرح نقل فرمایا ہے انہ قال عند موتہ اللھم انی اتوب الیک من قولی فی المتعۃ ترجمہ فرمایا ابن عباس نے حالت نزع مین کہ یا اللہ تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف تیرے قول اپنے سے بیچ متعہ کے الغرض جناب ساحی ہی جرات نکیا کرین کہ کسی کتاب کا پتہ دیکے دکہائے صرف تقلیداً حوالہ دیدیا کرین اور اپنے اکابر کی لکیر کے فقیر بنجائین اور ذرا بہی دنیا و آخرت کی رسوائی کا خیال نہ لائین اگر آج قلم لیکر کاغذ پر جہوٹا حوالہ دیتے ہو تو روز جزا کے لئے اس حرکت کا کیا جواب رکہتے ہو۔ رباعی

ہنگامۂ حشر جب کہ برپا ہوگا	یون روے سوال سوے اعدا ہوگا
خاصان خدا پہ کیون یہہ کی تہی تہمت	سمجہے نہ یہہ تم کہ ہمپہ کیا کیا ہوگا

اور یہہ بہی لحاظ رہے کہ امام کی عبارت منقولہ مین اکثر العلما سے اکثر علماء اہل سنت نہ سمجہہ لیجئے گا کیونکہ الف لام العلماء مین دلالت علماء امت پر کرتا ہے نہ علماء اہل سنت پر جیسا کہ صاحب تفسیر نیشاپوری نے ساتہہ لفظ امت کے صراحتاً یون تشریح فرمائی ہے کہ قال اکثر علماء الامت یعنے کہا اکثر علماء امت نے اور خود امام المتکلمین نے اوسی صفحہ مذکورہ ۱۹ سطر مین اس مفہوم کی یون توضیح فرمائی ہے **فذہب السواد الاعظم من الامۃ الی انہا صارت منسوخۃ** یعنے گیا گروہ اعظم امت سے طرف اس بات کے کہ ہوگیا وہی متعہ ممنوع اور حرام دیکہئے کہ مدلول اکثر علماء اور مفہوم سواد اعظم متحد ہے اور مقصود الف لام العلماء کا اور مضمون لفظ من الامت کا واحد ہے اور اگر بالفرض و التسلیم آپ اکثر العلماء سے علماء امت نہ سمجہین تو جانے دیجئے اسی عبارت **فذہب السواد الاعظم من الامۃ** منقولہ تفسیر کبیر پر فیصلہ کیجئے دیکہئے کہ امام نے سواد اعظم کو امت رسول اللہ کا قسم ٹہرایا ہے یا اہلسنت کا مجہکو سوقت

ایک حدیث نہج البلاغت کی یاد آئی اوسکا عرض کر دینا بھی آپکے سامنے ضروری ہے مجتہد المتشیعین صاحب نہج البلاغت جناب مرتضےٰ علی کرم اللہ وجہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے الزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان ترجمہ یعنی لازم پکڑو تم گروہ بڑے کو اسواسطے کہ تحقیق ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت کے ہے اور بچو تم اختلاف سے اسواسطے کہ تحقیق جھکا آدمیون سے واسطے شیطان کے ہے اب آپ قول امام فخر الدین رازی کو جسمین لفظ سواد اعظم کا موجود ہے اور حدیث مرتضوی مرویہ نہج البلاغت کو کہ جسمین لفظ سواد اعظم اور جماعت کا مذکور ہے ملائیے اور دیکھیے کہ متعہ شذوذ شیطانی قرار پایا ہے یا نہین یعنے متعہ حرام ہے نزدیک گروہ اعظم کے اور گروہ اعظم کو تم لازم پکڑو اسواسطے کہ جو جھک گیا گروہ اعظم سے وہ پہونچ گیا اطاعت شیطان مین جناب سامی برائے خدا اب بھی حلت متعہ سے باز آئیے ورنہ بقول اپنے مستشہد امام رازی اور حدیث مرتضوی کے اپنا گھر تحت شیطان مین بنائیے اور اگر جناب الاکثر العلماء سے علماء امت نہ لیجیے گا اور عبارت فذھب السواد الاعظم من الامۃ کیطرف متوجہ نہو جیے گا اور عبارت تفسیر نیشاپوری کیطرف التفات نہ کیجیے گا اور اکثر العلماء سے علماء اہلسنت ہے معہود کیجیے گا تب بھی اپنے حق مین سم بنا لیجیے گا کیونکہ اسحالت مین اجتماع نقیضین متحقق ہو جائیگا اور اوسکا محال ہونا ثابت ہو جائیگا اسواسطے کہ آپکا دعوی ہے کہ اکثر مفسرین اہل سنت مقر ہین حلت متعہ کی اور اس تقدیر پر امام فرماتے ہین کہ اکثر علماء اہلسنت منکر ہین حلت متعہ کی باقی رہی روایت عمران ابن حصین کی جو تفسیر کبیر سے نقل کیگئی ہے کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ آپنے تفسیر کبیر کو

دیکھا نہ لیاقت اوسکے دیکھنے کی دیکھیے کہ اس روایت کو امام نے اونہین بعض امت کے ماخذ مین نقل کیا ہے کہ جنکو مرجوح اور متروک اور مہجور اور خلاف سواد اعظم امت مین قرار دیا ہے جیسا کہ مقولہ فذهب السواد الاعظم من الامة الی انها صارت منسوخة منقولہ تفسیر کبیر دلالت کرتا ہے پس اس روایت کا نقل کرنا تفسیر کبیر سے کہ جسکو امام نے واسطے تنبیہہ موافقین اور تردید مخالفین کے نقل کیا ہے محض غباوت ہے اور اس روایت پر امام کو مجوزین متعہ مین قرار دینا سخت حماقت ہے تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد تیسری صفحہ ۲۸۶ مین ملاحظہ کیجیے اما عمران ابن الحصین فانه قال نزلت آیة المتعة فی کتاب الله ولم ینزل بعدها آیة تنسخها الی ان قال فهذا ما یتعلق بالروایات واحتج الجمهور علی حرمة المتعة بوجوه الی آخره

ترجمہ لیکن عمران ابن حصین پس تحقیق اوس نے کہا کہ اوتری آیت متعہ کی بیچ کتاب اللہ کے اور نہ نازل ہوئی بعد اوسکے کوئی آیت کہ منسوخ کر دی اوسکو یہانتک کہ کہا پس یہہ وہ چیز ہے کہ متعلق ہے ساتھہ حکایتون کے اور حجت لائے ہین سواد اعظم اوپر حرام ہونے متعہ کے بہت ساری وجہون کے ساتھہ دیکھیے امام نے معنی آیت کریمہ کے سواد اعظم امت سے وہ نقل کیے جو مطابق مذہب اہل سنت کے ہین اور پہر سواد اعظم امت سے بالتصریح حرمت متعہ کو نقل کیا اور پہر روایت شیعہ کو حدیث محمد ابن الحنیفہ سے رد کیا اور پہر حضرت ابن عباس کے اقرار کو نسبت حرمت متعہ کے بیان کیا اور پہر اونکی توبہ کو قول حلت متعہ سے ظاہر کیا اور پہر اونکے نہ فتوی دینے کو حلال ہونے متعہ مین ثابت کیا اور پہر روایت عمران ابن حصین کو نقل کر کے لکھا کہ یہہ ایسی چیز ہے کہ روایت اور حکایت سے تعلق رکھتی ہے اور پہر سواد اعظم

امت کے براہین ساطعہ اور حجج قاطعہ متعہ کے حرام ہونے پر بیان کرے کہ یہہ سب کچہہ ہم مختصراً لکہہ چکے ہین اور بالتشریح تفسیر کبیر کے دیکھنے پر موقوف ہے پس ایسی روایت سے کہ جسکی نہ امام نے تصحیح کی بلکہ بالمعنی روایات کثیرہ سے تردید کی نہ اباحت متعہ کی تشریح بلکہ مخالف اوسکے مذہب سواد اعظم امت کی حرمت متعہ پر تصریح فرمائی نہ اہل سنت پر الزام عاید ہو سکتا ہے نہ فتوی امام کا اباحت متعہ پر ٹہر سکتا ہے نہ کوئی شخص امام کو مجوزین متعہ مین داخل کر سکتا ہے علاوہ برین نقل کرنا امام کا اس روایت کو متعۃ النسا مین باوجود تردید اور عدم تصحیح کی اور باوصف مذہب آخذین روایت عمران ابن حصین خلاف سواد اعظم امت ٹہرانیکی مبنی سہو امام پر ہے کیونکہ یہہ روایت عمران ابن حصین کے متعہ الحج مین نقل کیگئی ہے نہ متعہ النسا مین جیسا کہ صحاح ستہ سے ظاہر ہے صحیح مسلم شریف مین ہے قال عمران ابن الحصین نزلت ایۃ المتعۃ فی کتاب اللہ یعنی متعۃ الحج فامر بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخرہ ترجمہ یعنی کہا عمران ابن حصین نے کہ نازل ہوئی آیت متعہ بیچ کتاب اللہ کے یعنی متعہ حج کی پس حکم کیا ساتھ اوسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وہ آیت دوسرے پارہ مین یہہ ہے فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی یعنی جو کوئی فایدہ لیوے عمرہ ملا کر حج کے ساتھہ تو جو میسر ہو قربانی پہونچاوے اور ایسا سہو اکابر سے بمقتضاے بشریت نقل مذہب غیر مین واقع ہو جاتا ہے جیسا کہ امام اعظم شیعہ شیخ ابو جعفر طوسی کا تخطئہ بحث عدم جواز مسح پاتاب جدید مین شیخ بہاؤ الدین عاملی نے شرح اربعین مین بڑے زور شور سے کیا ہے اور بعد اوس تخطئہ کے لکہا ہے ۔ وغفلت مثل ذلک الشیخ الجلیل عن ہذا عجیب ولا کن الجواد

قد یکبو والصارم قد ینبو ترجمہ غفلت ایسے شخص عظیم الشان کی تعجب کی بات ہے لیکن سوار کبھی گر پڑتا ہے اور تلوار کبھی مڑجاتی ہے اب جناب مخاطب ارشاد فرماوین کہ دعوی آپکا صحیح ہے یا غلط اور حوالہ دینا تفسیر کبیر کا جھوٹا ہے یا سچا اور امام کو مجوزین متعہ مین داخل کرنا واقعی ہے یا لغو و بیہودہ اب آیندہ کو توبہ فرمایئے اور ایسے حرکات بیہودہ سے باز آئیے **قولہ** اور صاحب مدارک نے تفسیر مدارک مین اور زمخشری نے تفسیر کشاف مین لکھا ہے کہ یہہ آیت متعہ مین نازل ہوئی ہے **اقول** معاذ اللہ کسی مقام پر صاحب مدارک نے تفسیر مدارک مین نہین لکھا کہ یہہ آیت متعہ مین نازل ہوئی بلکہ وہ اس آیت کے معنی اپنی تفسیر مین مطابق مذہب سواد اعظم امت کے اسطرح لکھتے ہین فما استمتعتم بہ منھن فما نکحتموھن فاتوھن اجورھن فریضۃ مھورھن ترجمہ یعنی پس وہ عورت کہ نکاح کیا ہے تمنے ساتھ اوسکے اونہین عورتون سے پس دو تم مہر اونکا دیکھیے کہ صاحب تفسیر مدارک استمتعتم کی تفسیر نکحتم کے ساتھ اور اجور کی تفسیر مھور کے ساتھ فرماتے ہین بلکہ اوسی تفسیر مین آیت کریمہ والذینھم لفروجھم حافظون کے تحت مین یوں تحریر فرماتے ہین وفیہ دلیل علی تحریم المتعۃ ترجمہ یعنی بیچ اوسکے دلیل ہے اوپر تحریم متعہ کے جناب سامی بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ صاحب مدارک کو کہ جو آیت کی تفسیر موافق اپنے مذہب بلکہ مطابق سواد اعظم امت کے کرتے ہین اور حرمت متعہ کی دوسری آیت کے تحت مین تشریح فرماتے ہین مجوزین متعہ مین داخل کرتے ہین البتہ اوسمین ایک روایت مجہولہ کہ وہ بھی آپکے مذہب کو برباد کیئے دیتی ہے بصیغہ مجہول نقل کی ہے کہ جو نہ صاحب تفسیر مدارک کا قول ٹھہر سکتا ہے اور نہ ہمارے نزدیک یہہ مقولہ مجہولہ مستند

اور معتمد ہوسکتا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے وقیل ان قولہ فما استمتعتم
نزلت فی المتعۃ التی کانت ثلثۃ ایام حین فتح اللہ مکۃ علی
رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نسخت ترجمہ یعنی کہی گئی ہے یہہ بات
کہ آیت فما استمتعتم نازل ہوئی ہے بیچ متعہ کے کہ جو تہا تین دن فتح
مکہ مین پہر منسوخ ہوگیا دیکہئے اس مقولہ مجہولہ مین بہی لفظ ثم نسخت
کا موجود ہے جس سے مذہب جواز متعہ بالکل معدوم ومفقود ہے شاید اسی
پردہ پوشی کیواسطے اس روایت مجہولہ کو کہ جو نہ صاحب تفسیر مدارک کا قول
ہے اور نہ جناب مخاطب کے مذہب کا موئید اور نہ دعوائے مذکورہ کا مصدق
ہے نقل نہین کیا عقلاء کے نزدیک تو یہہ حرکت نازیبا ہے مگر ہمارے مخاطب کو
ہر طرح سے بہا ہے اور زمخشری کو معدود کرنا مفسرین اہلسنت مین اور
اوسکی کتاب کو کتب اہلسنت مین شمار کرکے بمقابلہ اہلسنت الزاماً پیش کرنا
نہایت درجہ کی بلادت اور غایت مرتبہ کی غباوت ہے اگر اوس نے لکہا بہی
ہو تو اہلسنت پر حجت نہین زمخشری معتزلی ہے اور فرقہ معتزلہ مثل
فرقہ شیعہ کے فرق باطلہ مین داخل ہے مقتدائے شیعہ قاضی نور اللہ شوستری
نے بہی مجالس المومنین مین لکہا ہے کہ اہل سنت شیعہ و معتزلہ را واحد میدانند
قولہ اور زاہدی نے تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ بذکر اجر گفتہ و مہر وصداق
نگفت دلیل آنست کہ مراد متعہ است **اقول** آپ تو نہ دیکہتے ہین نہ سمجہتے
ہین صرف سنے سنائے قول لکہدیا کرتے ہین جناب مجتہد صاحب اونکی
تفسیر کی ترتیب اسطریقہ پر ہے کہ وہ اولاً آیت کے معنی فارسی مین لکہتے
ہین اور پہر اوسکے متعلق اقوال اہل باطل بہی فارسی مین نقل کرتے ہین
بعدہ عربی مین تشریح کرتے ہین اور جواب اوسکے عربی مین دیتے ہین یہہ دلیل

منقولہ اونہون نے جانب اہل تشیع سے بمقتضاے مقام عبارت فارسی مین موافق
دستور قایم کرکے لکھی ہے اور اوسکا جواب عبارت عربی مین اسطرح سے دیا ہے
فما استمتعتم به منهن اي الجامعة كنى عن الجماع
بالاستمتاع قيل اراد نكاح المتعة الى ان قال وقال بعضهم المراد
منه النكاح لان الآية عطف على اباحة النكاح وهو قوله واحل
لكم ما وراء ذلكم والاجر بمعنى مهر قال الله عز وجل فانكحوهن
باذن اهلهن واتوهن اجورهن واراد المهر یعنی تفسیر زاہدی والے
کہتے ہین کہ مراد استمتاع سے وطی ہے اور کہی گئی ہے یہہ بات کہ نکاح متعہ مراد
ہے۔ اور کہا بعض نے مراد اوس سے نکاح ہے اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ آیت
کا عطف اوپر اباحت نکاح کے ہے اور وہ قول اللہ تعالے کا واحل لکم ما وراء
ذلکم ہے اور اجر اس آیت مین بیچ معنی مہر کے ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے
نے آیت فانکحوهن باذن اهلهن واتوهن اجورهن مین لفظ اجور کا
فرمایا ہے اور مراد اوس سے مہر کو لیا ہے جناب والا دیکہین کہ تفسیر زاہدی والے
مقولہ مجہولہ نکاح متعہ کو بصیغہ مجہول نقل کرکے کس دہوم سے باطل کرتے ہین
اور اجور کے معنی آیت مذکورہ مین مہر کے لیتے ہین نہ اجرت ممتوعہ کے اور
اسپر دوسرے مقام کی آیت کو دلیل لاتے ہین اب بہی اگر آپ نہ سمجہین تو
خدا آپکو سمجہے قولہ اور جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور مین روایت کی ہے
فما استمتعتم به منهن یعنی نکاح المتعة اقول جلال الدین سیوطی
نے بہی اوسی مقولہ مجہولہ کو کہ جسکو زاہدی والے نے بصیغہ مجہول لکھکر مجروح
اور مردود کیا ہے نقل کیا پس آپکا حوالہ دینا محض بیفایدہ ہے اور جیسا کہ
صاحب درمنثور نے اس مقولہ مجہولہ کو لکھا ہے ویسا ہی اوسکے واسطے روایات

راده اور معارضه کو حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے
من طریق عطاء عن ابن عباس من قوله فما استمتعتم به منهن
فاتوهن اجورهن فریضة قال نسختها یا ایها النبی اذا طلقتم النسآء
فطلقوهن یعنے ابن عباس سے مروی ہے کہ یہہ آیت منسوخ ہوگئی آیت
یا ایها النبی سے پس جن لوگون کے حق مین مفسرین اہل سنت نے صیغہ تمریض
یعنے قیل کو استعمال کیا ہے وہی لوگ اس آیت کے منسوخ ہونیکے بہی قائل ہین
آیت یا ایها النبی سے اور سواد اعظم امت کے مذہب پر تو نہ یہہ آیت متعہ مین
نازل ہوئی اور نہ بنفسہ منسوخ ہوئی اب جناب سامی ملاحظہ فرماوین کہ اولاً آپنے
آیت فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فریضة کو
نقل فرمایا اور اوسکا ترجمہ اسطرح تحریر فرمایا یعنی پس وہ عورت کہ متعہ کیا ہے تمنے
ساتھہ اوسکے اون عورتون مین سے پس دو تم اجورہ اونکا کہ مقرر کیا ہے اس
ترجمہ مین جنابنے متعدد غلطی فرمائین اول یہہ کہ اتو کے مفعول کے معنی یعنے
هن کے صاف اوڑا دئے یہہ آپکی قابلیت ہے دوسری یہہ کہ فریضة
کے معنی غتربود کرکے یہہ لکھے کہ مقرر کیا ہے حالانکہ فریضہ بمعنی مفروضہ کے
ہوکر اجور سے حال واقع ہوا ہے معنی اوسکے یہہ ہوے درانحالیکہ مقرر کئے گئے
ہین یہہ آپکی علمیت ہے تیسری یہہ کہ اجور جمع ہے معنی اوسکے اجورہ کے لیکر
مفرداً استعمال کیا حالانکہ حقیقی معنی اوسکے حقوق کے ہین یہہ آپکی لیاقت ہے
چوتھی یہہ کہ استمتاع کے معنی حقیقی نفع کے ہین معنی اوسکے متعہ متنازع فیہا
خلاف استعمال کلام اللہ اور تفاسیر شیعہ کے لئے یہہ آپکی دیانت ہے پانچوین
یہہ کہ اجور کے معنی مہور کے نہ لئے حالانکہ تفاسیر شیعہ مین بہی مہور کے لکھے ہین
یہہ آپکی متانت ہے بعد اوسکے ثبوت متعہ کو اس آیت سے دو وجہون پر موقوف

فرمایا وجہ اولٰے مین یہہ دعوی فرمایا کہ اکثر مفسرین اہلسنت نے اتفاق کیا ہے
کہ یہی آیت جو بالفعل قرآن مین موجود ہے قطع نظر دوسری قرءت کے متعہ کے
مباح ہونے مین نازل ہوئی ہے اور اس دعوی کی تصدیق کیواسطے پانچ
تفسیرونکے نام لکھے اول تفسیر کبیر امام فخرالدین رازی کو حالانکہ تفسیر کبیر مین
اس دعوی کے جزو کا بہی نشان نہین نہ کہ کل دعوی نہ کسی مقام پر امام
نے یہہ فرمایا کہ اکثرین مفسرین اہلسنت نے اتفاق کیا ہے کہ یہی آیت کہ جو بالفعل
قرآن مین موجود ہے قطع نظر دوسری قرءت کے متعہ کے مباح ہونے مین نازل
ہوئی ہے نہ کسی جگہہ لفظ بالفعل کا اس آیت کی نسبت لکہا ہے نہ لفظ قطع نظر کا
تحریر فرمایا ہے نہ نزول آیت کا اباحت متعہ مین دعوی فرمایا ہے دوسری
تفسیر مدارک اوسمین بہی کسی مقام پر اس دعوی کو یا جزو دعوی کو صاحب
مدارک نے نہین تحریر فرمایا نہ کہین لفظ بالفعل کا تذکرہ کیا اور نہ لفظ قطع نظر
کا ذکر کیا نہ نزول آیت کو باب متعہ مین اپنا قول یا اپنا مذہب بیان کیا اور
علی ہذا القیاس نہ زاہدی مین اور نہ درمنثور مین اور تفسیر زمخشری مین بہی نہین
ہے اور اگر تفسیر زمخشری مین ہو بہی تو وہ معتزلی ہے ہمپر حجت نہین دیکہئے
کہ آپ نے آیت کا ترجمہ بہی جہوٹا لکہا اور بعد اوسکے دعوی بہی جہوٹا کیا
اور حوالہ بہی تفسیرونکا جہوٹا دیا پس ان اکاذیب اور اغالیط سے ثبوت متعہ
بہی آیت سے باطل ہوا نہ وہ ثبوت رہا نہ وہ دعوی رہا نہ وہ حوالہ رہا اب
ہم دوسری وجہ کو دیکہتے ہین کہ اوسمین آپ کیا لعل اوگلتے ہین اور کیا
رنگ بدلتے ہین **قولہ** اور ایک وجہ یہہ ہے کہ یہہ آیت موافق قرأت اکثر
اصحاب کے اسطور سے تہی کہ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی
فاتوھن اجورھن فریضۃ **اقول** دعوی کرنا قرءت اکثر اصحاب کا

اور دلیل مین پیش کرنا تفسیر امام رازی اور تفسیر ثعلبی اور تفسیر زمخشری اور مستدرک حاکم اور معالم بغوی کا محض بیہودگی ہے کہ انمین صرف ابی ابن کعب اور ابن عباس کی روایت باوصف تکلم اور شذوذ کے لکھی ہے جناب مخاطب کا یہی قاعدہ ہے کہ ہر مقام پر دعوی فرماتے ہین اور دلیل کو بیگانہ وار تحریر مین لاتے ہین نہ دعوی کو دلیل سے مناسبت نہ دلیل کو دعوی سے مطابقت جیسا وجہ اولے مین طریقہ اختیار فرمایا یعنی وہان بہی اپنے دعوی کی تصدیق مین پانچ تفسیرونکا نام فراٹی کے ساتھ لیا بغیر لحاظ اور خیال اسکے کہ اونمین دعوی کا ذکر بہی ہے یا نہین ویسا ہی اسوجہ مین ارشاد ہوا دیکھیے کہ حضرت دعوی فرماتے ہین کہ یہہ آیت موافق قرات اکثر اصحاب کے اس طور سے تہی کہ فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فاتوهن اجورهن فریضة اور دلیل مین تفسیر امام رازی اور تفسیر ثعلبی شیعی اور تفسیر زمخشری معتزلی اور مستدرک حاکم اور معالم بغوی سے وہ روایت پیش کرتے ہین کہ جسمین صرف ابی ابن کعب اور ابن عباس کی نسبت اس قرات کو منسوب کیا ہے دو صحابی پر ہزارہا صحابہ بلکہ لاکھ مین سے اکثر اصحاب کا اطلاق کرنا حضرت ہی کا کام ہے **قولہ** چنانچہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ ابی ابن کعب نے اور ابن عباس نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہے **اقول** آپ نے کبہی تفسیر کبیر کو بہی دیکہا ہے یا نام ہے یاد کرلیا ہے جناب ابو الامام نے اس روایت کے ثبوت مین بڑے زور شور سے کلام کیا ہے اور پہر اوسکے ثبوت کو فرض کرکے اوسکا بہی جواب دیا ہے برائے خدا آپ تکلیف فرماکر کسی ذیعلم سے اس عبارت کو سمجھ لیجیے گا۔

وهذه القراة علی تقدیر ثبوتها لا تدل الا علی ان المتعة

کانت مشروعة ونحن لا تنازع فیه انما الذی لقوله ان
نسخ طرء علیه ترجمہ یعنی یہ قرأت الی اجل مسمی کی اولاً کسی طرح سے
ثابت نہین اور بر تقدیر ثبوت دلالت نہین کرتی مگر اسپر کہ پہلے متعہ مشروع تہا
اور اوسمین ہمکو نزاع نہین ہم جو کہتے ہین وہ بات یہہ ہے کہ بعد اوسکے نسخ آگا
آپ نہ دیکہتے ہین نہ سمجہتے ہین مفت مین حوالہ دے بیٹہتے ہین دیکہئے کہ امام نے
حضرت ابن عباس کی قرأت پر کلام کیا اور اوسکے ثبوت کو ہر طرح سے مجروح
کیا اور پہر بعد فرض کر لینے ثبوت کے بطریق تنزل اسطرح سے جواب دیا کہ اگر
یہہ قرأت حضرت ابن عباس کی ثابت بہی ہو تو اسپر دلالت کرتی ہے کہ متعہ
رسول اللہ صلعم کے سامنے کسی وقت جائز تہا اور ہم اس امر مین کلام نہین
کرتے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ بعد جواز کے منسوخ اور ممنوع ہو گیا چنانچہ امام نے اونہین
حضرت ابن عباس سے بواسطہ عطاء خراسانی کے یہہ بہی نقل کیا ہے کہ حضرت
ابن عباس فرماتے تہے کہ یہہ آیت یعنی فما استمتعتم منسوخ ہو گئی اللہ
تعالے کے قول یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن بعدتهن
سے عبارت اوسکی یہہ ہے روی عطاء الخراسانی عن ابن عباس فی قوله تعالی
فما استمتعتم به منهن قال صارت هذه الاية منسوخة بقوله تعالی
یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن بعدتهن جناب والا خیال فرمائیے کہ
امام نے حضرت ابن عباس کی توبہ کو بہی قول حلت متعہ سے نقل کیا اور اونکے
اقرار کو بہی ممنوعیت متعہ کی نسبت روایت کیا اور اسکی قرأت منسوب ہونے
مین بہی اونکی نسبت ہر طرح سے کلام کیا اور پہر بفرض و تسلیم اسی آیت کے
منسوخ ہونے کو اونہین حضرت ابن عباس سے روایت عطاء خراسانی کو
پیش کیا اب جناب والا اپنے دعوی کو خیال فرمائیے کہ اکثر اصحاب کی یہہ

قررت تھی اور تفسیر امام رازی کو ملاخطہ فرمائیے کہ جسمین صرف حضرت ابن عباس و ابی ابن کعب کی قررت کو لکھا ہے اور اوسپر ہزار طرح سے کلام کیا ہے معلوم نہین جناب مخاطب نے چنانچہ کے کیا معنی پڑہے ہین جو ایسی بیباکی سے تفسیر کبیر کے نام لینے پر آرہے ہین **قولہ** اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین حبیب ابن مظاہر سے روایت کی ہے **اقول** ثعلبی کے تشیع کے مجلسی نے جلد اول بحار الانوار مین تصریح کی ہے **قولہ** اور زمخشری نے کشاف مین لکھا ہے کہ ابن عباس نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہے **اقول** زمخشری معتزلی ہے اقوال معتزلہ سے اہلسنت کو الزام دینا سخت بیوقوفی ہے قطع نظر اسکے تفسیر ثعلبی اور تفسیر کشاف مین حضرت ابن عباس کا رجوع اور توبہ کرنا قول متعہ سے موافق امام فخر الدین رازی کے لکھا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے۔

اللھم انی اتوب الیک من قولی بالمتعۃ وقولی فی الصرف ترجمہ یعنی اے اللہ مین توبہ کرتا ہون اپنے قول سے متعہ اور صرف کے مقدمہ مین علاوہ برین ان دونون تفسیرونمین اکثر اصحاب کا نہ پتا ہے نہ نشان ہے بس آپکا حوالہ دینا محض افترا و بہتان ہے **قولہ** اور حاکم نے مستدرک مین لکھا ہے کہ ابو سلمان کہتا تہا کہ سنا مین نے ابو بصرہ کو کہ کہتا تہا کہ ابن عباس نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہے اور کہتے تہے ابن عباس کہ واللہ خدا تعالے نے اس آیت کو اسیطرح نازل کیا ہے **اقول** ہمارے حضرت مخاطب قسم کہا کر جواب لکھنے کو بیٹھے ہین کہ جہانتک ممکن ہوگا کتب غیر مستندۂ اہلسنت سے حوالہ دیوینگے اور اون مین اہل تشیع اور معتزلہ کو بہی ملا دینگے اور جہانتک ہوسکیگا روایات شاذہ غیر صحیحہ مقدوحہ غیر ثابتہ نقل کرکے اہلسنت کو الزام لگائینگے واقعی بیچارہ مجبور ہین اگر یہہ نکرین تو کیا کرین تائید امر باطل کی بے امور باطلہ کے نہین ہوسکتی

جناب والا نہ کتب اہل سنت سے واقف ہین نہ محدثین اہل حق سے ماہر ایسے صاحب
احادیث مستدرک عموماً ہمارے یہان معتبر و معتمد نہین تاوقتیکہ تعقیبات و
تلخیصات ذہبی سے قوت نہ پکڑین رسالہ اصول حدیث بستان المحدثین کو ملاحظہ کیجئے
در بسیاری از احادیث مستدرک کہ او حکم بصحت آن نمودہ مثل صحیحین انگاشتہ
اجلہ علما اور ا تخطبہ کردہ اند و بروے انکار نمودہ ولہذا ذہبی گفتہ است کہ
حلال نیست کسے را کہ بر تصحیح حاکم غرہ شود تاوقتیکہ تعقیبات و تلخیصات مرا
نہ بیند علاوہ اسکے یہہ تو فرمائیے کہ حاکم نے مستدرک مین کہان کہا ہے کہ اکثر
اصحاب نے اس آیت کو اسطرح پڑھا ہے اور بغیر ثبوت اس دعوی کے حوالہ
دینا مستدرک کا محض بیفایدہ ہے **قولہ** اور بغوی نے تفسیر معالم التنزیل
مین اسی روایت کو بیان کیا ہے **اقول** جس حالت مین کہ آپکے مستشہدین
مثل امام رازی نے اس روایت کو بطرق متعددہ مسترد کر دیا پھر بغوی کا
اس روایت کو بغیر تصحیح کے بیان کرنا آپکے کیا کام آتا ہے آپ کیون دوڑے
جاتے ہین اور کیون بے محل بغوی کا حوالہ دیتے ہین اوسی اصل مسئلہ متعہ
کو جسکے واسطے یہہ روایتین اور قرئتین بناتے ہین تفسیر معالم التنزیل بغوی
مین کیون نہین دیکھتے اونہون نے تو سارا قصہ متعہ کا رفع کر دیا ہے بلکہ جناب
فاروق اعظم سے طعن شیعہ کو من جمیع الوجوہ دفع کر دیا ہے روی
سالم عن عبد اللہ ابن عمر ان عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ صعد المنبر
فحمد اللہ و اثنی علیہ وقال ما حال رجال ینکحون ہذہ المتعۃ
وقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی روایت کیا ہے سالم نے عبد اللہ
ابن عمر سے کہ تحقیق عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ تشریف لیگئے
منبر پر پس حمد فرمائیے اللہ تعالے کی اور ثنا فرمائیے اور فرمایا کیا حال ہے مردون کا

کہ متعہ کرتے ہین اور تحقیق منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے اوس سے اور اوسی
معالم التنزیل مین یہہ حدیث شریف بھی موجود ہے ان اباہ حدثہ انہ کان
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس انی کنت اذنت لکم
فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیمۃ یعنی فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اذن دیا تھا مین نے واسطے تمہارے
متعہ کا اور تحقیق اللہ نے حرام کردیا متعہ کو دن قیامت تک جناب مجتہد المتمتعین
خیال تو فرمائیے کہ معالم بغوی سے ایک روایت غیر مصحح بلکہ مردودہ مستشہد
جناب کو نقل کردینا اور اوسکے ماسبق وملحق سے احادیث صحیحہ صریحہ حرمت
متعہ کو چھوڑ دینا نہایت چالاکی اور غایت درجہ کی بیباکی ہے جناب سامی
کی اس وجہ ثانیہ کو بھی ہمنے دیکھا اے جناب کہان آپکا وہ دعوائے معلے
اور کہان یہہ دلیل دعوی سے معرا کہان قرأت اکثر اصحاب اور کہان
روایت ابی ابن کعب اور ابن عباس خیال کیجیے کسطرح جناب نے اسوجہ مین
غلط مبحث کیا ہے کہ شیعہ اور معتزلہ کو بھی سنیون مین ملادیا ہے اب
سنئے کہ جناب نے اسوجہ مین یہہ دعوی فرمایا ہے کہ آیت موافق قرأت
اکثر اصحاب کے اس طور سے تھی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی
فاتوھن اجورھن فریضۃ اور اوسکا ترجمہ یون تحریر فرمایا ہے یعنی جس
کسی سے کہ متعہ کیا ہے تمنے ساتھہ اوسکے اون عورتون سے ایک مدت معین
تک بس دو تم اونکو اجورہ اونکا کہ فرض ہے جناب مخاطب مجتہد لاثانی نے
اس ترجمہ مین تو ڈھا دیا تمامی لغات عرب اور محاورہ ادب کو برباد کردیا
اول یہہ کہ فما کا ترجمہ جس کسی سے کیا جناب والا اس ترجمہ کو قاموس سے
استخراج فرمایا یا صراح مین ملاحظہ فرمایا یا کسی اور لغت عرب سے مستنبط

فرمایا غالباً اصل ترجمہ سے یعنی پس وہ عورت جو عدول فرمایا اور فاء تفریع کے
ترجمہ پس کو اوڑا یا اسکی وجہ یہہ ہے کہ آیت ماقبل کی آیات پر متفرع نہ ٹہرے
اور آیات ماسبق سے تعلق نہ پکڑے تاکہ متعہ بخوبی ثابت ہو اور اپنی خواہش نفسانی
کما ینبغی حاصل ہو یہہ نہ سمجہے کہ عموماً ہماری جہالت ثابت ہوگی اور اوسکے طالبہ
کے سامنے ذلت ہوگی ہم کیساہی رنگ بدلینگے مگر اہل حق ہمارا پیچہا نہ چہوڑینگے
اگر آپ فاء تفریع کا ترجمہ بہی اوڑا دینگے مگر منھن کی ضمیر کو کدہر لیجاوینگے
دوسری یہہ کہ استمتعتم کا ترجمہ متعہ کیا ہے جتنے فرمایا اسمین لفظ ہے اپنی
طرف سے گرہ کر لگایا زیادہ تکلیف نفرمایئے میزان خوانسے صیغہ جمع مذکر حاضر
کے معنی پونچہہ لیجئے تیسرے یہہ کہ الی اجل مسمی کے معنی (ایک مدت معینہ
تک) کے فرمایئے معلوم نہین کہ ایک کس لفظ کے معنی بنائے اجل کے معنی
مدت مسمی کے معنی معینہ الی کے معنی تک یہہ ایک ہی جناب کا ایک ہی ہوا
ہے چوتھی یہہ کہ فریضۃ کے معنی ارشاد ہوئے (کہ فرض ہے) وجہ اولے مین فریضۃ
کے معنی فرمایئے کہ (کہ مقرر کیا ہے) اور یہان یہہ ٹہرا ہے کہ (فرض ہے) حالانکہ
ہم لکہہ چکے ہین کہ فریضۃ بمعنی مفروض کے حال واقع ہوا ہے لفظ اجور
سے جیسا کہ مدارک مین بہی لکہا ہے فریضۃ حال من الاجور ای مفروضۃ
معنی اوسکے اس آیت مین یہہ ہوے درانحالیکہ مقرر کئے گئے ہین جناب سامی
نے نہ وہان صحیح فرمایا نہ یہان صحیح ٹہرا یہہ تو کیفیت جناب کے ترجمہ کی
ہے اب خیال فرمایئے اپنے دعوی کو کہ یہہ آیت موافق قرءت اکثر اصحاب کے
اسطور سے تہی اور لحاظ فرمایئے اپنی دلیل کو چنانچہ امام فخر الدین رازی نے
اپنی تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ ابی ابن کعب اور ابن عباس نے اس آیت کو اسطرح
پڑہا ہے ایحضرت کجا قرءت اکثر اصحاب اور کجا روایت ابن ابی کعب اور

ابن عباس ہزار ہا اصحابہ مین سے ہزار پر نہین پانسو پر نہین سو پر نہین پچاس پر نہین پچیس پر نہین دس پر نہین صرف دو کی قرأت پر اکثر اصحاب کا اطلاق اور وہ بھی متکلم فیہ اور شاذ باتفاق جناب والا برائے خدا ارشاد تو فرمائیے کہ کہان امام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت موافق قرأت اکثر اصحاب کے اسطرح پر تھی اور کس جگہہ امام نے لکھا ہے کہ ابی ابن کعب اور ابن عباس نے اس آیت کو اسطرح پڑہا ہے امام تو اس روایت ابن عباس کے ثبوت مین بوجوہ متکثرہ کلام کرتے ہین اور اوسکے ثبوت کو مثل محال کے فرض کرکے بطرق متنوعہ جواب دیتے ہین جیسا کہ امام کی عبارت وهذه القراءة على تقدير ثبوتها لا تدل منقولہ تفسیر کبیر ظاہر کر رہی ہے آپ کیون ناحق امام کو سمیٹتے ہین اور کیون جھوٹا حوالہ دے بیٹھتے ہین پہر ارشاد ہوا کہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین حبیب ابن مظاہر سے روایت کی ہے اب تو ہمارے جناب مخاطب شیعونکو سنی بنا بنا کر اہلسنت کے سامنے پیش کرنے لگے ہم اسپر بھی اونکے ممنون ہین مگر یہہ تو ارشاد ہو کہ وہ کون روایت ہے اور کیا اوسکا مضمون ہے ہمکو تو نہ علم ماکان ہے اور نہ مایکون ہے اور اگر روایت مخدوشہ امام فخرالدین رازی کی لکھی ہے وہ آپکے مفید مدعا نہین بلکہ رجوع ابن عباس کو قول حلت متعہ سے ثعلبی بھی اپنی تفسیر مین روایت کرتے ہین پہر آپ مفت مین ثعلبی کو کیون سنی بنا کر پیش کرتے ہین ثعلبی نے کس مقام پر اس آیت مین الی اجل مسمی کی نسبت قرأت اکثر اصحاب کو لکھا ہے جو آپنے ثعلبی کو سنی بنا کر اوسکا حوالہ دیا ہے پہر یہہ ارشاد ہوا کہ زمخشری نے کشاف مین لکھا ہے کہ ابن عباس نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہے مجتہد المتمتعین نے اس مقام پر تو معتزلہ کے قدمونکو پکڑ لیا اور بمقابلہ اہلسنت اوسکو ڈہال بنا کر سامنے کیا سچ ہے الغريق يتعلق لكل حشيش ڈوبنے والا آدمی گہانس کو پکڑتا ہے آپ نہین جانتے کہ اہل حق فرقہ معتزلہ کو فرق باطلہ مین

شمار کرتے ہین بلکہ شیعہ اور معتزلہ کو کنفس واحدۃ جانتے ہین پہر آپ بیفایۂ
کشاف زمخشری کا کیون حوالہ دیتے ہین علاوہ برین کہان زمخشری نے لکہا ہے
کہ اکثر اصحاب نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہے اگر روایت ابن عباس کو لکہا
بہی ہو تو آپکے کیا موید دعوی ہے وہ تو صاف صاف نسبت حلت متعہ کے تو یہ
ابن عباس کو نقل کرتا ہے اب دیکہیے کہان قررت اکثر اصحاب کا دعوی اور کہان
بر تقدیر تسلیم روایت ابن عباس کا حوالہ پہر ارشاد ہوا کہ حاکم نے مستدرک مین روایت
ابن عباس کو لکہا ہے یہان تو جناب والا نے کتب غیر مستندہ کی پناہ لی مگر اوس سے
بہی وہی یہ روایت ابن عباس مجروحہ امام رازی نقل کی جنابعالی ہمارے یہان
یہہ کتاب عموماً مسلم نہین اور کتب مستندہ معتمدہ پر من جمیع الوجوہ مقدم
نہین۔ بالفرض اگر روایت ابن عباس اوسمین لکہی بہی ہو اور حاکم نے اوسکی تصحیح
بہی کی ہو اور ذہبی نے اوسپر جرح بہی نہ واقع کی ہو تب بہی کہان آپکا یہہ دعوی
کہ اکثر اصحاب نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہے اور کہان یہہ حاکم کا لکہنا کہ صرف
ابن عباس نے اس آیت کو اسیطرح سے کہا ہے اب فرمائیے کہ حاکم نے مستدرک مین
کس مقام پر لکہا ہے کہ اکثر اصحاب نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہے جو آپنے روایت
ابن عباس کو بغیر لحاظ قدح اور جرح کے نقل کر دیا اور اپنے دعوی کے موافق سمجہ
لیا جبکہ تو یہ ابن عباس کی تفاسیر معتمدہ مین باسناد صحیح منقول ہوتی چلی آتی ہے
پہر یہہ روایت متکلم شبہا نقل کر دینا کس کام آتی ہے پہر ارشاد ہوا کہ بغوی نے معالم التنزیل
مین اسی روایت کو بیان کیا ہے اسے حضرت بقول آپکے اسی کو تو امام رازی نے
بہی بیان کیا ہے اسی کو ثعلبی نے بہی بیان کیا ہے اسکو تو زمخشری نے بہی بیان
کیا ہے اسکو تو حاکم نے بیان کیا ہے اسکو بغوی نے بیان کیا ہے مگر جس حالت
مین وہ روایت انہین کتابون سے مقدوح و مردود ہو چکی اور ابن عباس کے

تو یہہ حلت متعہ سے منقول ہو چکی پھر اوسکا بیان آپکو کیا فائدہ بخشتا ہے آپ معالم التنزیل
بغوی کو تو دیکھئے اور اصل مسئلہ کو جسکے واسطے یہہ روایتین اور قرءتین بنائی
جاتی ہین ملاحظہ کیجیے بغوی نے تو سارے قصہ ہی کو رفع کر دیا ہے اور بروایت
فاروق اعظم صراحتہً رسول اللہ صلعم سے حدیث حرمت متعہ کو روایت کر دیا ہے
اور اہل تشیع کے طعن کو حضرت فاروق اعظم سے بجمیع الوجوہ دفع کر دیا ہے جانے
دیجیے یہہ تو فرمائیے کہ بغوی نے کہان لکھا ہے کہ موافق قرءت اکثر اصحاب کے
یہہ روایت اسطرح سے تھی اور کہان روایت ابن عباس کو تصحیح او تسلیم کیا ہے
آپنے جو بغوی کا حوالہ دیا ہے جہالت مین کہ آپکے دعوی کا تفسیر بغوی مین نشان نہین
پھر حوالہ دینا اوسکا خالی از بہتان نہین اب جناب والا خیال فرمائیے کہ اسوجہ مین
بھی نہ دعوی جناب کا صحیح ہے نہ حوالہ کتب مذکورہ کا صحیح نہ روایت ابن عباس
صحیح پس ثبوت متعہ کا آیت کریمہ سے جو موقوف اس وجہ پر تھا صحیح نہین ہے
چونکہ ہر وجہ آپکے مع اپنے دعوی اور دلیل کے بتمامہا باطل ہے پس ثابت
کرنا متعہ کا آیت کریمہ سے جو موقوف انہین وجہون پر تھا علی الانصاف سے باطل ہے
للہ الحمد عجب ہاتھہ مطالب آئے + اہل حق دشمن اسلام پہ غالب آئے **قولہ** جب
اسقدر علماء اہلسنت نے بیان کیا ہو کہ اس آیت مین **الی اجل مسمی** بھی
تھا تو اب سوائے متعہ کے کچھہ نہین ہو سکتا **اقول** جناب مخاطب نے یہان پر
پھر علماء اہلسنت کا ذکر کیا اور انہین علماء کیطرف جنکو لکھہ چکے ہین اشارہ کرکے
فرمایا جب اسقدر علماء اہلسنت نے بیان کیا ہو کہ اس آیت مین الی اجل مسمی
بھی تھا تو اب سوائے متعہ کے کچھہ نہین ہو سکتا حضرت نہ بگڑتے ہین نہ سمجھاتے ہین
ناحق اٹکل پچو اوڑاتے ہین اسے حضرت آپنے اپنے اس دعوی کی تصدیق مین
کہ یہہ آیت موافق قرءت اکثر اصحاب کے اسطرح سے تھی پانچ عالمون کے نام لکھدئے ۔

پہلے امام رازی دوسرے ثعلبی تیسرے زمخشری چوتہے حاکم پانچوین بغوی ایک اونمین سے شیعی دوسرا معتزلی پہر کیونکر ان سب پر اطلاق علمار اہلسنت کا ہوسکتا ہے معہذا کس مقام پر اونہون نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت موافق قرات اکثر اصحاب کے اسطور سے تہی آپ نے تو اون سے ایک روایت ابن عباس کو نقل کیا ہے جسکو امام رازی نے ہر طرح سے باطل کیا ہے اور بفرض ثبوت اوسکا جواب شافی اور کافی دیا اور ثعلبی نے اونہین حضرت ابن عباس کے رجوع کو قول حلت متعہ سے نقل کیا ہے اور زمخشری نے توبہ ابن عباس کو قول حلت متعہ سے ثابت کیا ہے اور حاکم نے روایت ابن عباس کو بغیر تصحیح کے نقل کیا ہے اور بغوی نے صراحتہً حدیث حرمت متعہ کو بتوسط فاروق اعظم رسول اللہ صلعم سے روایت کیا ہے جہانے دیجئے یہی فرمائیے کہ ان علمار مذکورین نے کہان لکھا ہے کہ اس آیت مین الی اجل مسمی بہی تہا آپ تو اون سے صرف روایت ابن عباس کو نقل کرتے ہین کہ جسکو اونمین سے کوئی مردود و مجروح ٹہراتا ہے اور کوئی بفرض ثبوت اوسکا جواب دندان شکن دیتا ہے اور کوئی رجوع ابن عباس کو قول حلت متعہ سے نقل کرتا ہے اور کوئی ابن عباس کی توبہ کو نسبت حلت متعہ کے ثابت کرتا ہے اور کوئی روایت مذکورہ کو بغیر تصحیح اور اسناد کے لکھتا ہے اور کوئی حرمت متعہ کو صاف وصریح حدیث رسول اللہ صلعم سے ظاہر کرتا ہے پس آپکا یہہ قول بہی کہ جب اسقدر علمار اہلسنت نے بیان کیا ہو کہ اس آیت مین الی اجل مسمی بہی تہا ہر طرح سے لغو وبیہودہ ہے علاوہ برین ہم نے بشرح وبسط بیان حرمت متعہ مین ثابت کردیا ہے کہ اگر اس آیت مین الی اجل مسمی بہی تسلیم کرلیا جاوے تب بہی متعہ ثابت نہین ہوسکتا منشاء فلیرجع الیہا **قولہ** اور صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ عطا کہتا تہا کہ جابر ابن عبد اللہ واسطے بجالانے

عمرہ کے مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور لوگ اون سے مسائل پوچھتے تھے یہانتک کہ متعہ کو بہی پوچھا تو اونہون نے فرمایا کہ استمتعنا علی عہد رسول اللہ وابی بکر وعمر یعنے متعہ کیا ہم نے زمانہ رسولخدا صلعم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ مین یعنے جب تک کہ عمر نے منع نہین کیا تہا اور ابوزبیر نے مجھکو خبر دی ہے کہ کہتا تہا۔

سمعت جابر بن عبد اللہ یقول کنا نستمتع بالقبضہ من التمر والدقیق الایام علی عہد رسول اللہ صلعم وابی بکر حتی نہی عمرؓ عمرو بن الحریث یعنی سنا مین نے جابر کو کہتا تہا کہ متعہ کرتے تہے ہم ساتہ ایک مٹہی خرما اور آٹے سے دنون معین تک زمانہ مین رسول خدا صلعم اور ابوبکر کے یہانتک کہ منع کیا عمر نے عمرو بن الحریث کو اقول جناب والا یہہ آپ کیا قہر کرتے ہین کہ جو آنکہین بند کرکے ایسی روایتین نقل کر دیتے ہین حضرت نہ آپ روایتون کو دیکہتے ہین نہ اون کے مضمون کو سمجہتے ہین نہ ماضی اور مضارع کے صیغون کو پہچانتے ہین ناحق غلط بحث کرنے کو بیٹہہ گئے ہین ایجناب برائے خدا اگر بہرت پور مین کوئی منشعب خوان ہو تو تکلیف فرماکر میری خاطر سے اوس سے اسقدر پوچہہ لیجیے گا کہ استمتعنا اور کُنّا ماضی کے صیغہ مین یا مضارع کے اور ماضی زمانہ گذشتہ پر دلالت کرتا ہے یا حال واستقبال پر دیکہیے کہ حضرت جابر ابن عبد اللہ روایت اوسکے جواز کی زمانہ گذشتہ مین بیان کرتے ہین اور اسمین ہم کب کلام کرتے ہین ہم بہی تو یہی کہتے ہین کہ بعض اوقات مین بوجہ ضرورت داعیہ کے بطریق تعامل جاری ہوا تہا اور بعد اوسکے رسول اللہ صلعم نے حرام فرمایا البتہ بعض صحابہ کو بعض مدت تک اطلاع اوسکی حرمت کی نہین ہوئی پس جابر یا بعض اصحاب دیگر ہزارہا بلکہ ایک لاکہہ کئی ہزار صحابہ پیغمبر صلعم مین سے جو گنتی مین دو تین ہوتے ہین متعہ کرتے تہے حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ یہہ فعل اونکا مدت معلومہ تک بوجہ عدم اطلاع کے بعد تحریم متعہ کے تہا لیکن بسبب عدم شہرت حرمت

اطلاع نہ تہی اور ایسا بعض اصحاب کو بعض امور مین واقع ہوگیا ہے کہ بعض امور کی اطلاع نہین ہوئی اور جب مطلع ہوئے تب دست کش ہوگئے جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو معوذتین کے کلام اللہ شریف مین ہونیکی اطلاع نہ تہی چنانچہ اوستاد کلینی نے تفسیر اہلبیت مین ابی بکر حضرمی سے روایت کی ہے ۔ قال قلت لابی جعفر ان ابن المسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی یقول انما فعل ذلک ابن مسعود برائه وهما من القران یعنے راوی کہتا ہے کہ مین نے حضرت ابو جعفر سے پوچھا کہ ابن مسعود معوذتین یعنے فلق اور ناس کو قرآن شریف سے مٹاتے تہے فرمایا آپ نے کہ میرا باپ کہتا تہا کہ یہہ فعل ابن مسعود کا اپنی راے سے تہا اسکی اصل نہین معوذتین قرآن مین سے ہے خیال کیجیے کہ جب اتنے بڑے صحابی جلیل القدر کو ایسا امر عظیم نہ معلوم ہو تو اگر جابر یا بعض صحابہ دیگر کو کسی امر کی حرمت وحلت کی اطلاع نہو تو کیا تعجب ہے دور آپ کیون جاتے ہین جناب مرتضوی کے حال کو تو اپنی کتب اربعہ مین ملاحظہ کیجیے کہ حضرت کو باوجود علم ما کان وما یکون اور صحابیت وخلافت اور معصومیت کے بہی بعض مسائل کی حقیقت سے اطلاع نہ تہی اور خلاف مسائل فقہہ کے فتوی دیتے تہے اور حکم فرماتے تہے اور اونکی ممنوعیت شرعیہ سے مطلع نہ تہے چنانچہ ابن بابویہ نے من لایحضرہ الفقیہ مین روایت کیا ہے ان علیا کان یامر باقامة حد السرقة علی الصبی قبل ان یحتلم یعنی تحقیق علی حکم کرتے تہے ساتھ حد مارنے کے چوری مین لڑکے پر قبل اس بات کے کہ بلوغ کو پہونچے حالانکہ نابالغ پر شرعاً حد کسیطرح سے جاری کرنا جایز نہین چنانچہ جامع عباسی باب اٹھارہوین بیان حدود مطلب اولمین ملاحظہ کیجیے مطلب اول دربیان اقسام حدود ودران چہاردہ است ودران چند فصل ست فصل اول دربیان قسم اول از اقسام

حد دو و آن بریدن دست راست است در مرتبہ اولے و پاے چپ در مرتبہ ثانیہ وحبس مخلد در مرتبہ ثالثہ وکشتن در مرتبہ چہارم واین در دزدی کردنست وشروط آن چہاردہ است اول آنکہ دزد بالغ باشد چہ اگر طفل دزدی کند اورا تادیب باید کرد وبعضے از مجتہدین گفتہ اند کہ در مرتبہ اولے دزدی را از طفل عفو باید کرد اب جناب مخاطب لحاظ فرماوین کہ حضرت ابن مسعود سے صحابی جلیل القدر کو سورہ فلق اور سورہ ناس کے کلام اللہ شریف مین داخل ہونے کی اطلاع نہ تھی اور جناب امیر کرم اللہ وجہہ کو باوجود علم ما یکون و ما کان کے اس مسئلہ کی خبر نہ تھی کہ جسمین صدہا بچہ ناقص الاعضا ہوگئے ہون گے اگر حضرت جابر یا بعض صحابہ کو متعہ کے ممنوع ہونے کی اطلاع نہو توکیا الزام اہلسنت پر عاید ہوتا ہے اور اگر آپ خواہ مخواہ ہمارے عذر کو مسموع نفرماوین توموافق قول ابن مسعود کے معوذتین کو قرآن سے محو کیجیے اور موافق فتوی اور حکم جناب مرتضوی کے حد کو نابالغ پر جاری کیجیے آپ کیون یہہ روایت صحیح مسلم سے کہ جسمین صرف عدم اطلاع بعض صحابہ کو حرمت متعہ مین لکھاہے نقل کرتے ہین صراحتاً حدیث کو حرام ہونے متعہ مین اوہی صحیح مسلم مین کیون نہین دیکھتے چنانچہ سبرہ جہنی سے روایت ہے انہ غزی مع النبی یوم فتح مکۃ قال فاقمنا بھا خمسۃ عشر یوما فاذن لنا رسول اللہ فی متعۃ النساء فلم یخرج حتی نہنا عنھا یعنے اوس نے جہاد کیا حضرت کے ساتھ فتح مکہ مین کہا کہ ہم پندرہ دن تک وہان رہے اس عرصہ مین حضرت نے ہمکو پروانگی متعہ کی دی جب وہان سے چلنے لگے تو آپ نے متعہ کو حرام کیا اور تفسیر مظہری مین صحیح مسلم شریف سے یہہ حدیث منقول ہے وروی مسلم عن سلمۃ ابن الاکوع قال رخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام اوطاس ثلاثا ثم نہنا عنھا یعنی رخصت

دی واسطے ہمارے رسول اللہ صلعم نے عام اوطاس مین تین دن پہر منع کیا ہمکو
اوس سے پس آپ ان صریح حدیثون کو چہوڑکر بعض صحابہ کے فعل کو کہ جو عدم اطلاع
کیوجہ سے تہا کیون ڈہونڈہتے پہرتے ہو اس سے تو نہ اہلسنت پر الزام آسکتا ہے
اور نہ آپکے مفید مدعا ہو سکتا ہے **قولہ** اور عینی شارح صحیح بخاری نے ابو سعید خدری
اور جابر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تہے انا تمتعنا الی نصف خلافة عمرؓ حتی
منع عمر والناس فی شان عمرو ابن الحریث یعنی تحقیق متعہ کیا ہم نے یہانتک
کہ منع کیا عمر نے آدمیونکو بیچ شان عمرو ابن الحریث کے **اقول** جناب والا یہہ تو وہی
روایت ہے جسکو آپ نے صحیح مسلم کیطرف منسوب کیا ہے گو الفاظ مین کچہہ تہوڑا سا
تغیر واقع ہوگیا ہے مگر مضمون دونون کا متحد اور مفہوم دونون کا واحد ہے اونہین
حضرت جابر کی روایت ہے تمتعنا صیغہ ماضی اس روایت مین بہی وارد ہے
اور ہم اسکی نسبت پہلے عرض کر چکے ہین کہ اوسکے جواز مقید بعض اوقات مین کلام
نہین اور بعضے صحابہ بوجہ عدم اطلاع حرمت کے مرتکب اس امر کے بعض مدت تک رہے
اور یہہ بات نہ ہمکو مضر ہے اور نہ آپکو مفید ہے کاش اگر آپ حضرت جابر ہی سے فتوی
جواز کا نقل فرماتے تب بہی قابل غور تہا کیونکہ صرف روایت اوسکے جواز کے زمانہ
گذشتہ مین مستلزم فتوی جواز کو حال واستقبال مین نہین ہے قاعدہ مسلمہ فریقین
ہے کہ روایت کرنا راوی کا مستلزم فتواے راوی کو نہین ہوتا بارقة ضیغمیہ
کو ملاحظہ کیجئے اور اوسمین مجتہد المتشعین کے کلام کو دیکہئے روایت کردن چیزی
مستلزم فتواے راوی بمضمون آن نیست جناب مخاطب شروح صحیح بخاری کو ملاحظہ
کیجئے کہ اونہین حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت موجود ہے کہ متعہ
بعینہ زنا ہے چنانچہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری المشہور بقسطلانی مین بروایت
بیہقی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہہ حدیث مروی ہے کہ انہ سئل

عن المتعة فقال هی الزنا بعینه یعنی حضرت امام جعفرؑ صادق سے لوگون نے حال متعہ کا پوچھا آپنے فرمایا کہ بعینہ زنا ہے آپ کیون صریح فتاوا ے ایمہ کو شرح صحیح بخاری مین چھوڑکر اخبار بعض صحابہ کو کہ جنمین نہ ہمکو مضرت اور نہ آپکو منفعت بلکہ ہمارے موید مقصود ہین نقل کرتے ہین **قولہ** اور جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور مین اور محمد بن جریر طبری نے اپنی تفسیر مین اور نیشاپوری نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ لولا ان عمر نهی عن المتعة ما زنی الا شقی یعنے اگر یہہ بات نہوتی کہ تحقیق عمر نے منع کیا ہے متعہ کرنے سے تو سواے شقی کے کوئی زنا نکرتا **اقول** جناب والا پھر کتب غیر مستندہ پر آکر گر پڑے اور اون سے بھی روایت شاذہ نقل کرنے لگے۔ اول اس روایت کے شذوذ کو ملاحظہ کیجئے اور اوسکے غیر صحیح ہونے پر اجماع امت کو دیکھیے مولانا عفیف الدین حسینی معاصر امام فخر الدین رازی نے رسالہ متعہ مین اس روایت پر اسطرح تعرض فرمایا ہے۔ فكيف يقاومه رواية محمد ابن جرير الطبري التي اجمعت الامة على شذوذها یعنے کیونکر اعتماد کیا جاوے اوس روایت پر جسکو محمد بن جریر الطبری نے لکھا ہے اسواسطے کہ اجماع کیا امت نے اوسکے شذوذ پر اسے جناب جس روایت کے شاذ ہونے کی اہلسنت نے تشریح کر دی ہے اور جسکے غیر معتمد اور مستند ہونے کی تصریح کر دی ہے اوسکا نقل کرنا کتب غیر مستندۂ اہلسنت سے کیا کام آسکتا ہے اب آپ تفسیر ابن جریر طبری کی نسبت بستان المحدثین رسالہ اصول حدیث مین ملاحظہ کیجئے صاحب بستان المحدثین نے تفسیر ابن جریر کو طبقہ رابعہ مین داخل کیا ہے اور طبقہ رابعہ کی نسبت لکھا ہے طبقہ رابعہ احادیثی کہ نام ونشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود ومتاخران آنرا روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند وآنہارا اصلی نیافتند یا یافتند ودران قدحی وعلتی

دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا را بر ترک روایت آنہا وعلی کل تقدیر این احادیث
قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملی بآنہا تمسک کردہ شود۔ اور حسبحالت
مین کہ ہم تفسیر در منثور سے روایات صحیحہ حرمت متعہ مین کہ جو مطابق احادیث صحاح ستہ
کے ہین اور موافق تفاسیر معتمدہ مثل تفسیر کبیر وغیرہ کے ہین نقل کر چکے ہین تو اب نقل
کرنا ایسی روایت کا کہ جسکے شذوذ پر اجماع امت کا واقع ہے اور جسکے راوی طبقہ
رابعہ مین داخل ہین اور جسکا مضمون مخالف اور مغایر احادیث ستہ اور مباین
اور متناقض احادیث قطعیہ اور روایات یقینیہ جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ
کے واقع ہے کیونکر کافی ہو سکتا ہے باقی رہی تفسیر نیشاپوری سو اوسمین سے آپنے
اس روایت کو کہ جسکا شذوذ مجمع علیہ ہے نقل کر دیا اور جو کہ صاحب تفسیر نیشاپوری
نے اصل مسئلہ متعہ کی نسبت لکھا ہے چھوڑ دیا دیکھیئے کہ صاحب تفسیر نیشاپوری
نہ ایک جگہہ بلکہ متعدد جگہہ سواد اعظم امت سے حرمت متعہ کو نقل کرتے ہین چنانچہ
اوسی تفسیر نیشاپوری مین لکھتے ہین ثم السواد الاعظم من الامۃ الی انہا صارت
منسوخۃ یعنی سواد اعظم امت سے طرف اس بات کے گئے ہین کہ متعہ ہو گیا ممنوع
اور حرام اور ایک مقام پر فرماتے ہین قال اکثر علماء الامۃ ان الآیۃ فی النکاح
الموبدۃ فرمایا اکثر علماء امت نے تحقیق آیت فما استمتعتم بہ نکاح موبدہ کے
ہے نہ متعہ مین پس روایت شاذہ سے الزام دینا اہلسنت کو لایق مسموع اور قابل
قبول نہین افسوس کہ آپ کو اپنی کتابون کی بہی خبر نہین نزہہ اثنا عشریہ کو دیکھیئے
صاحب نزہہ لکھتے ہین قولہ لیکن صاحب تحفہ ذکر کردہ شاذ و متروک است مناط
اعتراض بر فرقہ نمی تواند شد۔ قہر تو یہہ ہے کہ آپ کو اپنی کتب اربعہ کی بہی تو
خبر نہین ہے کہ جن پر مدار مذہب تشیع کا ٹہر گیا ہے اور جنکا صحیح ہونا متفق علیہ
طائفہ ہو چکا ہے اونمین سے تہذیب کو دیکھیئے اوسمین امام اعظم شیعہ بعد نقل حدیث جمیل کے

لکہتا ہے فهذا الخبر شاذ مضاد لما قدمناه من الاخبار کثیرة ولا نعرض بما هذا حکمه علی ما تقدم من الاخبار یعنی یہہ خبر شاذ ہے مخالف ہے اخبار کثیرہ کے نہین اعتماد کیا جاویگا اسکے حکم پر پس جبکہ رئیس الطایفہ تہذیب مین کہ جو کتب اربعہ سے ہے خبر شاذ کو نقل کرکے غیر معتمد ٹہراتا ہے تو ہم کیونکر کتب غیر صحاح سے بلکہ اون کتابون سے کہ جو طبقہ رابعہ مین داخل ہین روایت شاذہ کو کہ جسکے شذوذ پر اجماع ہے اور خود اونہین علماء مذکورین کی کتابون کی روایات کثیرہ صحیحہ کے مخالف ہے تسلیم کرسکتے ہین اور اگر ہم تفسیر ابن جریر وغیرہ کے عدم اعتماد کیطرف خیال نکرین اور غیر استناد کیطرف لحاظ نکرین بلکہ اونکو ہم برابر و ہمپایہ کتب صحاح کا سمجھین تب بہی اوسمین موجود ہونا روایت شاذہ کا واجب العمل نہین ہوسکتا جیسا کہ ہم نے تہذیب سے نقل کیا اگر آپکو اوسپر تسکین نہو تو صوارم مصنفہ مجتہد لکہنوی مین اس عبارت کو مطالعہ کیجئے وما نمی گوئیم کہ ہر یک از احادیث کلینی گو روات آن ضعیف ومجروح باشد قطعی الصدور اند پس جبکہ کلینی مین روایات ضعیفہ غیر معمول بہا موجود ہین تو ایسی کتابون مین کہ جو طبقہ رابعہ مین داخل ہین روایت شاذہ کا موجود ہونا لایق لوم ہے اور قابل عمل نہین ہوسکتا جناب والا یہہ تو ارشاد کیجئے کہ آپ نے یہہ روایت شاذہ کونسے قاعدہ پر اپنے رسالہ مین داخل فرمائیے آیا موافق قواعد مذہب اہلسنت کے یا مطابق قانون مذہب اہل تشیع کے - ہمارے نزدیک تو دونون مذہبون کے قواعد پر غلط ہے کیونکہ اہلسنت کے یہان یہہ روایت شاذ و مجروح اور مقدوح ہے اور روایت شاذہ سے الزام لگانا اہل سنت پر موجب جہالت اور باعث غباوت ہے قانون اور مذہب اہل تشیع پر بہی اس روایت سے اعتراض کرنا اہلسنت پر لغو و بیہودہ ہے نزہۃ اثنا عشریہ کو دیکہئے صاحب نزہہ لکہتے ہین کہ شاذ متروک مدار اعتراض کا نہین ہوسکتا کیا بہول گئے آپ کتب اربعہ کو کہ رئیس الطایفہ تہذیب مین احادیث

شاذہ کو نقل کرکے بوجہ مخالفت اخبار کثیرہ کے غیر معتمد ٹہراتا ہے اور کیا یاد نرہا آپکو
مجتہد لکھنوی کا قول صوارم مین کہ بعض احادیث کلینی کو غیر قطعی الصدور بتلاتا ہے پس
ایسی روایت کا پیش کرنا کہ جو کتب غیر صحاح ستہ مین اور غیر صحاح سے بہی غیر مستندہ
مین اور غیر مستندہ سے بہی روایات غیر صحیحہ مین اور روایات غیر صحیحہ سے بہی روایات شاذہ مجمع علیہا مین ہے کیا
کام آسکتا ہے اور کون عاقل اسکو سن سکتا ہے قولہ اور ابن اثیر نے نہایہ مین لکہا ہے اور ابن عباس سے روایت کی ہے
ما کانت المتعة الا رحمة رحم اللہ بہا امة محمد رسول اللہ صلی اللہ
وسلم ولولا نہیہ عنہا ما زنی الا شقی ای قلیل یعنے نہ تہا متعہ مگر رحمت کہ رحم
کیا تہا خدا تعالے نے ساتہہ اوسکی امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اور اگر نہ منع کرتا اوس
سے عمر تو نہ زنا کرتا مگر شقی یعنے تہوڑے آدمی اقول جناب مخاطب آپ تو کتب
لغت کو بگڑنے لگے اور اونکی پناہ ڈہونڈہنے لگے اور ترجمہ روایت مین اپنی
خواہش نفسانی کو ملانے لگے اے حضرت آپ کسی سے پوچہہ لیجئے کہ نہایہ ابن اثیر
کا کس فن مین ہے اور کیا اوسمین بیان ہے جناب سامی یہہ نہایہ ابن اثیر کا
فن لغت حدیث مین ہے چونکہ اونکو حل کرنا لغات حدیث کا منظور ہے اسواسطے
اونکو تنقید اور تصحیح نفس احادیث کا خیال نہین بلکہ صرف حدیث کو نقل کرکے اوسکے
لغات کو بیان کرتے ہین عام ہے اس سے کہ صحیح ہو یا مجروح شاذ ہو یا مقدوح جیسا
کہ صاحب مجمع البحار اور فتح الباری شرح صحیح بخاری نے فرمایا ہے کہ احادیث
اسکی قابل احتجاج نہین جب تک کہ اسناد معتمد اور شاہد معتبر نپایا جاوے اور
قطع نظر اسکے یہہ روایت ابن عباس کی ہے اور رجوع اور توبہ ابن عباس کو
ہم تفسیر کبیر امام فخرالدین رازی اور تفسیر در منثور جلال الدین سیوطی اور تفسیر ثعلبی
شیعی اور تفسیر زمخشری معتزلی سے نقل کرچکے ہین پہر تو یہہ ہے کہ آپ اپنے بیان
کی کتابونکو بہی تو ملاحظہ نہین کرتے دیکہئے کتاب محاسن مین حضرت امیرالمومنین سے

روایت موجود ہے کہ فرمایا حضرت نے ابن عباس سے کہ تم ایک مرد عیاش ہو تحقیق
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کردیا متعہ سے عبارت اوسکی یہہ ہے۔
قال لابن عباس انك رجل تائه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی
عن المتعة اسی مباحثہ کے بعد آپنے اقرار ممنوع ہونے متعہ کا فرمایا جیسا کہ امام
رازی نے کبیر مین لکھا ہے بانه اقر صارت منسوخة اور اسیواسطے زمخشری
نے اور امام رازی نے اونکی توبہ کو حالت نزع مین اسطرح سے نقل کیا انه قال
عند موته اللهم انی اتوب الیك من قولی فی المتعة اور یہی وجہ ہے کہ حضرت
ابن عباس بد دعا کرتے تھے اون لوگون پر کہ جو مشہور کرتے تھے حضرت کے فتوی
کو عموماً حلت متعہ مین بلکہ فرماتے تھے کہ مین نے تو یہہ کہا تھا کہ وہ حلال ہے واسطے
مضطر کے جیسا کہ حلال ہے مردہ اور خون اور گوشت سور کا اوسکو امام فخر الدین
رازی نے اس روایت کو اسطرح سے لکھا ہے ان الناس لما ذکروا الاشعار
فی فتیا ابن عباس فی المتعة قال ابن عباس قاتلهم الله انی ما افتیت
باباحتها علی الاطلاق لکنی قلت انها تحل للمضطر کما تحل المیتة
والدم ولحم الخنزیر له اگر جناب مخاطب حضرت ابن عباس کی توبہ کو نہ تسلیم
فرماوین اور اونکے رجوع کا بھی نہ خیال کرین اور خواہ مخواہ اونکے فتوی پر کہ جو
قبل توبہ اور رجوع کے دیتے تھے اڑے رہین تو گوشت سور اور مردار اور خون کو
بھی حلال فرماوین علاوہ برین اس روایت مین صیغہ نہی کا موجود ہے اور مرجع
اوسکا اسم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکور ہے آپ نے ترجمہ مین
کہان سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نام ملا دیا غایت ما فی الباب یہہ کہ
حضرت ابن عباس اپنا تاسف ممنوعیت متعہ پر ظاہر فرماتے ہین اور یہہ مقتضائے
بشریت ہے ورنہ اجرائے احکام اور اونکی منسوخیت مین ہر طرح سے امت

رسول اللہ صلعم پر رحم ہے فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ جناب والا ان
سب باتون کو جانے دیجیے اور نہایہ کا فن لغت مین ہونیکا بھی لحاظ نہ کیجیے اور
حضرت ابن عباس کے فتوی کا بھی مثل حلت سور کے خیال نہ کیجیے اور اونکے اقرار
کرنیکا بھی متعہ کے حرام ہونے پر لحاظ نہ کیجیے اور اونکی توبہ کو بھی قول حلت متعہ سے
تسلیم نہ کیجیے اسی روایت ابن اثیر پر فیصلہ کیجیے آنکھین کھولکر دیکھیے کہ یہہ روایت
ہمارے مسلک اور دعوی کے مطابق ہے یا آپکے قول کے موافق میان مجتہد صاحب
اس روایت مین نہی صیغہ واحد مذکر غایب ماضی کا واقع ہے اور مرجع ضمیر ہوگا
محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین نہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پس منسوخ کرنے والے
اور حرام فرمانے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین نہ حضرت فاروق اعظم
آپ اپنی تا بایت سے عبارت عربی مین تو تحریف نہ فرما سکے مگر ترجمہ اردو مین موافق
خواہش نفسانی کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام ملا دیا اور یہی ہمارا مسلک ہے
حرم رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ والمتعۃ
قولہ اسطرح کی روایتین اہلسنت کی کتابون مین کثرت سے ہین لیکن واسطے اختصار
کے اسیقدر لکھی گیئین **اقول** آپنے صرف متعہ کی نسبت تین روایتین نقل کین
ایک روایت مجہول غیر سواد اعظم امت کی جسمین لفظ ثم نسخت کا بھی موجود ہے
جو ہمارا موید دعوی ہے اور دوسری وہ روایت ہے کہ جسمین بعض صحابہ نے بوجہ
عدم اطلاع کے مدت معلومہ تک ارتکاب اس امر کا کیا اور تیسری روایت شاذہ
کہ جسکے شذوذ پر موافق قول علامہ عفیف الدین جنسے معاصر امام فخر الدین رازی
کے اجماع امت نے کیا ہے باقی رہی روایت ابن اثیر کی وہ قطعًا ہمارے مفید
مدعا ہے جناب سامی کی زبان پر کثرت اور اکثر کا لفظ بہت چڑھا ہوا ہے وجہ
اولے مین تین مفسرون پر اکثر مفسرین اہلسنت کا اطلاق فرمایا اور وجہ ثانیہ مین

دو صحابہ پر اکثر اصحاب کا حکم لگایا اور اس مقام پر صدہا بلکہ ہزار ہا احادیث سے
دو تین حدیثون پر کثرت کا لفظ فرمایا **قولہ** اور ان روایتون سے معلوم ہوا کہ
متعہ بحکم خدا مباح تھا لیکن عمرؓ نے اپنی خلافت مین اوسکو اپنی راے سے منسوخ کردیا
اور رسولخدا صلعم کے زمانہ مین وہ منسوخ نہوا تھا چنانچہ روایات مذکورہ سے
ثابت ہوا **اقول** روایت مجہولہ مین ہی لفظ ثم نسخت کا موجود ہے کہ جو
رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین متعہ کے حرام ہونے پر دال ہے اور روایت ثانیہ
مین عدم اخبار صحابہ مذکور ہے اور روایت ثالثہ مین البتہ ممنوعیت حضرت فاروق
اعظم کیطرف منسوب ہے لیکن وہ متکلم فیہ اور شاذ باجماع ہے **قولہ** اور تفسیر کبیر مین
اور تفسیر ثعلبی مین عمران ابن حصین سے روایت ہے کہ کہا کہ نزلت آیۃ المتعۃ
فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدہا آیۃ تنسخہا وامرنا بہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتمتعنا متعۃ ومات ولم ینہی عنہا ثم قال رجل برائ
یعنے کہا عمران ابن حصین نے کہ نازل ہوئی آیت متعہ کی کتاب خدا مین اور نہ نازل
ہوئی بعد اوسکے کوئی ایسی آیت کہ منسوخ کردے اوسکو اور حکم کیا تہا ہمکو ساتھہ
اوسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور متعہ کیا ہم نے ساتھہ اوسکے یعنی زمانہ
مین اون حضرت کے اور وفات پائی اوس حضرت نے اور نہ منع کیا اوس متعہ
سے پہر کہا ایک مرد نے ساتھہ راے اپنی کے یعنی عمر نے متعہ کو حرام کردیا **اقول**
اب تو جناب مخاطب ایک ایک روایت کو دو دو جگہہ لوٹ پوٹ کر لکہنے لگے جناب والا
یہہ تو وہی روایت ہے جسکو آپ نے پہلی وجہ مین پہلے ہی قایم کیا ہے اور اسی
تفسیر کبیر ہی سے نقل کیا ہے ہم اس روایت کا حال اور اوسکی نسبت آپ کا
مقال اور اوسکا رد تام وکمال تردید وجہ اولے مین لکہہ چکے ہین کہ امام
فخر الدین رازی نے خود تفسیر کبیر مین اس روایت کو بے اعتبار اور بے اعتماد

ٹھرایا ہے اور مذہب سواد اعظم امت کا حرمت متعہ پر نقل فرمایا ہے اور اباحت متعہ
کو مذہب اہل تشیع کا ٹھرایا ہے علاوہ برین یہہ بھی ہم لکھہ چکے ہین کہ یہہ روایت عمران
ابن حصین کی متعة الحج کی ہے نہ متعة النساء کی جیسا کہ صحیح بخاری
شریف اور صحیح مسلم مین موجود ہے بس آپکا متعة النساء مین پیش کرنا بمقابلہ
اہلسنت بے سود ہے اور ثعلبی شیعی ہے قول اوسکا ہمپر حجت نہین تاہم روایات
حرمت سے تفسیر اوسکی خالی نہین ہے **قولہ** اور عمر نے جو متعہ کو منع کیا ہے تو اونکے
منع کرنیکی روایتین کتب اہلسنت مین کسی طرح کی مرقوم ہین بعضی روایت لکھتا
ہون اور دنکو اوسپر قیاس کرلینا چاہیے **اقول** آپنے جو روایت نقل کی ہے اوسمین
لفظ انھی اور احرم کا مذکور ہے چونکہ اہل تشیع اپنی خوش فہمی سے ان لفظون سے ممانعت
متعہ کی بالاستقلال نسبت کرتے ہین طرف فاروق اعظم کے اسوجہ سے اپنی اس
روایت کو نقل کیا اور اون روایتون کو اہلسنت کی کہ جنمین حضرت فاروق اعظمؓ
نے صراحتہً فرمایا ہے وقد نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منع کیا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے جیسا کہ ہم معالم بغوی سے نقل کر چکے ہین
اپنے مدعا کے مخالف سمجھکر چھوڑ دیا **قولہ** کتب احادیث صحاح مین اور تفسیر کبیر وغیرہ
مین لکھا ہے کہ روی ان عمر قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین فی
عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا انهی عنهما متعة الحج ومتعة
النساء یعنی روایت کیگئی ہے اسطرح کہ تحقیق عمر نے کہا اوپر منبر کے کہ دو متعہ تھے
مشروع یعنی حلال زمانہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم مین اور مین منع کرتا ہون
اون دونون سے ایک تو متعہ حج ہے دوسرا متعہ زنان **اقول** اس روایت کا
حوالہ کرنا کہ جسمین لفظ مشروعتین کا موجود ہے طرف کتب صحاح کے محض افترا و بہتان
ہے ہرگز روایت صحاح ستہ مین لفظ مشروعتین کا نہین ہے اور صاحب تفسیر کبیر نے

نے خود اس امر کی تشریح کر دی ہے کہ اوسکے مباح اور مشروعیت مین ایک وقت
خاص مین کلام نہین مگر ہم یہہ کہتے ہین کہ بعد کو وہ حرام و ممنوع ہوگیا پس جسحالت مین
کہ متعہ آیات قرآنیہ سے حرام ہو چکا اور احادیث رسول اللہ صلعم سے ممنوع ٹہر چکا
تو پہر اوسکی ممانعت کی نسبت اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف کی تو
کیا قباحت ہوئی اونکی تو شان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے موافق
آیات قرآنی کی ٹہری ہوئی ہے جیسا کہ فرماتا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس
تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر یعنی اے محمد صلعم کے یارو تم بہترین
امت سے ہو جو لئے گئے ہو آدمیون کے لئے۔ حکم کرتے ہو نیک باتون کا اور
روکتے ہو بری باتون سے مجتہد المتشیعین تفسیر مجمع البیان مین اس خطاب کو امت
رسول اللہ کے واسطے عموماً اور صحابہ کرام کے واسطے خصوصاً روایت کرتے ہین
عبارت اوسکی یہہ ہے واختلف فی المعنی بالخطاب فقیل ہم المہاجرون
خاصۃ وقیل ہو خطاب للصحابۃ ولٰکنہ یعم سائر الامۃ یعنے بعضون
سے روایت ہے کہ مراد اس خطاب سے صرف مہاجرین ہین اور بعضون سے روایت
ہے کہ مراد کل صحابہ ہین لیکن تمام امت کو شامل ہے پس جبکہ صحابۂ رسول اللہ ناہی
عن المنکر اور آمر بالمعروف موافق حکم خدا قرار پاچکے پس اگر حضرت عمر فاروق
نے کہ وہ مہاجرین مین بہی داخل تہے اور عموماً اصحاب اور تمام امت مین شامل لفظ
النہی کا اپنے نسبت فرمایا اور متعہ منکرہ سے لوگونکو روکا تو کیا قباحت لازم آئی
قولہ اور بعضے روایت مین اہلسنت کی آیا ہے کہ عمر نے کہا انا احرمہما
واعاقب علیہما یعنے مین حرام کرتا ہون اون دونون کو اور عذاب کرتا ہون
اون دونون پر اقول افسوس ہے کہ قول فاروق اعظم کو جسمین لفظ اُحَرِّمُ کا
مذکور ہے واسطے اعتراض کرنیکے اور اپنی قابلیت جتانیکے نقل کرنے لگے اور قول

ایمہ کو جسمین لفظ محرمون کا موجود ہے بہول گئے نہ آپ استعمال الفاظ سے واقف
ہین نہ محاورہ عرب سے اہر صرف سنے سنائے ڈہکوسلے پیش کردیا کرتے ہوا ے
جناب مقصود لفظ احرمہما سے اخبر عن حرمتہما ہے یعنی خبر دیتا ہون مین
دونون متعون کے حرام ہونے سے یعنی ایک متعۃ النسا سے کہ جسپر آیات قرآنی
اور احادیث رسول ربانی نسبت حرمت کے واقع ہین اور دوسرا اوس متعۃ الحج
سے کہ طواف کے بعد اگر ہدیہ میسر نہو تو افعال عمرہ کے بجا لاکر حج کو فسخ کردین کہ اسپر
بہی آیت کریمہ اتموا الحج والعمرۃ للہ نازل ہوئی ہے اگر آپ خواہ مخواہ احرم
کے معنی اخبر عن حرمتہما نہ لیوین تو جواب دیجیے اس قول ایمہ کا کہ جو منہج
قول کتب اربعہ مین ہے نحن المحللون حلالہ والمحرمون حرامہ یعنے
ہم حلال کرتے ہین اوسکے حلال کو اور حرام کرتے ہین اوسکے حرام کو جو قول فاروق
اعظم مین احرم مذکور ہے وہی قول ایمہ مین محرمون موجود ہے پس مقصود
یہہ ہے کہ ایمہ علیہم السلام فرماتے ہین کہ ہم خبر دیتے ہین اللہ کی حلال کی ہوئی چیزونکی
حلت سے اور ہم خبر دیتے ہین اللہ کی حرام کی ہوئی چیزونکی حرمت سے بہی حضرت
فاروق اعظم فرماتے ہین کہ مین اون دونون کی حرمت سے خبر دیتا ہون اور
اگر خواہ مخواہ اپنی ہٹ دہرمی سے آپ باز نہ آوین تو ملاحظہ کرین حسام مین کہ مجتہد
لکھنوی اسی قول ایمہ کے تحت مین لکھتے ہین یعنے در عہدہ جناب ایمہ است کہ آن
اخبار فرمایند قولہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ دونون متعہ رسول خدا صلعم کے
زمانہ مین حلال تہی اور منسوخ نہین ہوئی تہی لیکن عمر نے اونکو حرام کردیا اقول نہ یہہ
امر اس روایت سے ثابت ہوتا ہے نہ حضرت فاروق اعظم کا یہہ منصب تہا کہ کسی
چیز کو خود حرام کردین البتہ اہل تشیع کے نزدیک ایمہ کا یہہ مرتبہ تہا کہ جس چیز کو چاہتے
تہے حلال کردیتے تہے اور جسکو چاہتے حرام چنانچہ حسام مین مجتہد لکھنوی نے ایمہ

کی نسبت یون لکہا ہے فھم یحلون ما یشاؤن یعنی ایمہ جس چیز کو چاہتے ہین
حلال کر دیتے ہین اور اسکی تفسیر اوسی حسام مین باقر مجلسی سے یون نقل کی ہے
ظاھرہ تفویض الاحکام یعنی ظاہر اوسکا سپرد کرنا احکام کا ہے ایمہ کو
قولہ اور علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ملا سعید الدین تفتازانی نے شرح
مقاصد مین لکہا ہے کہ ان عمر صعد المنبر وقال ایھا الناس ثلث کن
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا انھی عنھن واحرمھن
واعاقب علیھن متعۃ الحج ومتعۃ النساء وحی علی خیر العمل **اقول**
چونکہ اس روایت کا ترجمہ لفظی آپکے مدعی کے منافی تھا اسوجہ سے اوسکو اوڑا کر
صرف اپنے مطلب پر اکتفا کے معلوم نہین کہ یہہ فقرہ کہ جو رسولخدا کے زمانہ مین حلال
تھین کس لفظ کا ترجمہ اور مطلب ٹھرایا گیا اگر ثلث کن کا قرار دیا گیا تو اون الفاظ
سے صرف وجود ثابت ہوتا ہے اور وجود کسی چیز کا عہد آنحضرت مین نہ استحقاق
کو لازم ہے اور نہ وصف حلت کو مستلزم اور اگر انھی اور احرم کو قرینہ اس
امر کا قرار دیا تو ہم بتفصیل بیان کر چکے کہ انھی اور احرم ہرگز اس امر کو مستلزم
نہین ہین کہ رسول اللہ صلعم نے مشروع فرمایا تھا اور حضرت عمر نے بنفسہ حرام کر دیا
افسوس ہے کہ آپ نے اس روایت کو تو شرح مقاصد سے نقل کیا اور اسکے آگے
سے علامہ تفتازانی کے جواب کو چھوڑ دیا اب سمجھ لیجئے کہ اونہون نے اسکا جواب
اسطرح سے دیا ہے والجواب ان ھذہ المسائل اجتہادیۃ وقد
ثبت نسخ اباحت متعۃ النساء بالآثار المشہورۃ اجماعاً من الصحابۃ
علی ما روی محمد ابن الحنفیۃ عن علی یعنے یہہ مسائل اجتہادیہ
ہین اور تحقیق ثابت ہو گیا منسوخ ہونا متعہ نساء کا ساتھ آثار مشہورہ کے از روی
اجماع صحابہ کے اوپر اوس چیز کے کہ روایت کیا محمد ابن الحنیفہ نے علی کرم اللہ وجہہ سے

اور قوشجی نے تجرید کی شرح مین اتن کیجانب سے کہ وہ طوسی شیعی ہے اس روایت کو
نقل کیا ہے نہ اپنی جانب سے پس قوشجی کا حوالہ دینا محض بیوقوفی ہے اور قطع نظر
اسکے جب ہم احرمہ کے مفہوم کو بیان کرچکے اور قول ایمہ کو نقل کرچکے اور اوسکے معنی
حسام مین دکھلا چکے تو بنفسہ یہہ روایت قطع نظر جواب علامہ تفتازانی کے ہمکو مضر
نہین کیونکہ ہم تو یہی کہتے ہین کہ حضرت فاروق اعظم نے ان چیزون کے حرام
ہونیکی تشہیر فرمائی نہ یہہ کہ خود انکو حرام کیا قولہ اور جو یہہ کہتا ویلین عمر کے قول مین
کرتے ہین وہ سب پوچ اور واہی ہین اور بدیہی بات کا انکار کرنا ہے اور جواب
سکا مرقوم ہے اقول جناب والا آپ ہی اپنے منہہ سے ایسی باتین فرماوین
عاقل تو ایسی بات بلا دلیل منہہ سے نہین نکال سکتا ہے نہ آپکا خصم اوسکو قبول
کرسکتا ہے اور جواب کی نسبت جو ارشاد ہوا شاید وہ آپکے صنادیق تقیہ مین بند
ہوگا جب پیش کیجیے گا جواب لیجیے گا اور جو لکھا اوسکا جواب پایا قولہ اور سوا
اسکے یہہ بات ہے کہ غیر معصوم کے قول مین تاویل نہین ہوسکتی اقول جناب سامی
آپکے منہہ سے تو لفظ معصوم زیب نہین دیتا ہے معلوم نہین کہ آپنے معصوم کسکو
قرار دیا ہے مبدء سلسلۂ انبیا حضرت آدم کو تو حاسد و نافرمان قرار دیچکے اور
منتہاے سلسلۂ انبیا حضرت خاتم النبیین پر ظلمت کا اطلاق کرچکے جیسا کہ عیون اخبار
اور بحار سے ہم قبل مین عبارت نقل کرچکے ام الایمہ جناب سیدہ کو اہلبیت سے خارج
کردیا جیسا کہ صاحب شافی شارح کلینی نے صاف لکھدیا کہ ممکن ہے کہ جناب سیدہ کو
اہلبیت مین داخل کرلیا جاوے بوجہ اسکے کہ ام الایمہ ہین ورنہ بنفسہ داخل نہین
ہین عبارت اوسکی یہہ ہے ان اهلبيت كل نبي اوصيائه وعلى هذا يمكن
دخول فاطمة في اهلبيته باعتبار انها وصاية اهل البيت الى ان
قال ويمكن ان لا تكون داخلة في اهل البيت اور رئیس الطایفہ نے

تہذیب مین لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا جناب مرتضے علی کرم اللہ وجہہ نے بلی قطعاً اہلبیت مین داخل ہے اور عبارت اوسکی یہہ ہے ان علیا قال انما هی من اهل البیت وائے بر اسلام اون لوگون کے کہ جناب سیدہ کے اہلبیت مین داخل ہونے مین پس وپیش کرین اور بلی کو قطعاً اہلبیت مین داخل فرما دین اور بضعۂ رسولکا کچھہ بھی لحاظ و پاس نکرین اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون امام الائمہ جناب مرتضوی پر خائن اور بھگوڑی اور نامرد کا اطلاق فرماوین جیسا کہ بحار اور تراجم بحار سے ظاہر ہے کہ معاذ اللہ حضرت سیدہ نے جناب مرتضوی سے وہ کلمات فرمائے کہ جنکا ترجمہ مترجمین بحار نے بحار الانوار مصنفہ باقر مجلسی سے نقل کرکے ان الفاظ کے ساتھہ کیا ہے کہ مانند جنین رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ العیاذ باللہ جب امام الائمہ پر ایسے الفاظ کا اطلاق ہو تو آپ فرمائیے کہ لفظ معصومیت کا کسپر اطلاق کیجئے گا اور خاتم الائمہ حضرت امام مہدی تو ابتک صدہا سال سے سرداب سر من رای مین مخفی ہین جان کے خوف سے اب تک نہین نکلتے کار امامت بالکل معطل اور بیکار ہے حالانکہ حلی نے منہج الکرامہ مین لکھا ہے الجبان لا یستحق الامامة یعنی ڈرپوک امامت کا مستحق نہین ہے الغرض جناب والا تو لفظ معصوم کا زبان سے نہ نکالین اور منہہ کو بند ہی رہنے دین قولہ ملا علی قاری نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے اقول تصانیف ملا علی قاری بکثرت متداول اور متعارف ہین نام بتاؤ جواب لو اور بغیر اسکے قابل التفات نہین قولہ اور جب مریدان عمر نے دیکھا کہ عمر نے متعہ کو حرام کیا ہے اور رد کرنا حکم خدا کا کفر ہے تو واسطے اصلاح حال عمر کے اپنی طرف سے طرح طرح کی روایتین بنائین کہ متعہ رسول خدا ہی کے زمانہ مین منسوخ ہو گیا تھا اقول جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالے نے ہرگز بنفسہ متعہ کو حرام نہین کیا البتہ

رسول اللہ صلعم نے الی یوم القیامۃ متعہ سے ممانعت فرمائی اور حضرت فاروق
اعظم نے اوسکی حرمت کی خبر بتاکید تمام ظاہر فرمائی اونکا یہ منصب نہ تھا کہ حکم خدا کو
رد کرتے البتہ عیون اخبار رضا سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام
نے فوراً خدا کے حکم کو رد کر دیا اور منزلت ایمہ پر حسد کرنے لگے باوجود ممانعت شدیدہ
کے کچھ بھی خیال دلمین نہ لائے جیسا کہ ہم عبارت عیون کی قبل مین نقل کر چکے ہین
اہل حق کے نزدیک کوئی متنفس خدا کے حکم کو رد نہین کر سکتا مگر اب تکلیف فرماکر اپنے
اکابر کی کتابون مین جامع الاخبار کو ملاحظہ کیجیے کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلعم نے باب
خلافت حضرت علی مین نہ ایک مرتبہ بلکہ متعدد مرتبہ حکم خدا کو رد کیا جبکہ اللہ تعالیٰ
نے وعدہ کر لیا کہ مین تمکو دشمنون سے محفوظ رکھونگا اور کوئی تمکو ضرر نہ پہونچا
سکے گا تب آپ نے اپنی تسکین اور اطمینان فرماکر امتثال امر خدا کو پورا کیا چنانچہ عبارت
اوسکی یہ ہے قال سمعت الصادق علیہ السلام قال لما اخرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم الی مکۃ فی حجۃ الوداع فلما انصرف منھا
فی حراحر وقد شعبہ من کلہ اثنا عشر الف رجل من الیمن وخمسۃ
الاف رجل من المدینۃ جاءہ جبریل فی الطریق فقال یا رسول اللہ ان
اللہ یقرءک السلام وقرء ھذہ الایۃ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا جبریل ان الناس
حدیث عھد بالاسلام واخشی ان یضطربوا ولا یطیعوا فعرج
جبریل علیہ السلام الی مکانہ ونزل علیہ فی الیوم الثانی وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نازلا بغدیر فقال لہ یا محمد یا ایھا
الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
واللہ یعصمک فقال یا جبریل اخشی من اصحابی من ان یخالفونی

فعرج جبرئیل ونزل علیه فی الیوم الثالث وکان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بموضع یقال لہ غدیر وقال لہ یا رسول اللہ بلغ ما
انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک
من الناس فلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ المقالتہ
قال للناس انیخوا ناقتی فواللہ ما ابرح من ھذا المکان حتی ابلغ رسالت ربی
خلاصہ یہہ کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلعم مکہ معظمہ
سے لوٹے دسوقت آپکے ساتھ بارہ ہزار صحابی مینی اور یانچہزار صحابی۔ نی تھے کہ راستہ مین حضرت جبرئیل
آن پہونچے اور عرض کیا کہ اے رسول خدا کے اللہ تعالے آپکو سلام کہتا ہے اور
اس آیت کو پڑھکر سنایا یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنے
اے رسول خدا کے پہونچا دے تو اوس چیز کو کہ تیری پروردگار کیطرف سے تیرے
اوپر نازل ہوئی حضرت نے فرمایا اے جبرئیل مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ جو
میرے ساتھہ ہین کہین مضطرب ہوکر میری اطاعت نکرین پس چڑہ گئے جبرئیل
علیہ السلام اور پہر اوترے دوسرے روز اور اوس روز رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم مارا مار غدیر پہونچ گئے تہے حضرت جبرئیل نے رسول اللہ صلعم سے کہا کہ
یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ واللہ یعصمک اے رسول پہونچا تو اوس چیز کو جو تیرے اوپر نازل
کیگئی اور اگر نکریگا ایسا تو تو اپنی رسالت کو نہین پہونچایا اور اللہ تجھکو محفوظ
رکھیگا پہر کہا آپ نے اے جبرئیل مین ڈرتا ہون اپنے اصحاب سے کہین وہ میری
مخالفت نکر بیٹھین پھر چڑہ گئے حضرت جبرئیل اور تیسرے روز پہر آنکر رسول اللہ
صلعم کو غدیر ہی کے مقام مین لے لیا اور کہا یا رسول اللہ بلغ ما انزل الیک
من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس

یعنے اے رسول خدا کے پہونچا دے تو جو کچھہ تیرے اوپر نازل کیا تیرے پروردگار
نے اور اگر ایسا نکروگے تو تم نے خدا کی رسالت کو نہ پہونچایا اور اللہ نگہبان ہے تمہارا
آدمیون سے پس جبکہ رسول اللہ صلعم نے اس قول کو سن لیا تب کہا آدمیون سے
بٹھالو اپنے اونٹون کو مین یہان سے نہین ہٹونگا جب تک کہ اللہ کی رسالت کو
نہ پہونچاؤنگا بلکہ روضہ شیخ مفید سے تو ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
متعدد مرتبہ اس حکم سے استغفار فرمایا لیکن وہ معاف نہوا بلکہ آیت حکم کے ساتھہ
عتاب شدید کی نازل ہوئی تب آپنے اوس حکم کو پورا کیا عبارت اس کتاب کی
ہم قبل مین نقل کرچکے ہین بلکہ تکملہ حیات القلوب مصنفہ باقر مجلسی سے یہہ معلوم ہوتا
ہے کہ اس آیت مین علاوہ وعدہ کے اخیر کو یہہ الفاظ بھی نازل کئے گئے تھے -
فعذ بنٰک عذابا الیما یعنی تو اگر علی کو خلیفہ نکریگا پس عذاب دردناک مین
ڈالدونگا لعنت اللہ علی الکاذبین والعیاذ باللہ من ھذہ المعتقدین جناب
سامی مجھکو سخت حیرت تھی کہ جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ نے اس کفر یعنے رد کرنے
حکم خدا پر کیونکر سکوت فرمالیا اور کسطرح پر راضی ہوگئے حالانکہ جناب اسد اللہ الغالب
کی کیفیت یہہ تھی کہ اگر جناب فاروق اعظم ادنے حکم پیغمبر کو مٹانا چاہتے تھے تو
وہ فوراً قنبر کو پکارتے تھے اور ذوالفقار کے قبضہ پر ہاتھہ رکھتے تھے اور قتل کرنے
پر حضرت فاروق اعظم کے مستعد ہوجاتے تھے جیسا کہ عماد الاسلام مین مجتہد المتشیعین
دلدار علی لکھنوی اپنے اکابر سے نقل فرماتے ہین کہ اللہ جل جلالہ نے جناب رسول خدا
کو حکم فرمایا کہ سب لوگون کے دروازونکو جانب مسجد سے بند کردو مگر جناب مرتضوی
کا دروازہ کھلا رہنے دو بعد چند روز کے ایک روز حضرت عباس نے رسول خدا
سے عرض کیا کہ آپ اللہ سے میرے واسطے استدعا کیجئے کہ میرا دروازہ مسجد
کیجانب کھولدیا جاوے حضرت نے فرمایا اے چچا ایسا نہین ہوسکتا تب حضرت

عباس نے عرض کیا کہ ایک پرنالہ ہی کیواسطے دعا فرما دیجئے رسولخدا خاموش ہورہے اور اللہ نے اس درخواست اخیر کو قبول کرلیا رسولخدا خود اوٹھے اور موافق خواہش حضرت عباس کے اونکے مکان کی چھت پر پرنالہ کو جانب مسجد لگا دیا چنانچہ وہ پرنالہ زمانہ خلافت حضرت عمر فاروق مین تین برس تک قایم رہا ایک روز اوس پرنالہ کا پانی بہہ رہا تھا کہ عمر کے کپڑے اوس سے خراب ہوگئے اونہون نے حکم دیدیا کہ اسکو اوکھاڑدو وہ اوکھاڑ دیا گیا عمر نے کہا کہ اگر اب کوئی لگا ئیگا تو مین اوسکی گردن مارونگا حضرت عباس اپنے لڑکون پر تکیہ کرکے شدت مرض مین حضرت امیر کے پاس فریاد لائے اور کہا مین دو آنکھین رکھتا تھا ایک تو جاتی رہی یعنی رسولخدا دوسری باقی ہے یعنی آپ مجھے نہ معلوم تھا کہ تمھاری زندگی مین میرے اوپر ایسی مصیبت پہونچیگی حضرت امیر نے فرمایا چچا تم گھر جاؤ مین دیکھ لونگا اور آپنے اوسیوقت آواز دی کہ قنبر اونھون نے عرض کیا جی حاضر آپنے فرمایا کہ میری ذوالفقار تو لاؤ اونہون نے کہا جی لایا حضرت علی نے ذوالفقار کو لے لیا اور سب آدمیونکو لیکر مسجد مین آئے اور قنبر سے کہا چڑھ اور لگا پرنالہ قنبر نے فوراً لگا دیا بعد اوسکے حضرت امیر نے فرمایا کہ قسم ہے مجھکو صاحب قبر ومنبر کی کہ اگر کسی نے اس پرنالہ کو اوکھیڑا تو اوسکی گردن مارونگا یہہ خبر عمر کو پہونچی وہ مسجد مین آئے اور پرنالہ کو اپنی جگہہ پر دیکھا کہا کہ کوئی شخص پرنالہ کو نہ اوکھیڑے اور ابوالحسن کو غضب مین نہ لاوے صبح کو حضرت امیر نے حضرت عباس سے پوچھا کہو چچا کیا حال ہے حضرت عباس نے کہا کہ جب تک تم زندہ ہو چین سے گذرتی ہے حضرت امیر نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ اگر تمام اہل زمین مجھہ سے بخصومت پیش آوین تو مین سبکو قتل کردون اس روایت کو لکھکر جناب مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ اگر عمر کو علی کا خوف نہوتا تو کبھی

پرنالہ کو اپنی جگہ پر نہ لگانے دیتے ثم نادی یا قنبر علی بذی الفقار فتقلدہ ثم خرج الی المسجد والناس حولہ وقال یا قنبر اصعد ورد المیزاب الی مکانہ فصعد قنبر فردہ الی موضعہ وقال علی وحق صاحب ہذا القبر والمنبر لئن قلعہ قالع لاضربن عنقہ وعنق الامر لہ بذلک ولاصلبنا فی الشمس حتی یتغذ وفبلغ ذلک عمر بن الخطاب فنہض ودخل المسجد ونظر الی المیزاب وھو فی موضعہ فقال لا یغضب احد ابا الحسن فی ما فعلہ وتکفر عنہ عن الیمین فلما کان من غداۃ مضی علی بن ابی طالب الی عمہ العباس فقال لہ کیف اصبحت یا عم قال با فضل النعم ما دمت لی یا ابن اخی فقال لہ یا عم طب نفسک وقر عینا فواللہ لو خاصمنی اھل الارض فی المیزاب لخصمتھم ثم لقتلتھم بحول اللہ وقوتہ ولا ینالک ضیم یا عم فقام عباس فقبل بین عینیہ وقال یا ابن اخی ما خاب من انت ناصرہ فکان ھذا فعل عمرؓ بالعباس عم رسول اللہ وقد قال فی غیر موطن وصیۃ منہ فی عمہ ان عمی العباس بقیۃ الاباء والاجداد واحفظونی فیہ کل فی کنفی وانا فی کنف عمی العباس فمن اذاہ فقد اذانی ومن اعداہ فقد اعدانی فسلمہ سلمی وحربہ حربی وقد اذاہ عمر فی ثلث مواطن ظاھرۃ غیر خفیۃ منھا قصۃ المیزاب ولولا خوفہ من علی علیہ السلام لم یترکہ علی حالہ انتھی ملخصاً

جناب مجتہد صاحب کو مقام طعن حضرت فاروق اعظم میں حضرت عباس کی فضیلت کی حدیثیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس چچا میرے بقیہ ہین آبا اور اجداد میرے کے اور انکا ادب کرو جو کوئی انکو ایذا دیگا اوس نے مجھکو ایذا دی اور جسنے اون سے دشمنی رکھی اوس نے مجھ سے دشمنی رکھی

خوب یاد آگئین اور یہہ نہ خیال رہا کہ امام اہل تشیع باقر مجلسی نے حیات القلوب مین
اونکا ولد الزنا ہونا ثابت کیا ہے اور اونکے بیٹے کو اور اونکو دنیا اور آخرتین
اندہا لکہا ہے حیات القلوب کی عبارت ہم اوپر نقل کرچکے ہین اس مقام پر ہمکو اوس
سے بحث نہین مقصود یہہ ہے کہ جناب مرتضوی صرف ایک پرنالہ اوکہڑنے پر
اسقدر غیظ و غضب مین آگئے کہ حضرت فاروق اعظم کے قتل پر مستعد ہوگئے
پس اس کفر یعنے منسوخیت متعہ پر حضرت علی کیونکر ساکت ہوگئے اور کیون تلوار
قبر سے منگائی اور کیون نہ مجمع عام مین حضرت فاروق اعظم کو جہٹلایا جناب مولا
یہہ نہ خیال کیجیئے گا کہ حضرت علی نے پرنالہ کے مقدمہ مین صرف حضرت عباس کے
کہنے سے ایسا کیا کیونکہ جناب مرتضوی ہی عموماً مجمع صحابہ مین روبرو فاروق
اعظم کے فرماتے تہے کہ اگر تم احکام شرعیہ کو بدلوا ور تایب نہو تو ہم تمہارے
سر کو پہوڑ دین جسمین تمہاری دونون آنکہین ہین چنانچہ بحر المناقب مین لکہا
ہے کہ ایک روز حضرت عمر فاروق نے خطبہ پڑہا اور کہا اے لوگو اگر مین پہیرون
تمکو احکام شرعیہ سے جنکو کہ تم پکڑے ہوے ہو اور پہچانتے ہو تو کیا کرو تم سب
چپکے ہوگئے پہر آپنے تین مرتبہ فرمایا پس کہڑے ہوگئے علی اور فرمایا ہم تم سے توبہ
طلب کرین پس اگر توبہ کرو قبول کرین ہم اور اگر نکرو تو ہم تمہارے سر کو پہوڑ دین
جسمین یہہ تمہاری دونون دیدہ ہین عبارت اوسکی یہہ ہے خطبہم عمر
بن الخطاب فقال لو صرفنا کم عما یعرفون الی ما ینکرون ما کنتم
تصنعون قال فسکتوا قال ذلک ثلثا فقام علی فقال اذا کنا نستتیبک فان
تبت قال وان لم قال اذا نقرب الذی فیہ عیناک لا زمان والاجب جناب
مرتضوی کی یہہ کیفیت ہو کہ مجمع عظیم مین فاروق اعظم کے مقابلہ پر بیتکلف فرمادین
کہ اگر تم احکام شرعیہ سے ہمکو پہیروا ور توبہ نکرو تو ہم تمہارے سر کو پہوڑ دین

تو پہر دمتعہ پر کہ بقول آپکے کفر تہا کیونکر سلوک فرمالیا اور اے جناب سکوت کیا
بلکہ اس کفر سے رضامند ہوکر وہی کہنے لگے جو فاروق اعظم نسبت متعہ کے کہتے
تہے یعنی اوسکی حرمت پر اصرار کرنے لگے اور علی الاعلان حضرت ابن عباس کو
مباحثہ مین عیاش فرمانے لگے یہانتک کہ نہ خود متعہ کیا اور نہ کبہی اپنی خلافت
مین جاری کیا حتے کہ امامین علیہما السلام نے بہی متعہ سے کنارہ کیا بلکہ کل ایمہ
نے احتراز کیا باوجود اس امر کے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام بکثرت عورتون کے
ساتہہ نکاح کرتے تہے اور طلاق دیتے تہے مگر کبہی متعہ نکرتے تہے اکثر حضرت امیرالمومنین
فرمایا کرتے تہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکیون کو نکاح مین حسن کے ندو کہ یہہ مرد
کثرت سے طلاق دیتا ہے چنانچہ کلینی مین لکہا ہی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال ان علیا قال وہو علی المنبر لا تزوجوا الحسن فانہ رجل مطلاق
اور جسقدر کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اصرار حرمت مین کرتے تہے اوسیقدر حضرت
ابن عباس متعہ کے مباح ہونے مین کوشش کرتے تہے اور اوسکے اجرا مین کاوش
فرماتے تہے باوصف اس امر کے کہ حضرت امیر اونکو قائل کرتے تہے اور عیاش ی
فرماتے تہے مگر وہ بقول آپکے بازنہ آتے تہے لیکن بعد مدت مدید کے یہہ عقدہ
حل ہوا کہ حضرت امیر نے خیال فرمایا ہوگا کہ گو آپنے سرپر رضا ر کفر کا بار رہیگا
مگر اسکے انسداد مین عمدہ مطلب حاصل ہوگا یعنی اگر متعہ جاری رہیگا تو ادنٰے
شخص امت مین سے تین مرتبہ متعہ کرکے ہماری برابری کا دعوی کریگا اور چوتہی
مرتبہ تو ہم سے بہی بڑہکر خاتم الانبیا کے مرتبہ سے ٹکر لیگا جیسا کہ تفسیر منہج الصادقین
مین اس حدیث کو لکہا ہے من تمتع مرۃ درجۃ کدرجۃ الحسین ومن
تمتع مرتین درجۃ کدرجۃ الحسن ومن تمتع ثلث مراۃ درجۃ کدرجۃ
العلی ومن تمتع اربعۃ مراۃ درجتہ کدرجتی اور حضرت ابن عباس نے

یہہ سمجھا ہوگا کہ یہہ لوگ میری باپ کو لونڈی بچہ تو ٹھرا چکے ہین اور اونکی کنیزک زادگی
کا نامہ مہری اور دستخطی اپنے پاس رکہہ چکے ہین جیسا کہ مجلسی نے حیات القلوب مین
لکھا ہے واین نامہ نزد ایمہ علیہم السلام بود پس مین بہی اس فعل کے اجرا مین
کوشش کرون تاکہ ادنے شخص امت سے تین مرتبہ عورت سے بطریق متعہ
مباشرت کرکے انکے مرتبہ پر پہونچ جائے اور انکو بمقابلہ میرے اپنے مرتبہ پر غرّا
ہونی پاسے اور کبہی میرے باپ کی کنیزک زادگی کا خیال نہ آئے العیاذ باللہ
اس فرقہ کو نہ رسول کی رسالت کا لحاظ ہے نہ صحابہ کی صحابیت کا خیال ہے نہ ایمہ
کا ادب ہے نہ عترت کا پاس ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اور نسبت کرنا طرف
محدثین اہلسنت کے روایت بنانیکے جھوٹا ٹھرانا اپنے اکابر کو ہی مجتہد المتشیعین
صاحب گوہر مراد لکھتے ہین کہ اہل انصاف در فرقہ سنیان محدثین ایشانند کہ
ہرچہ از پیغمبر صلعم باینہا رسیدہ بے کم وکاست روایت می نمایند انتہی ملخصاً
قولہ اور منسوخ ہونا صحیح جو نہین ہے تو کبہی تو کہتے ہین کہ تین روز کے واسطے
مباح ہوا تھا اور کبہی کہتے ہین کہ خیبر مین متعہ اور گوشت خر اہلی حرام ہوا اور
اوطاس مین پہر مباح ہوا اور پہر حرام ہوا اور فتح مکہ اور حجۃ الوداع مین مباح ہوا
اقول جناب مخاطب کی زبان پر لفظ کبہی کبہی خوب جاری ہے اے جناب کبہی کبہی
اور تبہی تبہی کیا معنی بیشک اہل سنت کہتے ہین کہ ایک دو مرتبہ مقام جہاد و حالت
سفر مین بوجہ شدت تکلیف صحابہ کے بمقتضاے مقام متعہ جاری کیا گیا تھا لیکن
معاً اوسی مقام پر ممانعت فرمادیگئی جیسا کہ صحاح ستہ سے ہم نقل کر چکے ہین کہ فتح
مکہ مین تین روز تک جاری رہا بعد کو تا قیام قیامت حرام فرمایا گیا ہمارے جناب
مخاطب لفظ منسوخ اور ممنوع کے معنی بہی تو نہین جانتے ارے میان یہی معنی ہین
منسوخ کے کہ قبل نسخ کے ایک امر جاری تہا بعد کو منع کیا گیا اسی کو فرماتے ہین امام

رازی ان انسخ طرء علیہ تحقیق نسخ اوسپر طاری ہوگیا اور اسیکو سواد اعظم
امت سے نقل کیاہے فذھبت السواد الاعظم من الامة الی انها صارت
منسوخة یں گیاہے گروہ بڑا امت سے طرف اس بات کے تحقیق ہوگیا وہی متعہ
نسوخ طلازمان والا براے خدا اس روایت کو کہ اوطاس ین پھر مباح ہوا اور پھر
حرام ہوا اور فتح مکہ اور حجۃ الوداع مین مباح ہوا کسی کتاب مستند اہلسنت سے پیش
کیجئے ورنہ ایسے جھوٹے دعودن اور غلط روایتون کے لکھنے سے باز آئیے اباحت
اور حرمت متعہ کیواسطے اوطاس اور فتح مکہ اور حجۃ الوداع ایک ہی مقام اور موقع
ہے نہ متعدد اور عدم صحت نسخ کیواسطے ان دو ایک روایتون کوجود و ایک
مقام پر واقع ہوئی ہین دلیل قرار دینا نہایت حماقت ہے نفس الامر مین کسی قسم
کا اختلاف نہین ہے البتہ وہ اختلاف قابل غور ہے کہ جوابات ھل اتی کی نازل
ہونی شان جناب مرتضوی اور حضرت سیدہ اور سید اشباب اہل الجنۃ اور فضہ
کنیز مین واقع ہوا ہے تفسیر اہلبیت اور تفسیر فرات ابن ابراہیم اور تفسیر مجمع البیان
اور تفسیر صافی اور تفسیر علوی اور تفسیر صابری اور تفسیر عالی اور تفسیر کاشانی اور
تفسیر جرجانی اور تفسیر رازی اور تالیفات .. ی اور امالی شیخ کو ملاحظہ کیجیئے کہ ان
آیات کے نزول مین کیسی روایات مختلفہ متناقضہ واقع ہوئی ہین کہ جنکے دیکھنے
سے اصل قصہ محض دروغ معلوم ہوتاہے اون اختلافات مین سے چند اختلاف
اس مقام پر واسطے سرور ناظرین کے لکھتا ہون اور باقی کو قیاس عاقلین پر
چھوڑتا ہون یعنے جسوقت کہ حضرت حسنین بیمار ہوئے اور حضرت امیر اور جناب
سیدہ اور کنیز مذکور نے تین روزون کی نذر بتمناے حصول شفا اپنے اوپر
واجب کی تو کبھی تو کہتے ہین کہ یہہ نذر بتعلم وتلقین صحابہ کبار مثل صدیق وفاروق
رضی اللہ تعالے عنہما کی تھی کہ ہمراہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے

عیادت کے آئی تھی جیسا کہ مجمع البیان سے ظاہر ہے اور کبھی کہتے ہین کہ صرف جناب
فاروق اعظم کی تلقین سے جیسا کہ تفسیر فرات ابن ابراہیم سے ظاہر ہے اور کبھی
کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے تعلیم فرمایا جیسا کہ تفسیر جرجانی سے معلوم ہوتا ہے
اور کبھی کہتے ہین کہ جناب مرتضوی کو الہام اس نذر کیواسطے ہوا تہا جیسا کہ تالیفات
فضل ابن شاذان سے معلوم ہوتا ہے پہر اسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ
حسنین بہی شریک اس نذر مین تہے جیسا کہ شیخ نے امالی مجلس چوالیس مین لکھا
ہے اور کبھی کہتے ہین کہ شریک نہ تہے جیسا کہ بقیہ کتب سے ظاہر ہے پہر اسمین
اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ تین صاع یہودی سے قرض لئے تہے اور کبھی
کہتے ہین کہ جناب امیر نے یہودی کی مزدوری پانی سینچنے کی کی تہی اوسمین
یہہ تین صاع ملے تہے جو مسکین اور یتیم اور اسیر کو بقدر حصہ ہر ایک کو دئے تہے
اور کبھی کہتے ہین کہ صرف بنانیکی مزدوری اپنی کی تہی اور کبھی کہتے ہین کہ
رسول اللہ صلعم نے عطا کئے تہے جیسا کہ بحار مجلسی سے ظاہر ہے پہر اسمین اختلاف
ہے کبھی تو کہتے ہین کہ جناب سیدہ بہی اس مزدوری مین شریک تہین اور کبھی
کہتے ہین کہ شریک نہین تہین جیسا کہ امالی وغیرہ سے ظاہر ہے پہر اسمین اختلاف
ہے کہ مساکین کو جو وقت افطار کے دیا گیا کیا غذا تہی کبھی تو کہتے ہین کہ تینون
روز ونمین تین ٹکی پکا کر دیگئی تہین اور کبھی کہتے ہین کہ حریرہ تہا جیسا کہ بحار وغیرہ
سے ظاہر ہے پہر اسمین اختلاف ہے کہ اول مرتبہ مسکین جو دروازہ پر آیا اور
اپنی گرسنگی کو ظاہر کیا تو کہتے ہین کہ جناب امیر نے سفارش اوسکی سامنے جناب
سیدہ کے نثر مین کی اور کبھی کہتے ہین کہ اشعار مین نظم کرکے سفارش کی جیسا کہ
تفسیر جرجانی اور صحیفۃ المتقین وغیرہما سے ظاہر ہے پہر اسمین اختلاف ہے کبھی
تو کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم بہی شریک صحبت اس سخاوت کے وقت تہے اور

کبھی کہتے ہین کہ آپ شریک نہین تھے جیساکہ قرأت ابن ابراہیم وغیرہ سے ظاہر
ہے پہراسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ تین روز برابر مسکین اور یتیم اور
اسیر کو کہانا کہلایا اور کبھی کہتے ہین کہ ایک وقت جیساکہ حدیث جعفری تفسیر
اہلبیت مین ظاہر کر رہی ہے پہراسمین اختلاف ہے کہ تہائی جو سے حریرہ بنایا
گیا اور وہ مسکین کو بخشا گیا اور تہائی سے طعام اور وہ یتیم کو دیا گیا اور تہائی
سے تیسری قسم کا کہانا پکایا گیا کہ وہ اسیر کو دیا گیا اور وہ اہل شرک سے تہا جیسا
کہ تفسیر کاشانی سے ظاہر ہے اور اس روایت کے متناقض روایت قبل مین مذکور
ہوچکی پہراسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ اللہ جل جلالہ حضرت جبریل کو
ہر روز لباس مسکین اور یتیم اور اسیر مین بہیجتا تہا اور کبھی کہتے ہین کہ فرشتہ
دوسرا آتا تہا جیساکہ کتاب معزی سے معلوم ہوتا ہے بہرحال اسیر کا مشرک ہونا
تفسیر کاشانی سے اور معاذاللہ حضرت جبریل یا دوسرے فرشتہ کا لباس اسیر مین
حاضر ہونا معزی سے ظاہر ہے پہراسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ آیات
ھل اتی بعد کہانے مائدۃ منزل من السماء کے اوترین اور کبھی کہتے ہین کہ
قبل اوسکے پہراسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین بعد کہانیکے بلا مہلت اوترین اور
کبھی کہتے ہین کہ بعد اس واقعے کے کہ حضرت امام حسین کیوجہ سے وہ نعمت عظمی اور
عطیہ کبری زایل ہوچکی تہی چنانچہ صافی اور صحیفۃ المتقین مین لکھا ہے کہ جب آنحضرت
صلعم نے حسنین کو بسبب گرسنگی کے متغیر پایا تو سخت ملول ہوئے اوسیوقت حضرت
جبریل ایک قاب مرصع یاقوت سے پر فرید سے بطریق تحفہ کے لے پہونچے سب بزرگون
نے خوب کہایا اور ایک لقمہ بہی اوس سے کم نہوا حضرت امام حسین علیہ السلام تہوڑا
سا اپنے ہاتہہ مین لیکر باہر آئے ایک عورت یہودیہ کی ناک مین جو خوشبو پہونچی تو بیقرار
ہوکر وہ لقمہ اونسی حضرت سے مانگ لیا آپنے اوسکو دیدیا جسوقت وہ قریب منہ کے

لیگئی حضرت جبریل نے بسرعت تمام دوڑکر اوسکو اوسکے منہہ سے چھین لیا اور فوراً آفتاب کو آسمان پر اوٹہا لیگئے سب دیکھتے کے دیکھتے ہی رہگئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر امام حسین اس حرکت کو نکرتے تو یہہ نعمت امت سے قیامت تک زایل نہوتی بعد ان خرابیون بسیار کے یہہ آیات کریمہ نازل ہوئین یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا مین کہانتک ہر امر مین آپکے بیان کے اختلاف بیان کرونگا اور کس حد تک لکھونگا اسکے واسطے تو دفاتر رنگنا پڑینگے اور دستے لکھنا پڑینگے لہذا جمیع کتابون مین سے کتب اربعہ کو منتخب کرتا ہون اور اونمین سے تہذیب اور استبصار کے اختلافات کو لکھتا ہون باوصف اس امر کے کہ ان دونون کتابون کا ایک ہی شخص مصنف ہے اسپر پانچ ہزار حدیث سے زیادہ باہم مختلف ہے صاحب فواید مدنیہ جنکو ملا باقر مجلسی بحار الانوار راس رئیس امامیۃ قرار دیتے ہین اور اونکی کتاب کو معتمد علیہا طائفۃ بتلاتے ہین وہ اپنی کتاب فواید مدنیہ مین امام اعظم طوسی سے یون نقل فرماتے ہین کہ امام اعظم کہتے ہین کہ میری کتاب تہذیب اور استبصار مین پانچ ہزار حدیث سے زیادہ باہم مختلف ہین عبارت اوسکی یہہ ہے وقد ذکرت ما ورد منہم علیہم السلام من حدیث المختلفۃ التی تختص فی الفقہ فی کتابی المعروف بالاستبصار وفی کتاب تہذیب الاحکام ما یزید علی خمسۃ الاف اب جناب مخاطب خیال کرین کہ کتب اربعہ مین سے دو کتابونکی یہہ کیفیت ہو کہ پانچ ہزار حدیث سے زیادہ اونمین مختلف ہو اور طرفہ یہہ کہ ان دونونکا مصنف بھی ایک ہی ہو اور لطف یہہ کہ وہ خود ہی بیان بھی کرتا ہو تو پھر قیاس کیجیے غیر کتب اربعہ پر کہ اونکی کیا کیفیت اور کیا حالت ہوگی ملازمان والا کی طبیعت پر

اگر گران نہ معلوم ہو تو ایک امر اور عرض کرنے کے قابل ہے وہ یہہ کہ آپکے امام اعظم بیچارہ کا بھی کچھہ قصور نہین اور اوسپر کیا موقوف ہم سب مصنفین اہل تشیع کیجانب سے معذرت کرتے ہین کہ وہ بیچارہ معذور ہین وہ تو بزبان حال یہہ کہتے ہین کہ ہم سے تو میان حوالیقی اور حضرت صاحب الطاق اور جناب ہیثمی اور مخدوم ہشام ابن الحکم اور مکرمی ہشام ابن سالم اور معظمی حضرت زرارہ اور مفخمی ابو نصیر اور معلے القاب جناب ابو البجار و و ذخیرہم نے جو فرمادیا دیسا ٹالمٹ دیا اور فی الواقع سچ ہے یہہ عذر کیونکہ یہہ حضرات فایض البرکات بذاتہم ایمہ علیہم السلام سے ملاقات فرماتی تہی اور اونکے ساتہہ مصاحبت رکہتے تہے حواریین ایمہ یہی تہے انہین ذوات مقدسہ مین سے نجبا اللہ تہے اور انہین نفوس قدسیہ مین سے امنا اللہ تہے انہین نے نبوت کو روشن کردیا اور انہین نے رسالت کو چمکا دیا یہی لوگ ہین کہ اگر عدم سے وجود مین نہ آتے تو نبوت منقطع ہوجاتی یہی صاحب ہین کہ اگر انکا وجود باجود نہوتا تو رسالت معدوم ہوجاتی جیسا کہ مجلسی نے روضۃ المتقین مین بحث رجال مین ایمہ علیہم السلام سے نقل کیا ہے بشر المخبتین بالجنۃ بزید ابن معاویۃ العجلی و ابو بصیر لیث ابن البختری و محمد ابن مسلم و زرارۃ اربعۃ نجبا امناء اللہ علی حلالہ وحرامہ لولا ھؤلاء لانقطعت اثار النبوۃ اندرست کیا حاجت ہے ہمکو ان حضرات کی تعریف نقل کرنیکی اور کیا ضرورت ہے انکی توصیف بیان کرنیکی انہین کے نور سے تمام اہل تشیع منور ہین اور انہین کی صورت کے جمیع اہل تشیع مصور ہین کم کوئی حدیث مذہب تشیع مین ہوگی جو ان سے اور انکے اخوات سے خالی ہوا تو کم کوئی خبر کتب اربعہ مین ہوگی جو انکی روایت سے عاری ہو یہی لوگ ہین کہ انکی نظرین خدا پر پڑی ہوئی ہین یہی لوگ ہین کہ انکی عقلین خدا کی حقیقت

پائے ہوئے ہین یہی لوگ ہین کہ انہون نے خدا کو ٹھوک بجا کر کھوکل معلوم کرلیا
یہی لوگ ہین کہ انہون نے خدا کو ٹٹولکر ٹھوس پالیا اب دیکھئے میان جوالیقی
اور حضرت صاحب الطاق اور جنا ب ہیثمی کے حال کو اور ذرا تکلیف فرماکر
سنیئے اونکے مقال کو کلینی کو ملاحظہ فرمائیے اور خدا کے لیئے ان بزرگون پہ
نظر نہ لگائے شعر نظر لگے نہ کہین ٹھونک ٹھانک کراونکے ❊ یہہ لوگ کیون میری
حرف سطر کو دیکھتے ہین ❊ عن ابن الحراز وابن الحسین ان ہیثمی یقول انہ
اجوف الی السرة والباقی صمد کما یقوله الجوالیقی وصاحب الطاق
یعنے ہیثمی کہتا ہے کہ اللہ کھوکل ہے ناف تک اور باقی ٹھوس ہے اسی کو جوالیقی
اور صاحب الطاق کہتے ہین سبحان اللہ کیا فہم وذکا تھی اور کیا عقل سا
زمین کی ناف کو ابتک کسی نے نہین پایا مگر انکی رائے ثلثہ نے زمین کیا خدا کی ناف
کو پایا اب مخدومی ہشام ابن الحکم اور مکرمی ہشام ابن سالم کی کیفیت کو اور
سنئے اور ذرا عنایت فرماکر ادہر کو متوجہ ہوجئے صرف کلینی ہی کو دیکھئے اور
کسی کتاب کی تکلیف نہ کیجئے عن محمد ابن الفرج الرخجی ان ہشام ابن الحکیم
یقول ان اللہ جسم وان ہشام ابن سالم یقول انہ صورت اجوف الی
السرة والباقی صمد یعنے محمد ابن الفرج رخجی سے روایت ہے کہ تحقیق ہشام
ابن الحکم کہتا ہے کہ اللہ جسم ہے اور ہشام ابن سالم کہتا ہے تحقیق وہ صورت ہے
کھوکل ہے ناف تک باقی ٹھوس ہے سچ ہے یہی مصاحبین ایمہ ہدی تھے
اور یہی مقتدائے حضرات شیعہ تھے آپ نے ان حواس خمسہ کے احوال مقدسہ
کو ملاحظہ فرمالیا اور انکے عقائد مطہرہ کو مطالعہ کرلیا اور انکے اقوال مسعودہ کو
سن لیا اور انکے عقول محمودہ کو سمجھہ لیا یہی لوگ اسبق رواۃ حضرات شیعہ ہین
اور یہی لوگ اقدم ثقات حضرات امامیہ ہین ملازمان والاکین انکے عقاید کی

تعریف نہ کیجئے گا اور انکے اقوال کی توصیف نفرمائیگا کیونکہ ایمہ کے نزدیک انکے
عقاید موجب خسران وخذلان ہین اور یہہ خود ظالم اور مردود اور شیطان ہین
ایمہ علیہم السلام انکو گمراہ جانتے تھے اور اہل بدعت مین قرار دیتے تھے اور
ہاتھہ اوٹھا اوٹھا کر دعار بد کرتے تھے کلینی کو ملاحظہ فرمائیے اور کہین کاہیکو
جائیے روایت کیا ہے کلینی نے حسن ابن عبد الرحمٰن حمانی سے کہا اونہون نے
کہ عرض کیا مین نے کاظم علیہ السلام سے تحقیق ہشام ابن الحکم زعم کرتا ہے اس
بات کا کہ اللہ جسم ہے فرمایا امام نے قتل کرے اوسکو اللہ عبارت اوسکی یہہ ہے
عن الحسن ابن عبد الرحمن الحمانی قال قلت لابی الحسن الکاظم ان
هشام ابن الحکم یزعم ان الله جسم قال قاتله الله اور پہر کلینی کو دیکھہ
لیجئے اور اوسی سے اپنی تسکین کر لیجئے روایت کیا کلینی نے کتاب التوحید
مین محمد ابن الفرح رخجی سے کہ اونہون نے امام ابو الحسن سے بواسطہ تحریر کے
سوال کیا اس امر مین کہ ہشام ابن الحکم اللہ کا جسم ٹہراتا ہے اور ہشام ابن
سالم صورت فرمایا امام نے پناہ مانگ تو ساتھہ اللہ کے شیطان سے اور قول
دونون ہشامون کا لغو وبیہودہ ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عن محمد ابن الفرج
الزنجی قال کتبت الی ابی الحسن سئله عما قال هشام ابن الحکم
فی الجسم وهشام ابن سالم فی صورت فکتب دع عنك حیرة
الحیران واستعذ بالله من الشیطان لیس قول ما قال الهشمان اور
پہر اوسی کلینی کو ملاحظہ فرمائیے اور اپنے قلب کا اطمینان اوسی سے کر لیجئے روایت
کیا کلینی نے محمد ابن الحراز اور محمد ابن الحسین سے کہ کہا اونہون نے کہ داخل
ہوئے ہم امام ابو الحسن رضا علیہ السلام کے پاس اور عرض کیا ہم نے کہ ہشام
ابن سالم اور صاحب الطاق اور میثمی کہتے ہین کہ اللہ تعالے خالی ہے ناف تک

اور باقی ٹہوس ہے پس امام نے سجدہ کیا اور فرمایا کیسی تابعداری کی اونہون نے نفسون اپنے کی اور بعد اوسکے دعا مانگی کہ اے اللہ مت حشر کر تو میرا ساتہہ قوم ظالمین کے عن ابراهیم ابن محمد ابن الخراز ومحمد ابن الحسین قالا دخلنا علی ابی الحسن الرضا قلنا ان هشام ابن سالم وصاحب الطاق والهشمی یقولون انه تعالی اجوف الی السرة والباقی صمد فخر لله ساجدا ثم قال کیف طاوعتهما انفسهما ان شهوک لغیرك اللهم لا اصفك الا بما وصفت به نفسك ولا اشبهك بخلقك انت اهل لکل خیر فلا تجعلنی مع القوم الظالمین جناب والا دیکہیے کہ ان بزرگوار ونبیرایہ علیہم السلام کیسی بد دعا فرماتے ہین اور کیسا انکو نفس پرست بتلاتے ہین اور کسطرح انکو فرقہ مشبہ مین داخل کرتے ہین اور کیسا حکم پناہ مانگنے کا شیطان سے فرماتے ہین اور کیسا اپنے حشر کو قوم ظالمین سے بچاتے ہین ملازمان جناب بوجہ جودت طبیعت اور بتعلیمات صاحب تر ہہ کہین یہہ نفرما دیجیے گا کہ یہہ حضرات جامع الکمالات اپنے اقوال سے بوجہہ مصاحبت امام جعفر علیہ السلام منحرف ہوگئے تہے اور اپنے عقاید سے بسبب فیض جعفری کے تایب ہوگئے تہے اپنے مذہب سابق سے رجوع کرلیا تہا اور دوسرے مذہب مین قرار پکڑلیا تہا پہر ہو جائیگا امام معصوم کا جاہل ہونا پایا جائیگا حدیث امام جہوٹی ٹہر جائیگی سب اگلے پچہلے تار و پود تہ و بالا ہوجائینگے کیونکہ حدیث مذکور امام رضا علیہ السلام کی ہے جسمین آپنے آیت — فلا تجعلنی مع القوم الظالمین بطریق دعا فرماکر اون حضرات ممدوح عالمین کے سوء خاتمہ کی خبر دی ہے حضرت امام رضا بعد امام کاظم علیہ السلام کے ہوئے ہین اور یہہ حضرات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے بعد انتقال فرماگئے ہین جیسا کہ کتب رجال ابوعمر کشی وغیرہ سے ظاہر ہے اور

اگر ملا زمان والا حضرت امام رضا علیہ السلام کے حدیث کا خیال نفرماوین اور اپنے ایمہ حقیقیین کی خواہ مخواہ توبہ کو تایب فرماوین گو کہ حضرت امام رضا جاہل ٹھہر جاوین مگر ایمہ شیعہ عقاید مذکورہ سے تایب قرار پاجاوین تو امام اہل تشیع حضرت ملا باقر مجلسی کے بحار الانوار کو ملاحظہ فرمالیجئے اور اوسمین اس حدیث کو جو علل شیخ المشایخ سے منقول ہے پڑھو اگر سن لیجئے عن ابن عامر عن معلی بن محمد عن محمد ابن جمہور العمی باسنادہ رفعہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اللہ لصاحب البدع بالتوبۃ قیل یا رسول اللہ وکیف ذالک قال انہ قد اشرب قلبہ حبہا یعنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا اللہ نے صاحب بدعت کی توبہ قبول کرنے سے کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے اسکی فرمایا اہل بدعت کے دلمین محبت بدعت کی بیٹھ جاتی ہے بعد اوسکے ملا صاحب نے نہ قبول کرنے توبہ اہل بدعت کی نسبت یہہ توجیہہ فرمائی المراد انہ لا یوفق للتوبۃ کما یظہر من التعلیل او لا یقبل توبۃ قبولا کاملا یعنے اہل بدعت کو توفیق ہی توبہ کی نہین دیجاتی یا توبہ اونکی مقبول تام نہین ہوتی اب ارشاد فرمائیے کیونکر توبہ اون ذوات مقدسہ کی کہ جنہون نے خدا کو کھو کل ٹھہرایا ہے مقبول ہوسکتی ہے جب اہل بدعت مین قرار پاگئے تو بقول ملا صاحب کے کیونکر تائب ہوگئے اب آپ ان حواس خمسہ کو انہین کے حال پر چھوڑئے اور انکے تائب ہوجانے سے منہہ کو موڑ کے اس خیال باطل کو طبیعت نازک سے نکال دیجئے اور ان حضرات کی توبہ اور رجوع کرنے کا مطلقاً دلمین گمان نہ کیجئے آگے چلئے عظمت مآب حضرت زرارہ کے حال کو دیکھئے کتب اسماء الرجال اہل تشیع کو ملاحظہ فرمائیے اونمین سے کتاب کشی کو کہ روایات ابو عمر ایمہ سے نقل کرتے ہین کہ ایمہ علیہم السلام حضرت زرارہ پر لعنت فرماتے ہین

اور صرف لعنت پر قصر نہین کرتے ہین بلکہ حضرت زرارہ کو یہود اور نصاری سے زیادہ بد جانتے ہین اور حضرت زرارہ کی عیادت کیواسطے لوگون کو منع کرتے ہین اور جنازہ پر حاضر ہونے سے روکتے ہین عبارت اوسکی ایک مقام کی یہ ہے لعنت اللہ علی زرارة وھو شر من الیھود والنصاری انتہی دوسرے مقام کی عبارت یہ ہے حدثنا محمد ابن احمد عن محمد ابن عیسی عن علی ابن الحکم عن بعض رجاله عن ابی عبد اللہ قال دخلت علیه فقال متی عھدك بزرارة قال قلت ما رأیته منه ایام قال لا تبال وان مرض فلا تعدة وان مات فلا تشھد جنازته قال قلت زرارة متعجبا مما قال قال نعم زرارة شر من الیھود والنصاری ومن قال ان مع اللہ ثالث یعنے علی ابن حکم کے بعض شیوخ کہتے ہین کہ امام صادق نے مجھہ سے پوچھا کہ زرارہ سے ملاقات ہوئے ہی ہین نے عرض کیا کہ چند روز ہوئے کہ مین نے اوسکو نہین دیکھا فرمایا اوسکی پرواہ نکر اگر وہ بیمار ہوا وسکی عیادت کو نجاؤ اگر مرے اوسکے جنازہ پر حاضر نہو مین نے متعجبانہ عرض کیا کہ آیا زرارہ کے حق مین یہہ ارشاد ہوتا ہی فرمایا ہان وہ بدتر ہے یہود اور نصاری سے اور اون لوگون سے جنہون نے کہا کہ اللہ کے ساتھ تیسرا ہے کیا خوب یہہ وہی معظمی حضرت زرارہ ہین کہ جو لولا ھؤلاء مین داخل ہین اور رسالت کے روشن کرنیوالے اور نبوت کے چمکانے والے تہے مگر حضرت زرارہ بہی ایمہ علیہم السلام سے کچھہ خوف نہین کرتے تہے بلکہ جواب ترکی بترکی ایمہ کو دیتے تہے اگر ایمہ علیہم السلام حضرت کی نسبت شر کا لفظ فرماتے تہے تو حضرت زرارہ ایمہ کی نسبت معاذ اللہ لعنت کا لفظ منہہ سے نکالتے تہے اگر ایمہ حضرت پر اللہ کی لعنت برساتے تہے تو حضرت زرارہ ایمہ پر معاذ اللہ اپنی لعنت فرماتے تہے اوسی کتاب مختار ابو عمر کشی مین اسکو

بہی ملاحظہ کیجیے وحدثنا محمد ابن مسعود قال حدثنا جبریل ابن
احمد الفارانی قال حدثنا العبید ابن محمد ابن عیسی عن یونس
عن عبد الرحمن عن ابن مسکان قال سمعت زرارة یقول رحم الله
ابا جعفر واما جعفر فان فی قلبی علیه لعنة وقال قلت له وما حمل
زرارة علی ھذا قال ابن ابا عبد الله اخرج مخاربه یعنے ابن مسکان
کہتا ہے مین نے سنا کہ زرارہ کہتا تہا خدا رحمت کرے ابوجعفر کو پر جعفر بس تحقیق
میرے دلمین اعتقاد یہہ ہے کہ اوسپر لعنت خدا ہے راوی کہتا ہے کہ زرارہ کی اس
عداوت کا کیا سبب کہا اسواسطے امام جعفر اوسکے قبایح اور شنایع بیان فرماتے تہے
واہ حضرت زرارہ ایمہ علیہم السلام پر لعنت کے بہی قائل تہے جب ہی مجیئہ رضیہ
شر من الیھود والنصاری کے قابل تہے حضرت زرارہ کے حال مبارک سے
ہے قطع نظر کیجیے جانے دیجیے کچہہ طبیعت پر میل نہ لائیے گذشت آنچہ گذشت جناب
معلے القاب ابو الجارود کے صفات مقدسہ کو ملاحظہ فرمائیے حضرت ایشان کیسے
کیسے صفات سے موصوف تہے اور کیسے کیسے القاب سے معروف تہے تبصرة العوام
اور تذکرہ الایمہ اور منہج المقال اور خلاصة الاقوال کو دیکہیے فاضل استرآبادی کی کتاب
مختار کشی سے نقل فرماتے ہین کہ حضرت ابو الجارود کو اعمی سرحوب بہی کہتے ہین
اور یہہ نام بعض شیاطین کا بہی ہے جو دریا مین رہتے ہین الاعمی السرحوب
بالسین المھملة المضمومة والراء والحاء مھملتین والباء منقطة
تحتھا نقطة واحدة بعد الواو مذموم لا شبھة فی ذمه سمی سرحوبا
باسم الشیطان الاعمی یسکن البحر ما شاء الله جناب معلے القاب میان
ابو الجارود چشم بد دور اندہے تہے چونکہ دریا مین بعضے شیاطین اندہے رہتے
ہین اسواسطے اونکے نام پر حضرت کا نام بہی رکہا گیا تہا کتاب کشی سے یہہ بہی

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی ایک تفسیر بہی ہے المسمی تفسیر باقری اور وہی فاضل
استرآبادی ابوبصیر سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے
کثیر النوا سالم ابن حفصہ اور ابوالنجار دکذاب اور مکذب اور کفار ہین لعنت اللہ
کی اوپر اونکے عبارت اوسکی یہہ ہے قال ابوعبداللہ علیہ السلام کثیر النوا
وسالم ابن ابی حفصہ ابوالجارود کذابون مکذبون کفار
علیہم لعنت اللہ ان اندہے میان ابوبصیر کو نگاہ مین رکہئیگا یہہ وہی ہین
جو ہولا مین مندرج ہین یہہ میان اندہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو طماع
اور دنیا پرست جانتے تہے اور اسی کی شامت سے کتے نے آپکے منہہ پر موت دیا
تہا ابوعمر کشی نے کتاب مختار مین لکہا ہے کہ حدثنی محمد ابن عیسی عن یونس عن
حماد قال جلس ابو نصر علی باب ابی عبداللہ علیہ السلام لیطلب
الاذن فلم یوذن لہ فقال لو کان معنا طبق لاذن فجاء کلب فشغر
فی وجہہ ابی بصیر قال اف اف معہذا قال جلسہ ھذا کلب شغر
فی وجھك یعنی جناب کشی فرماتے ہین کہ محمد بن مسعود نے کہا کہ مجہہ سے محمد بن
عیسی نے فرمایا اونسے یونس نے اونسے حماد نے کہا حماد نے کہ بیٹھا تہا ابوبصیر اوپر
دروازہ حضرت امام صادق کے تاکہ پروانگی حاضر ہونیکی پاوے بس اونکو
اذن ندیا امام نے ابوبصیر کہنے لگا کہ اگر میرے ساتہہ طبق ہوتا تو اذن ملتا اتنے
مین ایک کتا آیا اور اوسکے منہہ مین موت دیا ابوبصیر کہنے لگا اُف اُف یہہ کیا
تہا اونکے ہمنشین نے کہا کتا دوڑا تیرے منہہ مین موت گیا واہ میان ابوبصیر ہی
عجیب چیز تہی یہی تہی کہ نبوت کو روشن کرتے تہے یہی تہی کہ رسالت کو جہکاتے تہے
ملازمان والا غور کرین کہ جب حضرات اہل تشیع کے ائمہ حقیقین ائمہ علیہم السلام
مردود و مطرود ظالم اور کاذب ملعون و کافر کذاب و مکذب فرمادین تو یہہ

حضرات جو کچھہ کہین وہ بجا ہے اور جو کچھہ بیان کرین وہ زیبا ہے مگر ایک سخت مشکل
ہے وہ بہی التماس کے قابل ہے کہ یہہ حضرات مذکورین ثمانیہ اور انکے اخوات
مردودین زانیہ بزبان حال باواز بلند پکار پکار کر کہتے ہین کہ محدثین اور
مصنفین شیعہ ہماری گردن کیوں پکڑتے ہین اور ہمارا دامن کیون کہینچتے
ہین ہمتو درمیانی ہین صرف پیغام پہونچانے والے ہین بقول شخصے ایلچی کو سوال
سے کیا مطلب اور جواب سے کیا غرض ایمہ علیہم السلام ہی کی کیون نہین احوال
دیکھتے اور اونہین کے کیون نہین اقوال سمجھتے ہمارا کیون دامن پکڑتے ہین
اونہین سے کیون نہین پوچھتے اپنی کتابونکو دیکہین اور اونکی احادیث کو
سمجھین وہ تو بے تکلف فرماتے ہین کہ ہم ہی زیادتی اور نقصان کے ساتھہ جواب
دیتے ہین وہ تو کہلکر ارشاد کرتے ہین کہ ہم ایک بات مین ستر پہلو رکھتے ہین پہر
آپ ہم سے کیون پرخاش کرتے ہین اور ہمارے کیون دست بگریبان ہوتے
ہین اور اگر خواہ مخواہ ہمارا پیچھا لیتے ہین تو ہم بہی صاف صاف کہتے ہین کہ یہہ
کشتی خضر ہی کی ڈوبائی ہوئی ہے اور یہہ جماعت اونہین کی خاکمین ملائی
ہوئی ہے جناب سامی خیال کرین اب ہم آپسے کیا عرض کرین اور کسطرح آپکی
خدمت مین التماس کرین گویم مشکل وگرنگویم مشکل بظاہر ہم کلینی اور بحار کو دیکھتے
ہین تو یہہ بیچارہ بہی بیقصور معلوم ہوتے ہین آپ کلینی کو تو کہولئے اور اوسمین
حدیث جعفری کو تو ملاحظہ کیجیے فی الواقع اونکا تو صاف ارشاد ہے کہ یہہ زیادتی
اور نقصان ہمارا ایجاد ہے کلینی نے باب اختلاف الحدیث مین منصور ابن حازم
سے روایت کیا ہے کہ کہا مین نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کیا وجہ ہے کہ
اگر مین مسئلہ کو پوچھتا ہون تو آپ کچھہ جواب دیتے ہین اور اگر دوسرا شخص اوسی
مسئلہ کو پوچھتا ہے تو اوسے مغایر جواب اول کے جواب دیتے ہین فرمایا آپنے ہم

جواب دیتے ہین ساتھہ زیادتی اور نقصان کے عبارت اوسکی یہہ ہے قلت لابی
عبد اللہ علیہ السلام ما اسئلك من المسئلة فتجیئ فیها بالجواب
ثم یجیئك غیری فتجیب بجواب آخر قال انا نجیب الناس علی
الزیادة والنقصان اور اگر آپ بحار الانوار مجلسی مین حدیث جعفری کو ملاحظہ
فرماوینگے اور اوسمین محمد ابن بشیر اور عزیر کے سوال کو اور حضرت امام علیہ السلام
کے جواب کو مطالعہ کرینگے تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جناب والا ان حضرات ثانیہ
اور اونکے اخوات زمانیہ کو صاف بری کر دینگے اور اس جرم اختلاف سے بالکل رہا
کر دینگے مجلسی نے اپنے باپ سے اونہون نے سعد سے انہون نے محمد ابن ولید
اور سندی سے اونہون نے ابان ابن عثمان سے انہون نے محمد بن بشیر
اور عزیر سے انہون نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ کہا عزیر نے
حضرت امام علیہ السلام سے نہین ہے کوئی شے زیادہ سخت اوپر ہمارے اختلاف
اصحاب ہمارے سے فرمایا امام نے کہ یہہ اختلاف میری طرف سے ہے عبارت اوسکی
یہہ ہے عن ابی عن سعد عن محمد ابن الولید والسندی عن ابان بن عثمان
عن محمد بن بشیر وعزیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لما
انہ لیس شیئ اشد علی من اختلاف اصحابنا قال ذلك من قبلی
اور اگر ایکی مرتبہ کہین آپ بحار الانوار مجلسی کو دیکھہ لیوینگے تو ان درمیانیون کے
مقولہ کو کلیۃ سچا سمجھہ لیوینگے چنانچہ روایت ہے زرارہ سے کہ اوس نے امام
باقر علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت امام نے اوسکو کچھہ جواب دیا اسکے
بعد ایک دوسرا شخص آیا اور اوس نے بھی وہی مسئلہ پوچھا اوسکو برخلاف
پہلے جواب کے جواب دیا کہ پھر تیسرا شخص آیا اوسکو دونون جوابون کے خلاف
جواب دیا جب وہ دونون آدمی چلے گئے تب مین نے کہا اے ابن رسول اللہ

اسکا کیا سبب ہے کہ دو آدمی اہل عراق سے آئے اور وہ دونون آپکے شیعون
مین سے تھے اور آپنے دونون کو جواب ایک دوسرے کے خلاف دیا امام نے فرمایا
کہ یہی ہمارے حق مین بہتر ہے اور اسی مین ہماری تمہاری خیریت ہے اگر اوسمین
تم سب مختلف نہو اور ایک بات پر متفق ہوجاؤ تو لوگ تمکو نہچھوڑین اور ہم تم زندہ
نرہنے پاوین اور پہر زرارہ کہتا ہے کہ جب امام صادق علیہ السلام سے اس امر
کو مین نے پوچھا تو اونھون نے بھی اپنے پدر بزرگوار کے موافق جواب دیا عبارت
اوسکی یہہ ہے عن زرارہ عن ابی جعفر قال قال سئلته عن مسئلة
فاجابنی قال ثم جاء رجل فسئله عنها فاجابه بخلاف ما اجابنی
واجاب صاحبتی فلما خرج الرجلان قلت یا بن رسول الله رجلان
من اهل العراق من شیعتك قد مایسئلان فاجبت كل واحد منهما
بغیر ما اجبت بالاخر فقال یا زرارة ان هذا خرلنا وابقی لنا
ولكم لو اجمعتم علی امر واحد لقصد كم الناس ولا كان اقل بقائنا
وبقائكم فقلت لابی عبد الله الی ان قال فاجابنی بمثل جواب ابیه
اور اوسی بحار الانوار مین حضرت امام جعفر صادق کی اس حدیث کو بھی دیکھہ
لیجیئے گا کہ امام فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون جس سے چاہون
نکل جاؤن عبارت اوسکی یہہ ہے عن ابی عبد الله قال انی لا تکلم علی
سبعین وجهًا لی فی کلها المخرج جناب والا ایک چھوٹی سی سیری بھی سن
لیجیئگا کہ کہین آپ ان احادیث ایمہ کو دیکھکر اس اختلاف کو عمدہ نہ سمجھہ لیجیئے گا
اور اوسیر توجیہات رکیکہ نہ پیش کیجیئے گا علل الشرایع کو دیکھیے کہ عبد المومن انصاری
نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک قوم روایت کرتی ہے
کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اختلاف امت کو رحمت فرمایا ہے امام نے ارشاد

فرمایا کہ سچ کہتے ہین راوی نے عرض کیا کہ جب اختلاف امت کا رحمت ہوا تو اتفاق اونکا عذاب ہوگا امام نے فرمایا کہ نہین یہہ بات نہین ہے اختلاف کسی صورت مین باعث رحمت نہین ہو سکتا اسواسطیکہ خدا کا دین ایک ہے بلکہ مراد اختلاف سے سفر کرنا ہے بلاد مختلفہ سے واسطے تحصیل علم کے نزدیک آنحضرت صلعم کی اور تعلیم کرنا ہے قوم اپنی کو بعد مراجعت کے جیسا کہ حق تعالےٰ نے کلام مجید مین حکم کیا ہے اور اختلاف دینے موجب ضلالت وگمراہی ہے نہ مصداق رافت ورحمت الٰہی ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عن عبد المؤمن الانصاری قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان قوما یروون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اختلاف امتی رحمتہ فقال صدقوا فقلت ان کان اختلافہم رحمۃ فاتفاقہم عذاب قال لیس حیث تذری انما اراد اللہ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہ فی الدین لینظروا قومہم اذا رجعوا الیہم فامرہم ان تنفروا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یختلفوا الیہ ویتعلموا ثم رجعوا الی قومہم فیعلمونہم انما اراد اختلاف من البلدان لا اختلافا فی دین اللہ انما الدین واحد انما الدین واحد اب ذرا غور کر لیجیے کہ حدیث کلینی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمہ علیہم السلام فرماتے ہین کہ ہم زیادتی اور نقصان کے ساتھہ جواب دیتے ہین اور علل الشرایع کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمہ علیہم السلام ارشاد کرتے ہین کہ اختلاف دین مین موجب گمراہی ہے پس اس شکل اول سے کہ ہم موجبہ اختلاف ہین اور اختلاف موجب گمراہی ہے صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایمہ علیہم السلام خود اپنے نفوس مقدسہ کو معاذ اللہ موجب ضلالت اور گمراہی قرار دیتے جناب والا یہہ تو قہر ہوا جاتا ہے سارا جھگڑا اختلاف کا ایمہ علیہم السلام کے سر پہ رکھا جاتا ہے درمیانی توصاف

بچے جاتے ہین اور معاذ اللہ ایمہ علیہم السلام پہنسے جاتے ہین مگر نہین اللہ کی
عنایت سے ایمہ علیہم السلام ان لغویات سے مبرا ہین اور ان مزخرفات سے معرا
ہین وہ تو بزبان حال یہہ فرماتے اور بصد مقال یہہ ارشاد کرتے ہین کہ ایحضرات
شیعہ ہم معدن رسالت ہین ہم کان نبوت ہین ہم جزو نبی ہین ہم عضو وصی
ہین ہم واصلین الی اللہ ہین ہم اولاد رسول اللہ ہین ہم بیت نبوت ہین
ہم عترت رسالت ہین ہم اقربائے نبی ہین ہم اعزائے ولی ہین ہم مجمع خلافت
ہین ہم منبع ولایت ہین ہم موجب ہدایت ہین ہم باعث رحمت ہین ہم جامع
کمالات ہین ہم فایض البرکات ہین ہم مجمع حسنات ہین ہم منبع فتوحات ہین
ہم لحم نبی کے ٹکڑے ہین ہم خون وصی کے قطرے ہین ہم داعی الی اللہ ہین
ہم راعی امت رسول اللہ ہین ہمارے ہی یہان سے ہدایت ہے ہمارے
ہی یہان سے ولایت ہے ہم ہدایت کو جاری کرنے والے ہین ہم ضلالت کو دفع
کرنیوالے ہین ہم روشنی کو پہیلانے والے ہین ہم تاریکی کو دور کرنیوالے
ہین ہم اختلاف دین کو اوٹہانیوالے ہین ہم اتفاق مذہب کو جمانے والے
ہین ہم اللہ کے کلمہ کو بلند کرنیوالے ہین ہم کافرون کے کفر کو پست کرنیوالے
ہین ہم صدق وتصدیق کے ساتہہ کلام کرنیوالے ہین ہم نفاق وتقیہ سے اجتناب
کرنیوالے ہین ہم خدا کی راہ مین جان دینے والے ہین ہم رسول کے طریقہ مین
سر کٹانے والے ہین ہم ہی ہین کہ یزید پلید کی فوج سے اپنے سر کٹواے ہم ہی
ہین کہ مامون رشید کے زہر کے پیالون سے اپنے جگر کے ٹکڑے کروائے ہمارا
یہہ کام نہین کہ تم مین اختلاف ڈالین ہمارا یہہ طریقہ نہین کہ تم مین ضلالت کو
پہیلا وین یہہ آفت تو تمہارے درمیان مین اونہین متوسطین کذابین نے پہیلائی
یہہ ضلالت تو تمکو اونہین کفار اور مکذبین نے تبلائی ہے اے مصنفین شیعہ کیا

ہمارا کلام تمنے ابو یعقوب کلینی اور ابو عمر کشی سے نہین سنا کہ یہہ مردود دین ثمانیہ اور
انکے اخوات زرارہ نیہ مردود ومطرود ظالم اور کاذب ہین کیا ہماری حدیث کو کلینی
اور کتاب مختار اور خلاصۃ الاقوال مین نہین دیکھا کہ یہہ لوگ ملعون شیطان مرجوم
اور مکذب ہین کیا تم نے ان ملاعنہ کے حال کو کتاب کشی سے نہین دیکھا کہ یہہ ہمارے
اوپر لعنت کرتے تھے اور کیا تم نے ان ملاحدہ کے قال کو ابو عمر سے نہین سنا کہ
یہہ ہمکو طماع اور دنیا پرست جانتے تھے کیا تمہین کلینی مین نہین معلوم ہوا کہ یہہ
لوگ جھوٹی باتین بنا کر ہماری طرف سے روایت کیا کرتے تھے کیا ہمارے حکم کو
علل الشرایع مین نہین دیکھا تھا کہ اختلاف دین ضلالت ہے کیا تم نے ابو عمر سے نہین
سنا کہ ہم انکو یہود اور نصاری سے بدتر جانتے تھے کیا تمہین کتاب کشی سے نہین
معلوم ہوا کہ ہم انکے جنازہ پر جانے اور عیادت کرنے سے منع کرتے تھے جب سب کچھ
یہہ تم نے کلینی اور کتاب مختار اور تذکرۃ الایمہ اور تبصرۃ العوام اور علل الشرایع
اور خلاصۃ الاقوال مین دیکھا اور معلوم کیا پھر کیونکر تم نے انکے اقوال کو تسلیم کر لیا
اور کسطرح اس مذہب کو ہماری طرف سے سمجھہ لیا کیون نہ انکی روایات کو موافق
ہماری حدیث کے مردود ومطرود جانا اور کیون نہ اونکو مطابق ہمارے حکم کے
کافر و ملعون پہچانا اسمین تو صریح تمہارا قصور ہے معتقد علیہ تمہارا مجبور و معذور
ہے معلوم نہین حضرات شیعہ اب ایمہ علیہم السلام کو کیا جواب دینگے یا کف افسوس
ملکر اونکی جناب مین یہہ عرض کرینگے کہ آپ یہہ ارشاد فرماتے ہین وہ ہم سے اور
ہی کچھہ راگ گاتے ہین آپ اونپر لعنت کا مینہہ برساتے ہین وہ آپ پر معاذ اللہ
فوارہ لعنت جاری کرتے ہین آپکی اونکی تلاعن اور تکاذب مین ہم مصیبت مین
پھنس گئے اور ناحق مفت مین پس گئے آپ دونون صاحبونکا کچھہ نہ گیا ہمارا
دین و مذہب بگڑ گیا ۔ آنکھین کہین کہ دل ہی نے ہمکو کیا خراب ٭ اور دل کہے کہ

آنکھون نے ہمکو ڈوبا دیا + بگڑا آسیکا کچھہ نہین ایدر دمفت مین + دونون کی
مند نے خاکمین ہمکو ملا دیا + اب جناب مخاطب خیال فرماوین کہ صرف دو آیتون
سورۂ دہر کی شان نزول مین مفسرین و محدثین شیعہ کے بارہ اختلاف اور
اٹھائیس ۲۸ کبھی کبھی واقع ہوون اور منجملہ کتب اربعہ دو کتابون استبصار و تہذیب
مین پانچ ہزار حدیث سے زیادہ مختلف و متناقض لکھی ہوون اور پھر ابین روات
اور ائمہ کے تناقض اور تخالف دایر ہوا اور پھر احادیث ائمہ مین باہمدگر تخالف
و تناقض سایر ہو تو آپکو دو ایک روایتون اہلسنت پر جو دو ایک مقام مین
واقع ہوئی ہین اور نفس الامر مین کسیطرح کا اختلاف نہین ہے لفظ کبھی کبھی کا لانا
زیبا نہین ہے آیندہ آپ مختار ہین خواہ کبھی کبھی کہئے یا تبھی تبھی فرمائیے **قولہ**
غرض یہہ ہے کہ صحیح ایک قول ہی نہین ہے **اقول** یہہ تو آپ فرماوین ہمتو
اپنی زبان سے کسطرح سے کہین کہ قول جناب مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کا بمقابلہ
حضرت عباس انک رجل تائہ وقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن المتعۃ یعنی تو ایک مرد عیاش ہے تحقیق منع کردیا رسول اللہ صلعم
نے متعہ سے مندرجہ کتاب محاسن جھوٹا ہے **قولہ** طرح طرح سے ایجاد کرکے کہتے
ہین **اقول** لفظ طرح طرح آپکی زبان مبارک پر بے طرح جاری ہے اول کوئی
طرح ارشاد کیجئے پھر اوسکا جواب لیجئے **قولہ** اور خیبر مین اوسکے حرام ہونیکا قول
اگر تسلیم کیا جائے تو اوس سے فایدہ اہلسنت کو نہین ہے اسواسطے کہ فتح مکہ
اور حجۃ الوداع کہ یہہ خیبر کے بعد ہین ان دونون روزون مین مباح ہونیکی
روایتین موجود ہین چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے **اقول** اوسی تفسیر کبیر مین یہہ
بھی لکھا ہے کہ بعد فتح مکہ کے تا قیام قیامت حرام کیا گیا اور اوسکی تحریم پر سواد
اعظم امت نے اتفاق کیا کما مر اور صحیح مسلم شریف سے ہم نقل کرچکے ہین کہ فتح مکہ

مین تین دن تک جاری رہا اور بعد تین روز کے حرام ہوگیا کما نقل اور کتاب
محاسن مین قول جناب ابوالحسن انہٗ رجل تائہ فقد نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن المتعۃ بمقابلہ ابن عباس حرمت متعۃ الی
یوم القیامہ کو صاف بیان کرتا ہے پس یہ کہنا کہ بعد خیبر کے اباحت کی روایتیں
موجود ہین نہ حرمت کی نہایت حماقت ہے **قولہ** اب دیکھو کہ ہم نے متعہ کے مباح
ہونیکو اہل سنت کی کتابونکی روایتون سے ثابت کردیا ہے **اقول** جناب سامی
ایسا جھوٹا دعوی نکر بیٹھا کرین کچھ تو خدا اور رسول سے شرم کیا کرین ایک جھوٹ ہو
تو بیان کرین کہانتک آپ سے عرض کرین اول علت خمر مین حوالہ ہدایہ کا جھوٹ
نکلا دوسری آیت فما استمتعتم کے معنی جھوٹ بیان کئے تیسرے وجہ اولے
مین جو دعوی کیا جھوٹا کیا چوتھے اوس دعوی کے استشہاد مین پانچ تفسیرونکا
حوالہ دیا جھوٹا دیا پانچوین وجہ ثانیہ مین جو دعوی فرمایا جھوٹ فرمایا چھٹے اوس
دعوی کے ثبوت مین پانچ کتابونکا ذکر کیا جھوٹ کیا یہانتک مین نے آپکے جھوٹ
کے کلیہ لکھدئے اور ہر کلیہ کی تحت مین متعدد جھوٹے جزیہ مندرج ہین ساتوین
صحیح مسلم اور عینی سے جو حدیث واسطے حرمت متعہ کے نقل کی جھوٹ کی آٹھوین
نہایہ ابن اثیر سے جو حدیث حرمت مین پیش کی جھوٹ کی یہہ کذبات ثمانیہ
ذکر کئے گئے ورنہ اگر لکھا جاوے تو ایک رسالہ صرف آپکے جھوٹون کے شمار مین
طیار ہو اور جسقدر کہ ہم نے اس مقام پر آپکے جھوٹ لکھے ہین وہ سب اپنے
موقع پر بتشریح تمام بیان ہوچکے ہین منشاء فلینظر ثمہ کوئی روایت
تو کسی مفسر معتمد یا محدث مستند اہل حق کی بیان فرمائیے کہ جس سے اباحت متعہ الی
یوم القیامت ثابت ہو اور بغیر اسکے تو آپکا بیان محض فضول ہے اذا قلت
العقول کثرت الفضول **قولہ** اگر کچھ عزت ہے تو ہم شیعونکی کتابونسے

اوسکا عدم جواز ثابت کرو **اقول** جناب سامی کی بیحیائی کو ہم سو طرح سے ثابت
کر چکے اور ملا زمان والا کی بے غیرتی کو جا بجا ظاہر کر چکے تہر تو یہ ہے کہ جناب والا
ہر حملہ پر بے شرمی کو کام مین لاتے ہین سنئے آیات اربعہ سے حرمت متعہ کو ثابت
کر چکے تہذیب مصنفہ امام اعظم شیعہ کی حدیث حرام ہونے متعہ مین لکہہ چکے۔
استبصار کی حدیث مندرجہ کتب اربعہ مصنفہ رئیس الطایفہ تحریم متعہ مین پیش
کر چکے قول جناب مرتضوی کو کتاب المحاسن سے ممانعت متعہ مین نقل کر چکے عیون
امام رضا کو فقہ الرضا سے بیان کر چکے تاہم ہم مانع ہین والمانع یکفیہ الا
حتمال واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال آپ اوسکے جواز
مین کوئی آیت اور حدیث پیش کرین ہم سے جواب لین اسپر بہی آپ نہ سمجہین
تو اپنا سر کہا دین **قولہ** اور تمہاری روایتین جو کچہہ اسکے عدم اباحت پر دلالت
کرتی ہین وہ سب موضوع اور دروغ ہین کہ حضرت عمر کی رعایت کیواسطے
بنائی گئی ہین **اقول** جہوٹی روایتین کرنا اور اپنے مذہب کی رعایت کیواسطے
احادیث مین تراش خراش جاری کرنا کام محدثین اہلسنت کا نہین ہے علماء
شیعہ کو بہی اس امر کا اقرار ہے خدا جانے آپکو خلاف اپنے اکابر کے اس امر پر کیون
اصرار ہے مجتہد المتشعین عبد الرزاق لاہجی گوہر مراد مین لکہتے ہین کہ فرقہ محدثین
اہل سنت مین اہل انصاف ہین جو کچہہ پیغمبر سے انکو پہونچا بلا تغیر و تبدل روایت
کیا عبارت اوسکی ہم قبل مین بیان کر چکے ہین البتہ راویان اہل تشیع کی کیفیت
اور اونکی روایتون کا حال قابل تماشا ہے کیسی روایتین جہوٹی ائمہ علیہم السلام
سے بیان کرتے تہے جیسا کہ روایت کیا ہے کلینی نے ابو حمزہ سے کہ کہا مین نے امام
ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ ہشام ابن الحکم آپ سے روایت کرتا ہے کہ اللہ جسم ہے امام
نے فرمایا کہ پاک ہے وہ پروردگار نجانا اوس نے اوسکی ذات کو وہ نہ جسم ہے نہ صورت

ہے عبارت اوسکی یہہ ہے حدثنا احمد ابن ادریس قال حدثنا محمد ابن عبد الجبار عن صفوان بن یحیی عن علی بن ابی حمزۃ قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام سمعت ھشام ابن الحکم یروی عنکم ان اللہ عزوجل جسم الی ان قال فقال علیہ السلام سبحان من لا یعلم کیف ھو الا ھو لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر لا یحد ولا یحس ولا یمس ولا تدرکہ الحواس ولا یحیط بہ شیئ لا جسم ولا صورت لا تخطیط ولا تحدید اور تراش وخراش محدثین شیعہ کو کہانتک آپ سے عرض کیا جاوے آپ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو ملاحظہ کیجیے اور اوسمین سے رئیس المحدثین شیعہ کے حال کو معائنہ فرمائیے یعنے ملا باقر لکھتے ہین یہہ خبر کافی سے لیگئی ہے اور اوسمین عجیب تغیر و تبدل کیا گیا ہے جس سے صدوق کی نسبت بدظنی ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے اوس حدیث مین تغیر اور تبدل اسلیئے کیا ہے کہ اہل عدل کے مذہب کے موافق ہو جاوے اور الفاظ حدیث کافی کے اسطرح سے ہین عبارت اوسکی یہہ ہے ھذا الخبر ماخوذ من الکافی و فیہ تغیر عجیب تورث سوء الظن بصدوق وانما ھو انما مثل ذلک لتوافق مذھب اھل العدل و فی الکافی کذا پس معلوم ہوا کہ ہمیشہ آپکے بیان کے راوی ایمہ پر افترا و تہمت باندہتے رہے اور محدثین شیعہ بوجہ رعایت مذہب کے تراش وخراش کرتے رہے

قولہ شیعون کے مقابلہ مین اون روایتون کا ذکر کرنا بڑی حماقت کی بات ہے **اقول** میان تمہاری تو عقل جاتی رہی ہے سر سے پیر تک آپ حماقت مین مبتلا ہین ہم نے تمہارے مقابلہ مین کب اپنی کتابونکی روایت بیان کی تہی جو ایسی حماقت کی باتین کر رہے ہو بلکہ کتب اربعہ کی حدیث پیش کی تہی اور یہہ تو ظاہر ہے

کہ یہود و نصاریٰ کے مقابلہ مین قرآن کی آیت کیونکر پیش ہو سکتی ہے اور اہل تشیع
کے مقابلہ مین احادیث رسول اللہ مندرجہ کتب اہلسنت ایدہم اللہ کسطرح
کام آسکتی ہین جیساکہ اہل تثلیث کو انجیل سے قایل کیاجاتا ہے اوسیطرح اہل تشیع
کو اونہین کی کتابون سے معقول کیاجاتا ہے **قال السید** نے بلکہ اب کے اکابر
متعہ کے قریب بوجوب ہونیکے مقر ہین جیساکہ خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے کہ ممتوعہ کے
بوسہ لینے مین حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور ہر شہوت کے بدلے ایک نیکی
لکھی جاتی ہے اور جو بغیر متعہ کے مرگیا قیامت کے روز بدشکل اوٹھیگا اور ناک
اوسکی کٹی ہوگی **قال المجتہد** واجب اور قریب بوجوب تو ہمارے نزدیک
متعہ نہین ہے بلکہ مستحب ہے **اقول** ترک مستحب پر وعید شدید شرع شریف
مین وارد نہین ہے پس اطلاق کرنا مستحب کا متعہ پر کہ جسکے تارک پر عذاب روز
قیامت کو بدہیئت اور بدشکل ہوجانیکا مقرر ہے محض لغو ہے **قولہ** اور جو اعمال
کہ سنت ہوتے ہین اونکے بجالانے مین ایسا ہی بیحد وحساب ثواب ہوتا ہے **اقول**
اونکا تارک نکٹا اور کنکٹا قیامت کے روز نہین اوٹھتا ہے ہر فعل پر ثواب محدود
ہوتا ہے محدود پر اطلاق غیر محدود کا ممتنع ہے اس قول سے تو آپ نے تمامی فرایض
و واجبات پر متعہ کو بڑہا دیا کہ اوسپر ثواب بیحد وحساب مقرر کردیا **قولہ** اور
واسطے ترغیب کے نہایت مبالغہ اونکے ثواب مین ہوتا ہے **اقول** عقیدہ رکھنا
صرف مبالغہ کا واسطے ترغیب کے بغیر اوسکے ثواب کے جانب شارع علیہ السلام سے
آپ ہی کا کام ہے یہہ شرع شریف ہے شاید آپکے نزدیک شعر وشاعری اسیکا
نام ہے **قولہ** اور اسمین کچہہ خصوصیت شیعو کی نہین ہے **اقول** ترک مستحب پر
معذب ہونا بقول تمہارے البتہ مخصوص اہل تشیع کے ساتہہ ہے **قولہ** بلکہ اہلسنت
کی کتابون مین ایسا بلکہ اس سے زیادہ موجود ہے کہ فعل قلیل پر ثواب کثیر ملتا ہے۔

اقول مذہب اہل سنت مین ہرگز حکم اس امر کا نہین ہے کہ جو شخص ایک مستحب کو ترک کریگا تو قیامت کو بد ہیئت اور بدشکل اوٹھیگا اور بعض افعال مسنونہ پر ثواب کثیر کا ملنا جایز بلکہ واقع ہے لیکن اونکے تارک پر عذاب شدید کا وارد ہونا مخالف شرع ہے **قولہ** لیکن اس مبالغہ کرنے سے وہ فعل واجب نہین ہوجاتا ہے **اقول** یہہ تمہاری فہم کی غلطی ہے صرف ثواب کثیر کے ملنے سے متعہ کے قریب بوجوب ہونیکو تائب نہین کیا جاتا ہے بلکہ اس امر سے قریب بواجب ہونا قرار پاتا ہے کہ جو بغیر متعہ کے مرگیا قیامت کے روز بدشکل اوٹھیگا اور ناک اوسکی کٹی ہوگی جیسا کہ تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکہا ہے **قولہ** اپنے گہر کی تو خبر نہین دوسرون پر اعتراض کرتے ہین **اقول** ہم اعتراض نہین کرتے بلکہ آپکے مذہب مین متعہ کے قریب بوجوب ہونیکو بوجہ ورود وعید شدید کے اوسکے تارک پر بیان کرتے ہین ورنہ استحباب کو ہم کب مانتے ہین بلکہ اوسکے اباحت سے انکار رکہتے ہین **قولہ** دیکہو پیر دستگیر اہلسنت کی کتاب غنیۃ الطالبین مین لکہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے روز اپنی زوجہ سے مجامعت کرے اور نہا کر نماز جمعہ کو جاے تو اوسکو ہر قدم پر ثواب سال بہر کے روزہ کا اور تمام سال کے قیام کا ہوگا **اقول** دیکہیے کہان مباشرت کرکے منکوحہ سے نماز جمعہ کو جامع مسجد کو جانا اور کہان ممتوعہ عورت کے صرف ایک بوسہ لینے مین حج اور عمرہ کا ثواب ملنا کہان زوجہ سے صحبت کرکے اور غسل کرکے نماز جمعہ کو جامع مسجد مین پڑہنا اور کہان عورت ممتوعہ اور مرد کے فقط بوس وکنار مین تمام عمر کے گناہ ساقط ہوجانا کہان مباشرت کرکے منکوحہ سے اور نہا کر جامع مسجد مین جمعہ کے روز اللہ کی عبادت ادا کرنا اور کہان عورت ممتوعہ ومرد کو ہر لذت وشہوت کے بدلے مین پہاڑ ونکے برابر نیکیان ملنا فاین ھذا من ذاک واین السمک من السماک عبارت تفسیر خلاصۃ المنہج ملا فتح اللہ کاشانی کی ملاحظہ فرمائیے اور ذرا

انصاف کرکے دلمین شرمائیے کہ اگر باہم سخن کنند سخن ایشان ذکر تسبیح باشد و چون دست یکدیگر را بدست گیرند ہر گناہے کہ کردہ باشند از سر انگشتان ایشان ساقط شود و چون یکدیگر را بوسہ دہند حق تعالے بہر بوسہ حجی و عمرہ برای ایشان بنویسد و چون خلوت کنند بہر لذتے و شہوتے حسناتے بنویسد برای ایشان مانند کوہ ہاے برافراشتہ **قولہ** اور اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ جو شخص ماہ رجب مین نو روزے رکہے تو وہ جسوقت قبر سے نکلے گا تو نور اوسکے منہہ کا تمام اہل محشر کو روشن کردیگا اہل محشر کہین گے کہ یہہ پیغمبر برگزیدہ ہے **اقول** اللہ کی عبادت ادا کرنے سے اگر کسی شخص کا منہہ روشن ہوجاوے اور اہل محشر اوسکی روشنی کو دیکھکر بادی النظر مین ایسا گمان کرنے لگین تو چندان قباحت نہین البتہ قباحت تو یہہ ہے کہ سید الاولین والآخرین کی زبان مبارک سے خبر ناطق اور حکم واثق متعہ کرنیوالے کیواسطے جو محض مستی نکالنے کیواسطے ہوتا ہے روایت کیا جاوے کہ جو ایکبار متعہ کرے درجہ اوسکا مثل درجہ حسین کے ہوا اور جو دو بار متعہ کرے درجہ اوسکا مثل درجہ حسن کے ہوا اور جو تین بار متعہ کرے درجہ اوسکا مثل درجہ علی کے ہوا اور جو چار بار متعہ کرے درجہ اوسکا مثل میری درجہ اور مرتبہ کے ہو چنانچہ تفسیر خلاصۃ المنہج مین ملا فتح اللہ کاشانی شیعی نے آیت کریمہ فما استمتعتم کے تحت مین لکھا ہے ونیز آن حضرت نمود کہ ہر کہ یکبار متعہ کند درجہ او چون درجہ حسین باشد و ہر کہ دو بار متعہ کند درجہ او چون درجہ حسن باشد و ہر کہ سہ بار متعہ کند درجہ او چون درجہ علی باشد و ہر کہ چہار بار متعہ کند درجہ او چون درجہ من باشد اور تفسیر منہج الصادقین سے ایک حدیث اسی مضمون شریف کی قبل مین ہم نقل کرچکے ہین **قولہ** اب انصاف کرنا چاہیئے کہ بعضے فساق بہی جب مین روزہ رکہتے ہین کیا مثل پیغمبر برگزیدہ کے ہوجاتے ہین **اقول** درجہ نبی

پر غیر نبی اہلسنت کے نزدیک کسیطرح پر نہین پہونچ سکتا ہے البتہ جو لوگ اس عبادت کو ادا کرینگے وہ اگر مقبول ہو گئی اور فسق فجور اونکا اوس عبادت کی برکت سے معاف ہو گیا اور محشر مین روشنی کے ساتھہ اوٹھائے گئے تو اہل محشر اپنے نزدیک اونکی صرف روشنی کو بادی النظر مین دیکھکر ایسا گمان کرینگے نہ یہہ کہ وہ نفس الامر مین پیغمبر برگزیدہ کے مثل ہوجاوینگے انصاف تو اس امر مین فرمائیے کہ صحابہ اوباش اور عیاش کہ جو نماز روزہ تک سے واقف نہین ہین اور اونہون نے صرف متعہ کر لیا ہے کیا ایہ علیہم السلام کی کہ جو افضل تمام انبیا سے تھے نہین بلکہ انبیا نے اونکے مرتبہ پر حسد کیا تہا اور اس حسد ہی کی وجہ سے صدہا قسم کی بلاؤن مین مبتلا ہو گئے تھے باکہ جواز خدا سے خارج کی گئی تھی مراتب پر بلکہ سید المرسلین کے مرتبہ پر پہونچ جاتی ہین **قولہ** اور ایسے ہی مبالغہ سے کیا یہہ عمل قریب بوجوب ہو گیا **اقول** میان مجتہد صاحب یہہ کیا آپ فرماتے ہین اور کیا دیراو پیراو کرائے ہین ثواب سے واجب نہین ہوتا بلکہ اوسکے ترک پر ورود وعید شدید سے وجوب مین شمار کیا جاتا ہے **قولہ** یہہ ثواب مین متعہ سے بھی بہت بڑہکر ہے **اقول** بجناب توبہ کیجیے اپنے اکابر کی احادیث مرویہ سے منہہ نہ پھیرئے کہان عبادت خدا ادا کرنے سے اہل محشر کا اپنے نزدیک صرف روشنی دیکھکر ایسا گمان کر لینا اور کہان محض شہوت رانی پر رسول اللہ کی زبان مبارک سے حکم قطعی کہ حجتی کا روایت کرنا **قولہ** اور مشکوۃ مین انس سے روایت ہے کہ جو شخص چاہے کہ خدا سے ملاقات کرے پاک اور پاکیزہ ہو کر گناہون سے تو حرایر سے یعنے آزاد عورتون سے نکاح کرے اب دیکھو ثواب تزویج حرایر کا کہ محض حظ نفس اور شہوت رانی ہے کہان سے کہانتک پہونچا کہ گناہون سے بالکل پاک ہوگا **اقول** معاذ اللہ جناب والا نے نکاح پر کیونکر محض حظ نفس اور شہوت رانی کا اطلاق کر دیا اور احادیث ایہ کہ جو اسکی فضیلت

مین وارد ہین ہولا دیا جامع عباسی کو ملاحظہ کیجیے اور اوسمین باب گیارہوین مقدمہ
فضیلت نکاح کو مطالعہ کیجیے - بدان کہ احادیث در فضیلت نکاح کردن بسیار وارد شدہ
وچون این مختصر گنجایش ذکر جمع آنہا نداشت لہذا بسہ حدیث اختصار رفت از ان
جملہ در حدیث ائمہ معصومین آمدہ کہ بہتر فایدہ کہ مسلمانان را بعد از اسلام حاصل شد
بہتر از زن صالحہ نیست کہ ہرگاہ او را بینند خوشحال شوند و ہرگاہ از و غائب شوند
حفظ ناموس و مال او کند و ہم در حدیث آمدہ کہ دو رکعت نماز یکہ صاحب زن
بگذارد بہتر است از ہفتاد رکعت نماز یکہ عزب بگذارد و ہم در حدیث آمدہ کہ بدترین
مردہاے مسلمانان آن کسانند کہ عزب مردہ باشند آب بقول آپکے لازم آتا ہے
کہ جو شخص نفس پرست ہو اوسکی دو رکعت نماز بہتر ہو ستر رکعت نفس کش سے اور یہی
لازم آتا ہے کہ جو شخص شہوت پرستی اور نفس پرستی کو ترک کردے اور مرجاوے تو وہ
بدترین مردون مسلمانون سے گنا جاوے جناب والا نکاح کو خصوصاً تزویج حرایر
کو متعہ سے کیا نسبت کہ اسمین صدہا قسم کے فواید شارع علیہ السلام نے بیان فرمائے
ہین شاید آپنے اسپر محض حظ نفس اور شہوت رانی کو اسواسطے اطلاق فرمایا تاکہ متعہ
اور نکاح دونون برابر ہوجاوین **قولہ** اور متعہ مین یہہ بات کہان **اقول** ممتوعہ سے
صرف مساس کرنے پر گناہون سے پاک ہوجاتا ہے اور جماع کرنے پر اللہ تعالے فرشتہ
کو گواہ کرکے مرد اور عورت کو بخشدیتا ہے جیساکہ خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے - گواہ شوید
بر ان کہ من آمرزیدم ایشان را اور کہان تزویج حرایر کہ جسپر ثواب محدود اور کہان
متعہ کہ بقول آپکے کہ اوسپر ثواب غیر محدود اور غیر متناہی اور بیحساب **قولہ** اور جناب
رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی حج کو جاوے اور میری زیارت اوس نے نکی تو مجھپر
جفا اوس نے کی سو روضہ کے زیارت نکرنے سے آدمی کافر نہین ہوجاتا ہے اور جفا
کرنی اون حضرت پر کفر ہے اور جب کافر ہوگیا تو ہوسکتا ہے کہ قیامت کے روز بدبخت نکلے

اور بکٹا ہوکر اوٹھے سو حضرت نے یہہ مبالغۃً فرمایا ہے اقول جناب مجتہد صاحب
اسمعام پر تو آپنے اجتہاد کو بالکل ختم کردیا تارک زیارت بسبب عدم موانع کی لایق ملامت
ہے اور زیارت کرنا رسول اللہ صلعم کی اہلحق کے نزدیک افضل مستحبات سے ہے گو بعضے
علماء واجب اور قریب بواجب کے مقر ہین معلوم نہین آپنے حدیث کو کس وجہ سے
نقل کیا آیا طعناً کہ اہلسنت کی کتابونمین اس قسم کی حدیثین موجود ہین تو یہہ طعن
بالکل لغو وبیہودہ ہے جامع الاخبار باب دوم فصل ہفتم مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلعم نے کہ جو شخص آیا مکہ مین اور نہ زیارت کی اوس نے میری مدینہ مین پس
تحقیق جفا کی اوس نے میرے اوپر اور جس شخص نے کہ جفا کی میرے اوپر پس تحقیق جفا
کرونگا مین اوسپر دن قیامت کے عبارت اوسکی یہہ ہے قال النبی من اتی مکۃ
حاجا ولم یزرنی بالمدینۃ فقد جفانی ومن جفانی فقد جفوتہ
یوم القیامۃ دیکھئے آپکے بیان کی حدیث سے تو رسول اللہ صلعم بھی جافئین
مین قرار پاگئے اور اگر اسوجہ سے لکھا کہ جفا کرنیوالا کافر ہے اور ممکن ہے کہ کافر
نکٹا اور بدشکل اوٹھے تو یہہ دونون امر ممنوع ہین اول یہہ کہ ہر فرد جفا کا کفر
نہین ہوسکتا جیسا کہ اللہ جل جلالہ ان الذین یحاربون اللہ ورسولہ ـ مین
قطاع الطریق کا بیان فرماتا ہے کہ جو لوگ کہ لڑتے ہین اللہ سے اور اوسکے رسول
سے حالانکہ قطاع الطریق سے فریقین مین کوئی شخص کافر نہین ہے اور دوسرے یہہ کہ
نقل مین عقل کو دخل نہین ہے یعنے صاف صاف تشریح کرنا چاہئے کہ فلان امر پر
فلان عذاب مقرر کیا جائیگا امکان کو اس سے کیا علاقہ تا وقتیکہ کوئی فعل مخبر اس
قسم کا نلائیگا کہ جسکا تارک قیامت کے روز بدشکل اوٹھیگا اوسوقت تک تمثیل صحیح
نہین ہوسکتی نہ قیاس آپکا پورا ہوسکتا ہے اہلحق سے جو لوگ رسول اللہ صلعم کی زیارت
کے وجوب کے قائل ہین وہ اس حدیث کو بھی پیش کرتے ہین اور جو لوگ افضل

مستحباب ہونیکے مقر ہین وہ ایسی احادیث مین تاویلین کرتے ہین **قولہ** اور
ایسے ہی متعہ مین مبالغہ ہے واسطے ترغیب کے **اقول** معاذ اللہ کہان زیارت نبوی
اور کہان شہوت پرستی **قولہ** اور حقیقت مین تارک متعہ بدشکل ورنکٹا ہو کر اوٹھیگا
اقول جناب مخاطب حقیقت اور مجاز کی اپنی طرف سے بہرتیور مین بیٹھے ہوئے
بہرتی کر رہے ہین نہ حدیث مین مجاز کی گنجایش ہے نہ عبارت مفسرین مین اوسکی تشریح
ہے **قولہ** اور سوا اسکے یہہ ہے کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ یہہ واسطے اوس شخص
کے فرمایا ہے کہ جو کوئی منکر متعہ کا ہو وہ قیامت کے دن ایسا اوٹھیگا نہ اوسکا مباح
جانیوالا **اقول** جناب والا نہ حدیث کی عربی عبارت کو دیکھتے ہین نہ اوسکے ترجمہ
کو اپنے مفسرین سے عبارت فارسی مین سنتے ہین مفت مین اپنی طرف سے تاویل
علیل اور توجیہ رکیک کرتے ہین دیکھئے تفسیر منہج الصادقین مین ۔ من خرج من
الدنیا ولم یتمتع جاء یوم القیامۃ وھو اجدع یعنی جو شخص کہ نکلا دنیا
سے اور نہ متعہ کیا اوٹھیگا دن قیامت کے مثلہ یعنے ناک اور کان کٹا ہوا حدیث میں
لم یتمتع ہے انکر اباحۃ المتعۃ نہین ہے خلاصۃ المنہج مین ملاحظہ کیجئے
اور وہ یہہ ہے کہ رسول فرمود کہ ہر کہ از دنیا بیرون رود و متعہ نکردہ باشد روز
قیامت بدمنظر و بدہیئت باشد مانند کسے کہ بینی او بریدہ باشد اور اسی وجہ سے
صاحب خلاصۃ المنہج اوسکے فضائل اسطرح سے بیان فرماتے ہین کہ جسوقت متعہ
کرنیوالا ممتوعہ کے ساتھہ جماع مین مشغول ہوتا ہے حق تعالے فوراً ایک فرشتہ روانہ
کرتا ہے کہ میرے ان دونون بندون کی پاسبانی کر چنانچہ لکھا ہے ہرگاہ زن و مرد
با متعہ خود بنشیند فرشتہ برایشان نازل شود و ایشانرا پاسبانی کند تا آنکہہ ازان
مجلس برخیزند اور پہر وہی صاحب خلاصۃ المنہج فرماتے ہین کہ جسوقت وہ جماع سے
فارغ ہو کر اوٹھتے ہین اور غسل مین شغل فرماتے ہین اوسوقت حق تعالے بہت سے

فرشتون سے پکار کر کہتا ہے کہ اے ملایکہ گواہ رہو تم اس بات پر کہ یہہ دو بندہ میرے
غسل مین مشغول ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ مین انکا پروردگار ہون مین نے انکو
بخشدیا چنانچہ عبارت اوسکی یہہ ہے وچون برخیزند وبغسل کردن مشغول شوند حق تعالی
با فرشتگان گوید کہ نظر کنید برین دو بندہ من کہ بغسل کردن مشغول اند و اعتقاد
دارند کہ من پروردگار ایشانم گواہ شوید بر آن کہ من آمرزیدم ایشانرا اور وہی
صاحب خلاصة المنہج مین فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مرد اور عورت جسوقت
کہ نہاتے ہین علاوہ بخشے جانیکے ہر بال کے مطابق ایک نیکی انکے واسطے لکھی جاتی ہے
اور ایک برائی محو کیجاتی ہے اور دس درجہ بلند کئے جاتے ہین چنانچہ عبارت اوسکی
یہہ ہے وآب از ہیچ موے بدن نگذرد مگر حق تعالے بہر موے حسنہ برایشان نویسد
سیئہ محو کند و دہ درجہ رفع نماید پھر وہی صاحب خلاصة المنہج فرماتے ہین کہ جسوقت
رسول اللہ صلعم نے یہہ فضایل بیان فرمائے جناب امیر المومنین کھڑے ہو گئے اور
عرض کیا اے رسول خدا کے جو کوئی اس فعل یعنے متعہ کیواسطے سعی فرماوے آپنے فرمایا
کہ اے علی سعی کرنیوالے کو دونون کی خوشی حاصل ہوگی یعنی مزدہ متمتع اور متمتعہ
کا حاصل ہوگا اور پھر مشغول ہو گئے رسول اللہ صلعم متعہ کے فضایل بیان کرنے مین اور
فرمانے لگے اے علی جسوقت کہ یہہ دونون یعنی متعہ کرنیوالا اور متعہ کرنیوالی نہاتے ہین
ہر قطرہ سے اللہ فرشتہ پیدا کرتا ہے اور وہ فرشتہ اللہ کی تسبیح اور تقدیس مین مشغول
ہوتے ہین جسقدر تسبیح اور تقدیس ملایکہ کرتے ہین کل اوس مرد اور عورت کو ملتی ہے عبارت
اوسکی یہہ ہے پس امیر المومنین برخاست وگفت یا رسول اللہ جزاے کسے کہ درین باب
سعی کند - فرمود اورا باشد مزدہ متمتع وزن متمتعہ وبعد ازان فرمود کہ اے علی چون مرد
متمتع وزن متمتعہ از غسل فارغ شوند بہر قطرہ آب کہ از بدن آنہا ساقط شود حق تعالی
فرشتہ بیافریند کہ تسبیح وتقدیس او سبحانہ کند وثواب آن از براے غسل کنندہ باشد

تا روز قیامت سبحان اللہ قربان ایسی سعی اور ساعی کے کہ جسکے اثر کا ب مین
دین اور دنیا کا لطف حاصل ہو جناب ساعی کیا کہنا ہے اوس مذہب کا اور کیا پوچھنا
ہے اوس مشرب کا کہ جسمین متعہ کے یہہ فضایل ہون کہ ایک مرتبہ جماع کرنے پر درجہ حسین
پر پہونچے اور دوسرے مین حسن پر اور تیسرے مین امام الایمہ پر اور چوتھے مین خاتم الانبیا
پر اگر آپسمین مرد و عورت باتین شہوت اور لذت کی کرین تو وہ بمقام کلمہ سبحان اللہ
لکھے جاوین اگر جماع مین مشغول ہون تو فرشتہ پہرے پر کہڑے کیے جاوین اگر نہانے
مین مصروف ہون تو ہر بال کے عوض فرشتہ پیدا کرکے تسبیح اور تقدیس پر مامور
کیے جاوین اور ثواب اونکے فاعل و مفعول کے نامہ اعمال مین ثبت کیے جاوین
اور اللہ میان ملایکہ سے فرماوین کہ دیکھو ان دونون میرے بندونکو یہہ دونون
مجھکو پہچانتے ہین تم گواہ رہنا مین نے انکو بخشا اور اگر کوئی سعی کرکے متعہ کروادے
تو دونون کا ثواب بہرپور پاوے وہ دونونکا لطف اوٹھاوے مگر افسوس حضرات
نے اسکو بہی اپنے یہان چھپایا تو مساقون کو نہ تبلایا وہ بیچارے مصیبت کے مارے
لفظ متعہ کو بمقام دلالی استعمال کیا کرتے ہر شب ایمہ اور انبیا کے مرتبہ ونکو بے تکلیف
و تکلف پایا کرتے ادہر خرچی اور دلالی اوڑاتے ادہر درجے اور مرتبہ بڑہاتے ادہر
روپیہ حاصل کرتے ادہر ایمہ کے مرتبہ پر ترقی پکڑتے اسقدر بخل کو تو کام نفرما یئے
للہ اونکو بہی تبلا یئے آپکی سعی بہی بیکار نجائیگی ضرور ایکدن فایدہ کی صورت
دکہلائیگی اب ملا زمان والا فرماوین کہ آپکی توجیہہ رکیک کیونکر اس حدیث مین جاری
ہوسکتے اور کیونکر تارک متعہ پر منکر متعہ کا اطلاق ہوسکتا ہے اور یون تو ہم بہی
کہتے ہین کہ جس فعل پر اسقدر ثواب عظیم اللہ جل جلالہ مقرر فرما دے اور جسپر اسقدر
اجر کثیر معین فرمادے اوسکا تارک با وصف رجولیت کے اسی قابل ہے کہ نکٹا
اور بد شکل اوٹھایا جاوے پہر آپ اوسکے انکار اور اقرار کی کیون تاویل پیش

کرتے ہین اور مفت مین طلبہ کے سامنے اپنی جہالت ظاہر کرتے ہین علاوہ برین منکر مباح کیواسطے کوئی حکم اسی قسم کا صریح نکالیئے ورنہ اپنی کہانیون اور جھوٹے قصون سے باز آئیے **قال السید** خیال فرمائیے کہ آپکے مذہب مین متعہ کی دو قسمین ہین اول متعہ دوریہ دوم متعہ وحدانیہ تعریف متعہ دوریہ کی یہہ ہے کہ ایک عورت سے دس بیس شیعہ ملکر متعہ کرین اور اپنی اپنی باری سے اوسکے ساتھہ جماع کرین جیساکہ صاحب مصائب النواصب نے لکھا ہے اور قسم ثانی اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص متعہ کرے **قال المجتہد** ہمارے مذہب مین متعہ کی ہرگز دو قسمین نہین ہین **اقول** باوجود موجود ہونے دونون قسمون کے اور تسلیم کر لینے آپکی کتب کلام اہل تشیع مین آپکا انکار ایک قسم سے محض بیکار ہے **قولہ** ملکہ ایک ہی قسم ہے جو ایک شخص کرے **اقول** جناب والا اس قول کو یاد رکھین کہ متعہ کی وہ قسم ہمارے یہان ہے جو ایک شخص کرے اور جو دس بیس شیعہ ملکر ایک عورت سے کرین اور اپنی اپنی باری سے اوس سے جماع کرین وہ نہین ہے گو یہ انکار بمقابلہ متکلمین شیعہ پایۂ اعتبار سے ساقط ہے لیکن یہہ قول یاد رکھنے کے لایق ہے **قولہ** متعہ دوری ہمارے نزدیک باطل ہے **اقول** ملازمان والا فرماتے ہین متعہ دوری کہ جو دس بیس شیعہ ملکر ایک عورت سے متعہ کرین اور اپنی اپنی باری سے جماع کرین ہمارے نزدیک باطل ہے حالانکہ صورت متعہ دوریہ کتب کلامیہ اور فقہیہ اہل تشیع مین موجود ہے مگر ہمکو ابہی یاد دلانا اس قول کا مقصود ہے **قولہ** اور دیکہو کثرت سے کتابین شیعونکے مذہب کے فقہ کی ہندوستان مین موجود ہین اور مسائل متعہ اونمین موجود ہین لیکن متعہ دوریہ کی صورت کسی کتاب مین نہین اور نہ اس متعہ کا کہین ذکر ہے **اقول** چونکہ ہم نے جواز متعہ دوریہ مین حوالہ کتب کلامیہ اہل تشیع کا دیا تہا تو جناب مخاطب اوس سے فرار اختیار

کرکے فرماتے ہین کہ کتب فقہ اہل تشیع ہندوستان مین موجود ہین مگر اونمین متعہ دوریہ کی صورت یعنی دس بیس شیعہ ملکر ایک عورت سے متعہ کرین اور اپنی اپنی باری سے جماع کرین نہین لکھی اب جناب سامی کتب فقہ مین ارشاد الاذہان شیخ حلی اور نافع کو ملاحظہ فرمائیے کہ اوسمین متعہ دوریہ کا ذکر ہے یا نہین اور جایز لکھاہے یا ناجایز اسے جناب وہ تو متعہ دوریہ مین نسبت اولاد کے اس طریقہ سے فیصلہ فرماتے ہین ویقضی فی الولد بالقرعة ویلحق بالخارج سهمه یعنے اگر اولاد مین جھگڑہ متعہ دوریہ کرنیوالون کے درمیان مین ہوگا تو یون فیصلہ کیا جائیگا کہ قرعہ ڈالا جائیگا جسکے نام پر نکلے گا اوسیکو لڑکا دلایا جاے گا جناب والا جناب علامہ حلی نے تو کل فیصلہ کردیا اور سب جھگڑہ اوٹھادیا نسب کو بطریق قرعہ ثابت کردیا پس آپکا انکار نسبت متعہ دوریہ کے کتب فقہہ اہل تشیع سے محض لغو ہے اور آگے چلکر خرخشہ عدت اور سن ایاس کا پیش کرنا سخت بہولگی ہی علاوہ برین جناب والا قاعدہ عماریہ کو بہول گئے جو بوسہ فروج مین جاری فرمایا ہے کہ اہل سنت کے مذہب مین اگر بوسہ فروج کا حکم نہین ہے تو کسی کتاب مین ممنوع بہی نہین لکہا اور اصل اشیا مین اباحت ہے بس یہان بہی اوسی قاعدہ کو اپنی ہی زبان سے جاری فرمائیے کہ اہل تشیع کے مذہب مین اگر متعہ دوریہ کا حکم نہین ہے تو کسی کتاب مین ممنوع بہی نہین لکہا جیسا کہ آپ فرماتے ہین کہ کسی کتاب فقہہ مین اوسکا ذکر نہین اور اصل اشیا مین اباحت ہے بس بقول آپکے متعہ دوریہ مباح ٹہراجہ جائیگا کتب کلامیہ اور فقہ اہل تشیع مین جایز لکہا ہے **قولہ** اور صاحب مصائب النواصب مجتہد نہ تہے البتہ مناظرہ مین اونکو بہت دخل تہا اور یہہ مصائب النواصب بہی مناظرہ ہی کی کتاب ہے ایک ناصبی کے جواب مین فقہ کی کتاب نہین ہے **اقول** جناب مخاطب صاحب مصائب النواصب مجتہد تو نہ تہے لیکن آپکے مجتہدونکے مولی تہے

صوارم اور حسام اور تشبید المبانی مین دیکھیئے آپکے مجتہدین لکھنوی اونکو بلفظ مولانے کے یاد کرتے ہین سخت افسوس ہے کہ جو شخص عمدہ متکلمین شیعہ سے ہو یہانتک کہ جان بھی اپنے مذہب اہل تشیع پر نثار کردی ہو اور حضرات شیعہ مین بلفظ شہید ثالث ملقب کیا جاوے وہ ایک وار وگیر سنیون سے پایہ اجتہاد سے گراکر غیر معتبر ٹھہرا دیا جاوے **قولہ** اور مسئلہ فقہہ اگر فقہہ کی کتاب مین ہو اور لکھا ہو کہ فلانے مجتہد کے نزدیک اسطرح ہے تو اوسکا اعتبار ہوتا ہے **اقول** اگرچہ یہہ قاعدہ ایجاد بندہ آپکو مفید نہین ہے کیونکہ متعہ دوریہ کتب فقہا ورکلامیہ اہل تشیع مین مذکور ہے تاہم ہمارے مفید ہے آپکے یاد رکھنے کے قابل ہے آگے کام آویگا اور آپکو بہت ذلیل کروائیگا **قولہ** اور مصائب النواصب مین اگر لکھا بھی ہے تو اوس عورت سے لکھا ہے کہ جو بہت بڑے سن کی ہو اور حیض آنا اوس سے اور بچہ جننا موقوف ہوگیا ہو **اقول** جناب والا ہمتو آپکی اس فصاحت پر نثار ہوئے جاتے ہین اور اپنے آپکو اس بلاغت پر قربان کیے دیتے ہین گو ہمارا یہہ قاعدہ نہین کہ آپکی عبارت فصیحہ اور بلیغہ کی نسبت تعرض کرین مگر مجبور ہین کیا کرین ذرا اس جملہ کو تو ارشاد فرمائیے کہ اگر لکھا بھی ہے تو اوس عورت سے لکھا ہے اے جناب صاحب مصائب النواصب نے متعہ دوریہ کو لکھا ہے تو اگر کیا معنی اور جو اگر ہے تو لکھا ہے کیا معنی آپکو چاہیئے تھا کہ یون فرماتے کہ اگر لکھا بھی ہو تو اوس عورت سے لکھا ہو گا تاکہ آپکا ندیکھنا مصائب النواصب کو ثابت ہوتا لفظ اگر دال ہے کہ آپنے نہین دیکھا اور جملہ (تو اوس عورت سے لکھا ہے) ظاہر کرتا ہے کہ آپنے قطعًا مصائب کو دیکھا کیا یہہ اجتماع النقیضین آپ ہی کے حصہ مین آگیا ہے انقطاع حیض وبچہ کا آپ کیون ٹکڑ کو سلہ پیش کرتے ہین آپکے علامہ حلی تو صاف لکھتے ہین ویقضی فی الولد بالقرعۃ ویلحق بالخارج سہمہ یعنے اوس بچہ کا یون فیصلہ کیا جاویگا کہ فوراً سب

متعہ کرنیوالون کے نام پر قرعہ ڈالا جائیگا جسکے نام پر نکلے گا اوسکو لڑکا ملیگا دیکھین کس
بیچارہ کی تقدیر کھلتی ہے اور کس کے نام پر چٹھی نکلتی ہے **قولہ** سو ایسی عورت مین ازروے
شرع کے کیا قباحت ہے **اقول** ہمارے جناب مخاطب کے حافظہ کا یہہ مرتبہ علیا ہے
اور اونکی فہم و فراست کا یہہ درجہ کبریٰ ہے ابھی جسکو باطل کرتے چلے آتے ہین جسکے
ابطال کیواسطے قاعدہ بنائے جاتے ہین اوسیکا اقرار فرماتے ہین کہ ازروے شرع کے
کیا قباحت ہے اے جناب جب شرع سے قبیح نہین تو باطل کیسے نزدیک ہے نہ آپ کو
اپنے قول کا کہ ہمارے نزدیک متعہ دوریہ باطل ہے لحاظ ہے اور نہ اپنے قاعدہ جدیدہ
کا پاس ہے اس مقام پر اقرار صاف ہے کہ متعہ دوریہ مین ازروے شرع کیا قباحت
ہے یا آن شورہ شوری کہ صاحب مصائب النواصب اسکے جواز کیوجہ سے غیر معتبر
ٹھرائے گئے یا این بے نمکی کہ خود فرمانے لگے کہ ازروے شرع کے کیا قباحت ہے الغرض
جناب والا یادرکھین کہ متعہ دوریہ جو دس بیس شیعہ ملکر ایک عورت سے کرتے ہین اور
اپنی اپنی باری سے اوس سے مباشرت فرماتے ہین وہ ازروے شرع کے آپکے نزدیک
قبیح نہین گو آپ بڑے سن کی عورت مین مستثنے فرماتے ہین بہرحال آپکا اقرار جواز متعہ
دوریہ کا مذہب اہل تشیع مین ثابت ہوگیا **قولہ** اور احتیاط تو اس امر کی اوسیوقت ہوتی
ہے کہ عورت کو حیض آتا ہو اور بچہ جنتی ہو کہ نطفہ ایک شخص کا دوسرے شخص کے نطفہ سے
مشتبہہ نہو جاوے **اقول** جناب والا مشتبہہ ہو جانے دین کچھ پرواہ نہین موافق حکم
شیخ حلی کے فوراً قرعہ ڈالین سب جھگڑہ اوٹھہ جائیگا اور سب قصہ رفع ہو جاے گا
آپ خوف نکرین بے کھٹکے اوسمین اشتراک فرماوین **قولہ** اور اسواسطے اوسکے لیے
عدت مقرر ہوا ہے ورنہ عدت کی کیا احتیاج تھی **اقول** ہوئی ہوگی جنکے نزدیک
ہوئی ہوگی علامہ حلی کے نزدیک تو نہین ہوئی وہ تو بے کھٹکے قرعہ ڈالتے ہین جسکے نام
پر نکلے اوسی کی جیت ہے پھر کسیکو کیا بات چیت ہے **قولہ** اور جو ایسی بڑے سن کو پہونچی

ہو کہ حیض اور جننا اوسکا بند ہوگیا ہو تو اوس عورت کو عدت مین بیٹھنے کی احتیاج نہین
ہے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے واللائی یئسن من المحیض من نساءکم ان ارتبتم
فعدتھن ثلثة اشھر اس سے معلوم ہوا کہ اگر شک ہو کہ حیض عورت کا معلوم نہین
کہ سن کے زیادہ ہونے سے بند ہوا ہے یا کسی عارضہ سے تو عدت اسکا تین مہینے ہی
اور اگر شک نہو بلکہ سن کے تقاضہ سے حیض کے بند ہونیکا یقین ہو تو اوسپر عدت
نہین ہے اور یہی مذہب اکثر علماء کا ہے اور خدا تعالے نے بھی اسیواسطے اوسکی عدت
کو بیان نہین کیا ہے **اقول** مجھکو عدت اور غیر عدت سے بحث نہین ہے اور اس
آپکی تقریر دراہی کو متعہ دوریہ سے تعلق نہین ہے مگر آپکی زبان پر لفظ اکثر بہت چڑھ
رہا ہے اپنے مذہب کے علما کے نسبت بھی زبان پر سے نہین اوترتا ہے جناب والا
یہہ جو تھا اکثر ہے معلوم نہین اس سے کب نجات ملیگی اور کب برأت حاصل ہوگی علماء
اہلحق کو تو بیباکی سے لپیٹ دیتے تھے مگر اپنے علما کو بھی چالاکی سے سمیٹنے لگے جناب والا
جامع عباسی کو دیکھیے اپنے کذب کا اقرار یا اوسکے جھوٹ کو تسلیم کیجیے بعضے از مجتہدین
گفتہ اند کہ ایشان عدت ندارند آپ اپنے اکثر اور صاحب جامع عباسی کے بعض کو
معائنہ فرمائیے اور کسی ذی علم سے دونون کا مقابلہ کروائیے آیا اکثر بعض سے عام ہے
یا دونون متساوی الاقدام ہین **قولہ** اور جب عدت اوسکے واسطے نہوا تو پھر باعتبار
شرع کے متعہ دوریہ مین بفرض وتسلیم کیا قباحت ہے **اقول** جناب مخاطب نے
نسبت متعہ دوریہ کے جو مسئلہ عدت کا پیش فرمایا اور سن ایاس کا جھگڑا لگایا اس سے
کیا فایدہ نکلا عدت کو متعہ دوریہ سے جسکی کیفیت آپکے خصم نے بحوالہ مصائب النواصب
قاضی شوستری یہہ بیان کی کہ دس بیس شیعہ ملکر ایک عورت سے متعہ کرین اور اپنی
اپنی باری سے جماع کرین اور جسکو آپنے اول وہلہ مین باطل فرمادیا اور پھر اوسکو عورت
مسنہ مین مشروع فرمایا کیا مناسبت اور سن ایاس کو اوس سے کیا ملازمت آپ دیکھیے

تعریف متعہ دوریہ کو ملاحظہ کیجیے اوسمین دس بیس شیعہ کے معیت مرہ واحدہ ماخوذ ہی
پھر آپکی طبیعت نازک پر عدت اور غیر عدت کا مسئلہ کیون مرکوز ہے سن ایاس کا جھگڑا
تو علامہ حلی نے صاف کردیا کہ اولاد کا فیصلہ قرعہ کے ساتھہ فرما دیا اب آپ کیون ڈرتے
ہین اور کیون فرض وتسلیم کو داخل کرتے ہین جب آپ شروع فرما چکے تو یہ سب قصے
طے ہوچکے اگر اشتباہ نطفہ کا خطرہ ہے تو علامہ حلی کا فیصلہ مدنظر ہے **قولہ** لیکن ہو لوحضرات
کو اپنے مذہب کی خبر نہین کہ اونکے مذہب مین نکاح دوری جایز ہے اور اسکی بہی
قید نہین کہ زیادہ سن کی ہو بلکہ بیس پچیس برس کی ہو تو بہی یہہ صورت جایز ہے
امام زفر کے نزدیک چنانچہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ مین لکہا ہے **اقول** جناب
مخاطب ہوش مین آوین حواس کو جمع فرماوین سنبہل کے چلیئے سوچ کے کہیئے یہہ
ترانہ تو نیا سنا یا جسکا آجتک مذہب اہلحق مین پتا نپایا یہہ تو وہی مثل ہوئی مارون
گھٹنا پہوٹے آنکہہ کجا مذہب اہل حق اور کجا نکاح دوری یہہ تو جناب کو بیوقت کی سوجہی
آپ ابتک تہمت سے باز نہین آتے ہین باوجودیکہ صدہا منہہ کی کہاتے ہین کچہہ تو شرما
فرمائیے ذرا تو حیا کو کام مین لائیے متعہ دوریہ پر ایسے شرمانے لگے کہ مذہب اہلسنت میں
نکاح دوری بتانے لگے للہ سچ فرمائیے او صحیح بتائیے شرح وقایہ مین کہان لکہا ہے
اور ہدایہ مین کہان مذکور ہے کہ امام زفر کے نزدیک نکاح دوری جایز ہے اور اوسمین
اسکی بہی قید نہین ہے کہ زیادہ سن کی ہو بلکہ بیس پچیس برس کی ہو تو بہی یہہ صورت
جایز ہے نہ شرح وقایہ مین اسکا پتا ہے نہ ہدایہ مین اسکا نشان ہے یہہ تو صرف جناب
کا افترا وبہتان ہے **قولہ** اگر کوئی عورت طاقت رکہتی ہو تو ایک دن مین بیس پچیس
مردون سے نکاح کرکے مجامعت کرواسکتی ہے ہر ایک شخص کے وارسے **اقول** مذہب
اہل حق مین عورت واحدہ دو مردونسے بہی معاً نکاح نہین کرسکتی چہ جائیکہ بیس
پچیس سے البتہ متعہ دوریہ مین مذہب اہل تشیع کے طریق پر عورت واحدہ بیسیون

مردون سے متعہ کر سکتی ہے اور اپنی اپنی باری سے ہر متمتع اوس سے مباشرت بقدر
اپنی اجرت کے مجامعت کر سکتا ہے اور حالت حمل رہجانے اور بچہ جننے مین موافق حکم
علامہ حلی کے ہر شخص قرعہ ڈال سکتا ہے **قولہ** اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ زید اپنی
زوجہ کو طلاق بائن دیوے اور اوسی عدت مین اوس سے پھر نکاح کرے اور مجامعت
سے پہلے اوسکو طلاق دیوے تو زفر کے نزدیک اس صورت مین عدت اوس سے ساقط
ہے اور اوسوقت جایز ہے اوس عورت کو کہ عمر سے نکاح کر لیوے اور اگر عمر بھی
اوس سے مجامعت کر کے طلاق بائن اوسکو دیوے اور عدت مین بعد ایک گھڑی
کے اوس سے نکاح کر لیوے اور قبل مجامعت کے پھر اوسے طلاق دیوے تو جایز
ہے اوس عورت کو کہ موافق مذہب زفر کے عدت مین نہ بیٹھے اور پھر اسیوقت پھر
زید سے یا بکر سے نکاح کر لیوے اور جب بکر سے نکاح کرے تو بکر بھی اگر اوس سے مجامعت
کر کے طلاق بائن دیوے اور بعد ایک گھڑی کے عدت مین پھر نکاح کر کے مجامعت سے
پہلے طلاق دیوے تو وہ عورت موافق مذہب امام زفر کے عدت مین نہ بیٹھے اور اوسیوقت
زید سے یا عمر یا خالد سے نکاح کر لیوے اور مجامعت کرواے اسیطرح جسقدر اوس
عورت مین طاقت ہے یا تو دو تین شخصون سے ایک کے بعد دوسرے سے یا ہر ایک
مرد جدید سے جماع کرواتی جائے اور طلاق لیتی جائے اگر ان چار پانچ ہی مردونسے
باری باری نکاح کریگی تو صورت دورکی ہوگی اور اگر ہر ایک مرد جدید سے نکاح
کریگی تو بعید نہین کہ ایک روز مین بیس مردون سے بلکہ زیادہ سے مجامعت کرانیکی
نوبت پہونچے چنانچہ شرح وقایہ مین لکھا ہے ولو نکح معتدۃ من بائن وطلق قبل الوطی
فعلیہ مہر تام وعلیہا عدۃ مستقلۃ ہذا عند ابی حنیفۃ وابی یوسف
فان اثر الوطی فی النکاح باق وھو العدۃ فصار کان الوطی حاصل
فی ہذا النکاح وعند محمد یجب علیہ نصف المہر وعلیہا اتمام

العدة الاولی فقط ولا عدة للطلاق الثانی لان الزوج طلقها قبل الوطی
فیه وعند زفر لا عدة عنها اصلا لان العدة الاولی سقطت بالتزوج
ولم یجب بالنکاح الثانی بدلیل محمد یعنی اگر نکاح کرے کوئی عدة باین بانوے
اپنے سے اور طلاق دیوے پہلے وطی کی تو بس اوس مرد پر مہر ہے تمام اور اوس
عورت پر عدت مستقل ہے یعنی تمام عدت پورا یہہ نزدیک ابوحنیفہ اور ابویوسف کے
ہے اسواسطے کہ اثر وطی کا نکاح مین باقی ہے اور وہ عدت ہے پس ہوگیا گویا وطی
حاصل ہے اس نکاح مین اور نزدیک محمد کے واجب ہے اوس مرد پر نصف مہر اور
اوس عورت پر تمام کرنا عدت پہلی کا فقط اور نہین ہے عدت واسطے طلاق ثانی کے
اسواسطے کہ شوہر نے طلاق دی ہے اوس عورت کو پہلے وطی کی اوسمین اور نزدیک
زفر کے نہین عدت اوس عورت پر ہرگز اسواسطے کہ عدت بہلا گرگیا ساتھ نکاح کرنیکے
اور نہ واجب ہوا ساتھ نکاح دوسرے کے ساتھ دلیل محمد کے انتہا۔ اور جب عدت
بالکل واجب نہوا تو عورت اگر چاہے تو اور کسی سے نکاح کرے اور جب اس سے بھی یہی
معاملہ پیش آئے تو تیسرے مرد سے نکاح کرلے وعلی ھذا القیاس جہانتک چاہے
اقول ملازمان والا یہہ تو فرمائیے کہ یہہ صورت نکاح دوری کس کتاب مین دیکھی
کتب اہلسنت مین نہ یہہ صورت ہے اور نہ نکاح دوری شرح وقایہ سے جو عبارت
نقل فرمائی اوسکا توصریح مطلب یہہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق باین
دی اور پھر اوسی شخص نے اندر عدت کے اوس عورت سے نکاح کرلیا اور پھر اوسی شخص
نے قبل وطی کے طلاق دی امام اعظم اور ابویوسف کے نزدیک شوہر پر کل مہر ادا کرنا
واجب ہے اور اوس عورت پر پوری عدت ادا کرنا لازم ہے اور امام محمد کے نزدیک
نصف مہر شوہر پر اور کل عدة عورت پر واجب ہے اور زفر کے نزدیک عدة اوس عورت
پر نہین ہے بوجہہ اسکے کہ قبل وطی کے طلاق دی اسیقدر شرح وقایہ مین مذکور ہے

اور یہی ہدایہ مین مسطور اسمین تو نہ نکاح دوری کا مذکور ہے اور نہ یہہ آپکی صورت
مسطور ہے نہ طلاق لے لینے کا عورت کے بیان ہے اور نہ طاقت کا اوسکی اعلان ہے
یہہ سارا آپکا کذب و بہتان ہے صرف عورت مطلقہ قبل الوطی کے عدۃ مین نقط زفر کا جھگڑا
ہے اوسپر آپکا یہہ سارا بکھیڑا ہے علاوہ برین یہہ صورت آپکی نہ اصول اہلسنت کے
موافق ہے نہ قواعد اہل حق کے مطابق نہ عورت کے اختیار مین طلاق لے لینا ہے نہ مرد کے اقتدار مین نکاح موقت
کر لینا ہے عورت طلاق لے لینے مین مجبور ہے مرد نکاح موقت مین معذور ہے پس یہہ آپکی صورت مدفوع و غیر منظور
ہے قطع نظر اسکے لفظ اگر آپکی صورت سے نکال لیا جائے تو یہہ ساری شکل کلیۃً
برباد ہو جائے شرطیہ سے کام نہین چلتا کلیہ جزیہ مین جاری نہین ہو سکتا ایک جزیۂ
فقہیہ مسطور ہے جسمین عدت زوجہ پر خلاف زفر کا مذکور ہے کلیہ کو اوسمین کیا مداخلت
ہے اور آپکے قیاس کو اوس سے کیا مناسبت اور ماسواے اسکے آپ اپنے نکاح
دوری کو ملاحظہ کرین اور اوسکے اجرا کی نسبت خیال کرین کہ کتنی صورتین اوسکے
وقوع مین حائل ہوتی ہین دیکھئے آپکی اس صورت کا مدار مذہب امام زفر پر ہے
اور وہ بھی افتراق زوج اور زوجہ پر اور وہ بھی مطلقاً نہین بلکہ زوج اپنی زوجہ
کو طلاق باین دے اور پھر اندر عدت کے نکاح کرے اور پھر قبل وطی کے طلاق دے
اور پھر وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کرے پھر وہ شوہر اوس سے مباشرت کرے
اور پھر وہ شوہر بعد مباشرت کے طلاق باین دیدے اور پھر وہ شوہر اندر عدت
کے نکاح کرے اور پھر وہ شوہر قبل وطی کے طلاق دے اور پھر وہ عورت دوسرے
شخص سے نکاح کرے علی ہذا القیاس پھر یہی معاملات پیش آوین تب آپکی صورت
صادق آوے اب خیال کیجیے اگر زوج اور زوجہ مین افتراق ہی نہو تب بھی آپ کی
صورت جاری نہین ہو سکتی اور اگر افتراق بھی ہو شوہر طلاق باین ندے بلکہ طلاق
رجعی دے اور عدت مین رجوع کرے تب بھی آپکی صورت جاری نہین ہو سکتی اور

اگر طلاق رجعی بہی ندے تین طلاقین دین تب بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی
اور اگر طلاق رجعی دے اور نہ طلاق ثلاثہ واقع کرے بلکہ طلاق باین ہی دے لیکن
اوس سے پہر نکاح نکرے تب بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی اور اگر نکاح بہی
کرے لیکن اندر عدت کے نکرے بلکہ بعد حلالہ کے تب بہی آپکی صورت جاری نہین
ہوسکتی اور اگر نکاح بہی کرے اور اندر عدت ہی کے کرے لیکن پہر طلاق ندے تب بہی
آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی اور اگر طلاق بہی دے قبل وطی کے ندے تب
بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی اور اگر قبل وطی کے دے لیکن وہ عورت
پہر نکاح نکرے تب بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی دیکہیے ایک شوہر سے آٹہہ
مرحلہ افتراق مین صرف مذہب امام زفر پر حائل ہوتے ہین اور پچیس مردون تک
دوسوم حلہ طے کرنا پڑتے ہین اس خرابیون کے بعد بہی یہہ نکاح دوری جو آپنے
ایجاد فرمایا اور متعہ دوریہ کے مدمقابل ٹہرایا دوریہ پر منطبق نہین ہوسکتا کیونکہ
دوریہ مین نہ افتراق کی ضرورت ہے نہ طلاق کی حاجت نہ تعاقب سے علاقہ ہے
نہ تبدل سے مناسبت ہے کیونکہ متعہ دوریہ مین نہ یکے بعد دیگرے کی شرط ہے
نہ مرۃ بعد اولی وکرۃ بعد اخری کو مداخلت قبلیت اوسمین مفقود بعدیت اوسمین
معدوم جناب سامی ملاحظہ کرین کہ کہان آپکا متعہ دوری مذہبی اور کہان آپکا
نکاح دوری مزعومی متعہ دوریہ مین دس بیس ملکر ہر شب واحدہ مین متعہ کرسکتے ہین
اور اپنی اپنی باری سے مباشرت فرماسکتے ہین اور اسمین کوئی صورت مزاحم نہین
اور کوئی امر مانع نہین بے کہٹکے یہہ صورت وقوع مین آسکتی ہے اور بے تکلف عورت
مباشرت کرواسکتی ہے اور نکاح دوری مین بیس پچیس تک دوسو صورتین حائل ہین
انکے بعد بہی بقول آپکے دو مردون سے بہی عورت معاً نکاح نہین کرسکتی چہ جائیکہ
بیس پچیس مگر بقول آپکے یہہ نکاح دوری آپکے یہان عورات سنیہ مین بے تکلف

بلا کسی امر حائل کے جاری ہو سکتا ہے کیونکہ آپ نے صاف فرما دیا کہ عورات مسنہ
پر ہمارے یہان عدت اکثر علما کے نزدیک نہین ہے پس موافق اکثر علماء اہل تشیع
کے عورت مسنہ کو اوسکا زوج طلاق دیوے وہ بے کھٹکے بلا انتظار کسی امر کے دوسرے
شخص سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر وہ بھی طلاق بعد مباشرت کے دیوے تو تیسرے شخص
سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر وہ بھی بعد مباشرت کے طلاق دیدے یا تو آگے کو کرتی
چلی جاوے یا پیچھے کو لوٹ آئے اگر لوٹے دور ہے ورنہ تسلسل تو قدامت نفس پر قایم
ہی ہے اب فرمائیے کہ اس نکاح دوری کے بنانے سے اور اوسکے مذہب اہلسنت
پر لگانے سے کیا مفاد آپکو حاصل ہوا اور کونسا فایدہ بخشا سواے اسکے کہ اپنے
یہان کے نکاح دوری کو بھی ظاہر کر دیا **قال السید** معلوم نہین کہ آپ کونسے متعہ کے
عدم جواز کے ثبوت کے طالب ہین اگر اول کے ہین تو یہہ امر جمیع شرائع مین بالبداہت
حرام ہے **قال المجتہد** ہم اوس متعہ کے عدم جواز کے ثبوت کے طالب ہین جسکا
جواز ہم ابھی اہلسنت کی کتابون سے ثابت کر کے آئے ہین **اقول** ملازمان سامی
ایسی بہادری تو زیبا نہین جو ایسی بیباکی سے دعوی کر بیٹھا کرتے ہو کسی کتاب
اہلسنت سے جواز متعہ ثابت نہین ہوا جیسا کہ ہم اوپر باحسن وجوہ ثابت کر چکے ہین
اور آپکے جھوٹ کو قرار واقعی ظاہر کر چکے ہین **قولہ** لیکن اوس دلیل سے کہ مسلم فریقین
ہو **اقول** آیات کلام اللہ سے حرام ہونا متعہ کا ہم بخوبی ثابت کر چکے لیکن اونکا مسلم
ہونا آپکے نزدیک معلوم اب تکلیف فرما کر تہذیب امام اعظم طوسی اور استبصار رئیس الطایفہ
اور کتاب محاسن برقی کو ملاحظہ کیجئے اور کتاب فقہ الرضا کو دیکھیے کہ اونمین حدیثین
حرمت متعہ کی جناب امیر المومنین کی زبان سے مروی ہین **قولہ** اور قسم اول کو ہم
درست نہین جانتے ہین **اقول** افسوس تو یہہ ہے کہ جناب والا ایک پہلو پر نہین
رہتے ہر مقام پہ نئی بیٹھک بیٹھتے ہین ابھی اقرار صریح کر چکے ہین کہ متعہ دوریہ مین از روے

شرع کے کیا قباحت ہے اب فرماتے ہین کہ ہم اوسکو درست نہین جانتے ہین **شعر**
ڈہلے کسپر طبیعت اور کس کس کا یقین لائے + جو وعدہ ایک کرتے ہو تو سو پہلو نکلتے ہین +
قوله لیکن تمہارے مذہب کے موافق وہ قسم نکاح دایمی مین جاری ہو سکتی ہے **اقول**
متعہ دوریہ نکاح دایمی مین ہرگز جاری نہین ہو سکتا کیونکہ دونون کی حقیقت و ماہیت
مین تباین محض اور تغایر حقیقی ہے بس ایک کو دوسرے کے ساتہہ خلط کرنا آپکے خبط پر دلیل
اوّل ہے **قوله** جیسا کہ ہم ابہی لکہہ چکے ہین **اقول** ہم بہی آپکی صورت مصنوعی کو دیکہہ
چکے ہین **قال السید** اور اگر آپ ثانی کے طالب ہین تو استبصار اور تہذیب جو آپکی کتب اربعہ
سے ہین ملاحظہ فرمائیے کہ اونمین یہہ حدیث موجود ہے **وهو هذا حرم رسول الله
صلى الله عليه وسلم لحوم الحمر الاهلية ونكاح المتعة** یعنی حرام
کیا رسول خدا صلعم نے گوشت خر اہلی کا اور نکاح متعہ کا **قال المجتهد** استبصار
و تہذیب مین یہہ روایت اسطرح سے نہین ہے **اقول** جناب والا پہر کسطرح سے
ہے بیان تو کیجیے **قوله** اور اس روایت مین خیانت کرکے لکہدیا ہے **حرم رسول
الله صلى الله عليه وسلم لحوم الحمر الاهلية ونكاح المتعة اقول**
کیا خیانت کی اوسکو ذکر تو کیجیے **قوله** اور حال یہہ ہے کہ یہہ روایت اسطرح سے
نہین ہے **اقول** وہ طرح نہین معلوم ہوتی بیان فرمائیے **قوله** اور نہ صاحب کتاب
نے مثل اور روایتون کے اوسکو داخل کتاب کیا **اقول دخول فی الکتاب**
سے تمہاری کیا مراد ہے اگر یہہ ہے کہ روایات جواز مین اوسکو درج نہین کیا تو بیشبہہ صحیح
ہے کیونکہ اس روایت سے عدم جواز ثابت ہے مگر روایات جواز مین نہ درج کرنے سے
عدم دخول فی الکتاب نہین لازم آتا اور اگر یہہ ہے کہ اوسکی تصحیح نہین کی بلکہ مصنف
کتاب غیر صحیح جانتا ہے تو یہہ غلط ہے مولف کتاب نے اوسکی تصحیح اور اسناد مین کچہہ
کلام نہین کیا بلکہ سلسلۂ اور اسناد بواسطہ ایمہ علیہم السلام کے جناب مرتضوی

کرم اللہ وجہہ تک پہونچا دیا اور اونسے رسول اللہ تک ملا دیا صرف موافق دستور قدیم
کے عذر تقیہ کا پیش کیا کہ جو قادح اسناد وغیرہ نہین ہو سکتا **قولہ** بلکہ اوس روایت
کی اطلاع کی ہے **اقول** لاریب اوس نے ہمکو اطلاع کی ہے کہ ہمارے یہان روایتین
حرمت متعہ کی بواسطہ ایمہ علیہم السلام مروی ہین **قولہ** اور اوسکا حال ظاہر کیا یعنی سطر جسکے
اما ما رواہ محمد ابن احمد ابن یحیی المکنی بابی جعفر عن
ابی الجوزۃ عن الحسین ابن علوان عن عمرو بن الخالد عن زید
بن علی عن اباہ عن علی علیہ السلام حرم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوم خیبر لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ فان
ھذہ الروایۃ وردت مورد التقیۃ یعنے اور لیکن جو کہ روایت کیا ہے محمد
ابن احمد نے اور فلانے اور فلانے نے اور زید ابن علی سے یہانتک کہ علی علیہ السلام
سے فرمایا کہ حرام کیا ہے رسولخدا صلعم نے بروز خیبر گوشت خر اہلی کا اور نکاح متعہ کا
یہہ روایت وارد ہوئی مقام تقیہ مین انتہے **اقول** سبحان اللہ خوب حال
ظاہر کیا یعنے اسکی اسناد مین کلام نہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کرنے مین
رسولخدا صلعم سے شک وشبہہ نہین مگر صحابہ کے خوف سے تقیہ فرما دیا ہمارے حضرت
مخاطب فرماتے ہین کہ رئیس الطایفہ نے جواب اس روایت حرمت متعہ کا یون دیا
کہ یہہ روایت مقام تقیہ مین واقع ہوئی ہے لہذا ہم جہانتک خوض کرتے ہین تقیہ کی
بناد وامر پر پائی جاتی ہے ایک صحابہ کرام خصوصاً خلفاے عظام کا جابر اور ظالم اور
منحرف عن دین اللہ ہونا دوسرے جناب مرتضوی کا مغلوب وعاجز بے یار دیاور خلافت
خلفاے کرام مین رہنا یہہ دونون امر ایسے ہین کہ اگر ایک بھی انمین سے غیر متحقق قرار
پاوے گا تو تقیہ کلیتہً معدوم ہو جاویگا اگر صحابہ رسول اللہ عمدہ اور محمود اور
قائم علی دین اللہ تھے تو جناب مرتضوی تقیہ کس سے کرتے تھے اور اگر معاذ اللہ

صحابہ کرام اور خلفاے عظام بری تھے لیکن جناب امیر کو غلبہ تام حاصل تھا تو دین خدا کو کیون چھپایا جاتا تھا بہرحال انہین دو امرون پر مدار تقیہ ہے جسپر یہہ سارا فساد و فتنہ برپا ہے ہمارا خیال اور ذہن جہانتک پہونچتا ہے دونون امرون کا نہ کہین پتا لگتا ہے اور نہ نشان ملتا ہے نہ صحابہ کا برا ہونا معلوم ہوتا ہے نہ حضرت علی کا مغلوب و عاجز ہونا پایا جاتا ہے لہذا ہم اولاً صحابہ رسول اللہ کے اعلےٰ اور افضل ہونے کو تمامی امت سے اور آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر ہونیکو کلام الٰہی اور حدیث جعفری مرویہ کلینی سے ثابت کرتے ہین پہلے ہم اکبر ثقلین کو کہولتے ہین اور اوسمین چوتھے پارہ سے اس آیت کو نکالتے ہین۔

پہلی آیت

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر وتومنون بالله ولو امن اهل الکتاب لکان خیرا لهم منهم المؤمنون واکثرهم الفاسقون یعنے تم بہترین امت ہو چن لئے گئے ہو آدمیون کے لئے حکم کرتے ہو نیک باتون کا اور روکتے ہو بری باتون سے اور ایمان رکہتے ہو خدا پر اور اگر ایمان لاوین اہل کتاب تو البتہ ہووے بہتر واسطے اونکے بعض اونمین سے مومن ہین اور اکثر اونہین اہل کتاب سے فاسق اس آیت مین اللہ جل شانہ صحابہ کرام کے بہتر اور افضل ہونیکو تمام امت سے ساتھ لفظ کنتم خیر امة اخرجت للناس کے اور اونکی نیک باتون کا حکم کرنے کو ساتھ لفظ تامرون بالمعروف اور بری باتون سے بچانیکو ساتھ لفظ تنهون عن المنکر اور اونکے سچے ایمان رکہنے کو اللہ پر ساتھ لفظ تومنون بالله کے بیان فرماتا ہے حق سبحانہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ اور نص صریحہ مین صحابہ کرام اور معاونین رسول انام کی چار صفتین ظاہر فرمائین پہلی اونکا تمام امت سے افضل و اعلےٰ بہتر اور اچہا ہونا

دوسری اونکا ارکان دینیہ اور احکام شرعیہ پر امت رسول کو حکم کرنا تیسری اونکا ممنوعات اسلامیہ اور منہیات ایمانیہ سے آدمیونکو باز رکہنا چوتہی اونکا اللہ پر باطلب ایمان رکہنا اس نص جلی مین حق جل وعلی صحابہ کی چار صفتونمین چارون مقام پر چار جمع اور وہ بہی چارون مخاطب کے لایا ہے اور اونکی افضلیت کو تمام امت پر صیغہ اسم تفضیل سے بیان فرمایا ہے پہلی کنتم دوسری تامرون تیسری تنہون چوتہی تومنون کیا کنتم خیر امت اخرجت للناس کے یہہ معنی نہین ہین کہ تم تمام امت سے بہتر ہو منتخب کر لئے گئے ہو واسطے آدمیونکے اور کیا تامرون بالمعروف کا یہہ ترجمہ نہین ہے کہ حکم کرتے ہو تم نیک باتونکا اور کیا تنہون عن المنکر کی یہہ تفسیر نہین ہے کہ روکتے ہو تم آدمیون کو بری باتون سے اور کیا تومنون باللہ مین یہہ تشریح نہین ہے کہ تم خدا تعالے پر ایمان رکہتے ہو اب فرمایئے کہ اگر صحابہ کبار کی یہہ صفات اور اونکے ساتہہ یہہ مخاطبات نہین ہین تو وہ کون لوگ وقت نزول اس آیت کے حاضر تہے جنسے یہہ خطاب فرمایا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تم بہترین امت ہو چن لئے گئے ہو واسطے آدمیون کے اور وہ کون آمرین بالمعروف حضرات موجود تہے کہ جنکے ساتہہ مخاطبہ کرکے یہہ تعریف کیگئی کہ تامرون بالمعروف یعنے تم حکم کرتے ہو نیک باتون کا وہ کون ابرار اور اتقیا ناہی عن المنکر تہے جن سے خطاب کرکے یہہ توصیف کیگئی کہ تنہون عن المنکر یعنے روکتے ہو لوگون کو بری باتون سے وہ کون مقدسین واصفیا مومن باللہ تہے جنکی حق تعالے تعریف فرماکر اونکے ایمان کی تصدیق فرماتا ہے کہ تؤمنون باللہ یعنے ایمان رکہتے ہو تم اللہ پر گو کہ اس آیت مین صیغہ مخاطب اور وہ بہی جمع کی بالتصریح والتوضیح دال ہین کہ مخاطب صحابہ کرام ہین اور اونہین کے یہہ اوصاف عظام ہین کیونکہ کوئی جماعت

ایسہ کی اوسوقت مین نہ تہی کہ جنکے ساتھہ یہہ خطاب اور اونپر یہہ صفات صادق
ہون نہین بلکہ اصول حضرات شیعہ پر کسی زمانہ مین یہہ دو صفتین یعنے امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر ایمہ پر صادق نہین آسکتین ورنہ صفتین تقیہ
کی اونکے ساتھہ قایم نہین رہ سکتین وہ تو ہمیشہ معاذ اللہ اپنا دین چھپاتے تھے
اور اپنے متبعین کو یہہ تلقین کرتے تھے کہ تم ایسے ایک دین کے ہو جو کوئی چھپاویگا
عزیز رکھیگا اوسکو اللہ اور جو کوئی ظاہر کریگا ذلیل کریگا اوسکو اللہ جیسا کہ کلینی نے
روایت کیا ہے انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ
مگر ہم تفاسیر حضرات اہل التشیع کیطرف توجہ کرتے ہین اور دیکھتے ہین کہ مفسرین شیعہ
اس آیت کی نسبت کیا کہتے ہین اور اس مخاطبہ کو کن لوگون کیطرف بتلاتے ہین اور
ان اوصاف کو کن حضرات مین ثابت فرماتے ہین اور بہترین امت ہونے کو کس جماعت
کے تسلیم کرتے ہین صاحب تفسیر مجمع البیان تحت آیۂ کریمہ کنتم خیر امۃ کے فرماتے
ہین کہ پہلے اللہ تعالے نے امر و نہی کا ذکر فرمایا بعد اوسکے اون لوگونکا بیان کیا کہ جو عمدہ
باتون کا حکم کرتے تہے اور بری باتون سے روکتے تہے اور اسواسطے اون لوگون
کی تعریف فرمائی تاکہ اور آدمی اونکا اتباع اور اقتدا کرین اور یہی وجہ ہے کہ
اونہین سے خطاب کرکے فرمایا کہ تم بہترین امت ہو بعضون نے کہا ہے کہ اوس سے
مراد مہاجرین ہین اور بعض کہتے ہین کہ یہہ خطاب کل صحابہ سے ہے لیکن اور امت
بہی شریک ہے اور کنتم خیر امۃ اللہ جل جلالہ نے اسواسطے فرمایا کہ بیشک ایسا
ہی ہوگا اور اوسکے واقع ہونے مین کوئی شبہہ اور شک نہوگا اور صحابہ جیسے بہتر
ہین ویسے ہی رہینگے اور اسکی مثال یہہ ہے کہ خدا اپنی نسبت فرماتا ہے وکان
اللہ غفورا رحیما تو کیا اسکے معنی یہہ ہین کہ خدا تہا مہربان اور اب نہین ہے
یا آیندہ نرہیگا عبارت اوس کے ایک مقام کی یہہ ہے۔

لما تقدم ذکر الامر والنهی عقبہ معالی بذکر من تصدی للقیام بذلک مدحهم ترغیبا فی الاقتداء بهم فقال کنتم خیر امت اخرجت للناس قیل فیه اقوال احدها ان معناه انتم خیر امت اور ایک مقام کی یہہ ہے واختلف فی المعنی بالخطاب فقیل هم المهاجرون خاصة وقیل هو خطاب للصحابة ولاکنه یعم سائر الامة اور ایک مقام کی یہہ ہے ورابعها ان کان مزیدة دخولها کخروجها الا انها تاکیدا بوقوع الامر لا محالة لانه بمنزلة ما قد کان فی الحقیقة فهی بمنزلة قوله تعالی واذکروا اذ انتم قلیل وفی موضع اخر اذ کنتم قلیلا فکثرکم ونظره قوله تعالی وکان الله غفورا رحیما لان مغفرة السابقة کالماضیة فی تحقق الوقوع یعنے صاحب مجمع البیان فرماتے ہین کہ آیت کنتم خیر امة مین بعض کہتے ہین کہ خطاب اللہ کا مہاجرین سے ہے اور بعض علما فرماتے ہین کہ کل صحابہ سے اور اللہ نے اون سے اسواسطے خطاب کرکے اونکی یون تعریف فرمائی کہ تم بہترین امت ہو تاکہ اور لوگ اونکی پیروی کرین اور اونکی راہ پہ چلین جیساکہ الفاظ تفسیر کے مدحهم ترغیبا فی الاقتداء لهم ظاہر کرتے ہین اور یہہ بہی صاحب مجمع البیان اوس شبہہ فاسد اور وہم کاسد کو بہی دفع کرتے ہین کہ جسکو اہل تشیع ہر وقت اور ہر ساعت اپنے زبانون پر جاری رکہتے ہین اور سلف سے خلف تک کتابون مین لکہتے چلے آتے ہین کہ صحابہ کرام اور اونکے تبعین عظام سوا دو چار کے دین سے کلیتہً مرتد ہوگئے اور اللہ کے دین سے پہر گئے کہ کنتم خیر امة سے یہہ کوئی نہ سمجہے کہ صحابہ اوسیوقت مین بہترین امت تہے جسوقت کہ اس آیت مین مخاطب کئے گئے تہے نہین بلکہ وہ ہمیشہ بہترین امت رہے جیساکہ اللہ تعالے اپنی صفت اسی لفظ کان سے بیان فرماتا ہے وکان الله غفورا رحیما اسکے یہہ معنی

نہین ہین کہ اللہ پہلے تہا مہربان اب نہین ہے یا آیندہ نرہیگا بس جیسا کہ اللہ تعالے
کی صفت دایمہ وقدیمہ ہے اسیطرح صحابہ کی یہہ صفت مستمرہ ہے کہان ہین حضرات
شیعہ جو اس آیت قرآن کو دیکہین اور کدہر ہین بزرگوار امامیہ جو اس عبارت مجمع البیان
پر نظر کرین اور ذرا اپنے دلمین انصاف فرماوین کہ جن لوگون کو اللہ تعالے اپنے کلام
پاک مین بہترین امت فرماوین اور صاحب مجمع البیان اونکے بہترین امت ہونیکو
دو دانا دوسری آیت سے ثابت فرماوین وہ حضرات کے یہان بدترین امت
قرار دیکے جاوین حضرات شیعہ زرارہ کو کہ جسکو ایمہ علیہم السلام بدتر یہود ونصارے
سے تبلاوین اور شرمن الیہود والنصارےٰ فرماوین اپنا مقتدا اور پیشوا
بناوین اور آثار نبوت کے روشن کرنیوالون اور رسالت کے چمکانے والونمین
داخل فرماوین اور صحابہ کرام کہ جنکو اللہ تعالے خیر امۃ ارشاد فرماوے وہ
حضرات کے یہان شر امت قرار دیکے جاوین اور نبوت کے مٹانے ولے اور رسالت
کے دفع کرنے والے بتائے جاوین سبحان اللہ اسیکا نام اسلام ہے اور یہی
ایمان ہے ؎ گر مسلمانی ہمین است کہ شیعہ دارند + آہ گر از پئے امروز بود فردا +
جن مقدسین کی نسبت اللہ تعالے فرماوے کہ تم منتخب کرلئے گئے ہو نیک باتونکا
حکم کرتے ہو اونکی نسبت جناب مخاطب اور اونکے اکابر فرماتے ہین کہ وہ خدا کے
حکم یعنی متعہ وغیرہ کو رد کردیتے تہے افسوس ہے تمہارے حال پر اے قوم شیعہ اور
حسرت ہے تمہارے مآل پر اے حضرات امامیہ کہ جن لوگون کو تم نے منتخب کیا ہے مثل
زرارہ اور ابو بصیر اور ابو الجارود وغیرہم کے وہ تو نبوت چمکادین اور رسالت
کو روشن کرین باوصف اس بات کے کہ ایمہ علیہم السلام ہزار مرتبہ اونپر کفر کا اطلاق
کرین اور لاکہہ مرتبہ لعنت فرماوین اور جنکو اللہ نے منتخب کیا ہے وہ خدا کے دین کو
مٹادین اور نور رسالت کو بجہاوین جن نفوس قدسیہ سے اللہ تعالے فرماوے کہ تم

لوگون کو بری باتون سے روکتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز رکھتے ہو اونکی نسبت
حضرت مجیب اور راونکے مقتدا فرماتے ہین کہ وہ تو عمدہ اور اچھی باتون یعنے متعہ
وغیرہ سے روکتے تھے سچ ہے متعہ کیون نہ اچھا ہوگا کہ جسکے جماع کیوقت فرشتہ
آسمان پر سے واسطے چوکیداری کے دوڑتے چلے آتے ہین جن بزرگونکی نسبت اللہ تعالے
فرماوے کہ تم سچے دلسے اللہ پر ایمان رکھتے ہو اونکو حضرات نعوذ باللہ مرتد قرار
دین اور معاذاللہ کافر بتلاوین ملازمان والا اپنے امام اعظم کے
جواب کو کہ جناب مرتضوی نے متعہ کے حرام ہونے کو تقیہ سے کہدیا تھا ملاحظہ کیجیے
اور ذرا حیا وشرم کو پیش نظر رکھکر اس جواب مین غور فرمائیے کہ جن لوگون کو اللہ
تعالے بہترین امت فرماوے اور جنکو تمام امت سے منتخب کرے اور جنکو آمرین
بالمعروف کے ساتھ ملقب کرے اور جنکو ناھین عن المنکر بتلاوے اور جنکو
مؤمنین باللہ ارشاد کرے اونسے جناب مرتضے علی کرم اللہ وجہہ اپنا مذہب
مخفی کرین اپنا مشرب پوشیدہ کرین اپنا مسلک چھپاوین جناب والا وہ کون مذہب اور
مشرب اور مسلک تھا جو ان بزرگون سے چھپایا جاتا تھا مین اس آیت کو اسی پر ختم کرتا
ہون اور دوسری آیت کو لکھتا ہون

دوسری آیت

گیارھوین پارہ سورہ براءت مین

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم
باحسان رضی اللہ عنھم ورضوعنہ واعد لھم جنات تجری من
تحتھا الانھر خالدین فیھا ابدا

یعنے جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو اونکے

پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی اون سے اور وہ راضی اللہ سے اور طیار کی ہین واسطے
اونکے جنتین کہ نیچے بہتی ہین اونکے نہرین رہا کرین وہ جنتونمین ہمیشہ۔ اس آیت
مین حق سبحانہ تعالےٰ مہاجرین اور انصار کی تعریف اوس حد تک بیان کرتا ہے
کہ جس سے اونکا جنتی ہونا قطعی اور یقینی ثابت ہوتا ہے **والسابقون الاولون
من المہاجرین والانصار** مین ہجرت کرنیوالون اور اونکی مدد کرنیوالونکا ذکر
ہے یعنی جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن کو چھوڑنیوالے اور مدد کرنیوالے اور **والذین
اتبعوہم باحسان** مین مہاجرین اور انصار کی پیروی کرنیوالونکا بیان ہے
یعنی جن لوگون نے مہاجرین اور انصار کے ساتھہ نیکی کی پیروی کی اور **رضی اللہ
عنہم** مین اللہ تعالےٰ نے تینون گروہون سے اپنی رضامندی ظاہر کی یعنی راضی
ہوگیا اللہ مہاجرین اور انصار اور اونکی راہ پر چلنے والون سے اور **رضوا عنہ**
مین تینون جماعتون کی خوشنودی اپنی ذات مقدسہ سے بیان کی یعنی مہاجرین اور
انصار اور اونکے طریقہ پر چلنے والے اللہ سے راضی ہوگئے اور **واعد لہم جنات
تجری من تحتہا الانہار** مین فرمایا کہ جنتین ان تینون جماعتون کے واسطے
طیار کیگئی ہین یعنے طیار کیا اللہ نے واسطے مہاجرین اور انصار اور اونکے تبعین
کے لئے جنتونکو کیسی جنتین کہ بہتی ہین نیچے اونکے نہرین اور **خالدین فیہا ابدا** مین
تینون گروہون کے ہمیشہ جنتون مین رہنے کو ارشاد فرمایا یعنی مہاجرین اور انصار اور
اونکے متبعین جنتون مین ہمیشہ رہینگے اس آیت مین اللہ جل جلالہ مہاجرین اور انصار
اور متبعین کی چار طرح سے صفت فرماتا ہے اول اللہ کا اونسے راضی ہوجانا دوسرے
اونکا اللہ سے رضامند رہنا تیسرے جنتون کا اونکے واسطے طیار کیا جانا چوتھے اونکا
جنتون مین ہمیشہ عیش و آرام کرنا اسی عیش اور آرام کی نسبت فاضل کاشانی شیعی
خلاصۃ المنہج مین اور صاحب تفسیر علوی اثناعشری تحت آیہ **یا ایہا الذین آمنوا**

ذکروا نعمت اللہ علیکم کے اس حدیث کو روایت کرتے ہین اللھم ان
العیش عیش الاخرۃ فاغفر الانصار والمھاجرین یعنے اے اللہ
تحقیق عیش عیش آخرت کا ہے پس بخش تو انصار اور مہاجرین کو اب فرمائیے کیا
مہاجرین اون لوگون کو نہین کہتے ہین کہ جنہون نے رسول کے ساتھ اپنی وطن
یعنے مکہ کو چھوڑا اور کیا انصار کا اون لوگون پر اطلاق نہین ہے جنہون نے
رسول اللہ اور اونکے یارون کی اعانت مین اپنے مال و متاع کو صرف کیا کیا والذین
اتبعوھم باحسان کا یہہ مطلب نہین ہے کہ جن لوگون نے اتباع مہاجرین
اور انصار کا نیکی کے ساتھہ کیا کیا رضی اللہ عنھم کا یہہ ترجمہ نہین ہے کہ خوش
ہوگیا اللہ اونسے یعنی مہاجرین اور انصار اور اونکے مقلدین سے کیا رضوا عنہ
کے یہہ معنی نہین ہین کہ خوش ہوگئے وہ لوگ یعنے مہاجرین اور انصار اور اونکے تابعین
اللہ جل جلالہ سے کیا واعد لھم جنات تجری من تحتھا الانھار کا یہہ مفاد
نہین ہے کہ مہاجرین اور انصار اور اونکے متبعین کیواسطے جنتین طیار کی گئی ہین
اور کیا خالدین فیھا ابدا مین یہہ بیان نہین ہے کہ مہاجرین اور انصار اور
اونکے مقلدین جنتو مین ہمیشہ رہینگے اگر نہین ہے تو جناب مخاطب فرما دین کہ مہاجرین
کے کیا معنی ہین اور انصار کا کیا ترجمہ ہے اور والذین اتبعوھم باحسان
کی کیا تفسیر ہے اور رضی اللہ عنھم مین کس چیز کی تقریر ہے اور رضوا عنہ
مین کس امر کی تصریح ہے واعد لھم تجری من تحتھا الانھار مین کس بات
کی توضیح ہے اور خالدین فیھا ابدا مین کس مطلب کی تلویح ہے اور اگر ہے تو
اب ارشاد ہو کہ وہ چھوڑنے والے وطن کے رسول اللہ کے ساتھہ مین اور مدد کرنے
والے اللہ اور اونکے ساتھیون کے کون لوگ تھے جنکو حق سبحانہ تعالے نے چار صفتون
جموع متتالیہ کے ساتھہ بیان فرمایا ہے پہلی سابقون دوسرے اولون تیسرے

مہاجرین چوتہے انصار اور آپکو اعمی سروب کی قسم ہے سچ فرمائیے وہ پیروی
کرنیوالے مہاجرین اور انصار کے کون لوگ ہین جنکو حق تعالے جموع ثلاثہ کے ساتھ
مین قصد فرماتا ہے پہلے الذین دوسرے اتبعوا تیسرے ھم آپکو ہشام ابن الحکم
خدا کے کہو کل بتانے والے کی قسم ہے انصاف سے فرمائیے وہ مہاجرین اور انصار خوش کرنیوالے
اللہ کے کون حضرات ہین جنکی طرف حق تعالے رضی اللہ تعالی عنھم مین ضمیر
جمع کو پہیرتا ہے آپکو صاحب الطاق کی قسم ہے صحیح کہیئے وہ مہاجرین اور انصار خوش
ہونیوالے کون بزرگ ہین خدا سے جنکی جانب حق سبحانہ تعالے رضوعنہ مین
ضمیر جمع کو راجع کرتا ہے آپکو معلے القاب ابو الحارود کی قسم ہے سچ تبلائیے وہ مہاجرین
اور انصار موعود بالجنہ کون اتقیا ہین کہ جنکو حق تعالے اعد لھم جنات تجری
من تحتھا الانھار مین ضمیر جمع سے قصد فرماتا ہے آپکو زرارہ کی قسم ہے ٹہیک
تبلائیے وہ مہاجرین اور انصار خالدین فی الجنۃ کون اصفیا ہین کہ جنکو
حق تعالے خالدین فیھا ابدا مین صیغہ جمع سے ارادہ فرماتا ہے حضرت مجیب غیر
مصیب ملاحظہ کرین اور خیال فرماوین کہ گو آیت اولی کے تحت مین موافق
آیت قرآن اور مطابق تفسیر مجمع البیان کے مہاجرین کا بہترین امت ہونا اور
بالدوام افضل رہنا ثابت ہو چکا ہے اور وہم اہل تشیع کا کلیتہً باطل ہو چکا ہے
مگر اس آیت مین تو حق تعالے صاف وصریح بلفظ مہاجرین اور انصار رسول اللہ
صلعم کے اصحاب مکی اور احباب مدنی کا ذکر فرماتا ہے اور اپنی رضامندی کو صراحتہً
بغیر کنایہ کے اونکی ذوات عالیہ کے ساتھ مین صیغہ ماضی دالہ علی الدوام سے متعلق
فرمایا ہے اور اونکی رضامندی اور خوشنودی کو اپنی ذات سے بوضاحت تمام
اور بصراحت مالاکلام صیغہ ماضی دالہ علی الاستمرار کے ساتھ ظاہر فرماتا ہے
اس آیت مین مقتدایان شیعہ اور پیشوایان اثنا عشریہ ایک شبہہ پیش کرتے ہین اور

اوسپر بڑا غوغا مچاتے ہین کہ بعض صحابہ کی ہجرت اور بعض انصار کی نصرت خالصًا
لوجہ اللہ نہ تہی خصوصًا خلفاے ثلثہ کی ہجرت محض دنیا کیواسطے واقع ہوئی تہی
لہذا ہر فرد مہاجرین کی ہجرت کے محمودہ اور ہر شخص انصار کی نصرت کے عمدہ ہونے
مین ایک ایک آیت بیان کرتا ہون تاکہ جناب مخاطب اور اونکی قوم سے یہہ شبہہ
بہی دفع ہو اور خلفاے راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے مہاجرین
سے اخراج کیطرف خیال باطل اور وہم عاطل نہ مائل ہو الذین اخرجوا من
دیارهم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ یعنے جو لوگ کہ نکالے گئے اپنی گہرون
سے کوئی قصور نہین تہا سواے اسکے کہ وہ اللہ کو اپنا رب کہتے تہے خلاصہ یہہ
کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مکہ سے نکالے گئے
کوئی وجہہ اونکے نکالے جانیکی نتہی سواے اسکے کہ وہ اللہ کو اپنا معبود مطلق
اور خداے برحق جانتے تہے بہرحال خلفاے راشدین کا مہاجرین مین داخل ہونا
ظاہر ہے اور کل مہاجرین کا محمود خدا اور ممدوح کبریا ہونا ان آیات سے ثابت ہے والذین
تبوؤا الدار والایمان من قبلهم یحبون من هاجر الیهم ولا یجدون
فی صدورهم حاجة مما اوتوا ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم
خصاصة ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون یعنے جو لوگ مہاجرین
سے پہلے مدینہ منورہ مین رہتے تہے وہ چاہتے ہین اون لوگون کو جو ہجرت کرکے آوین
پاس اونکے اور جو کچہہ مہاجرین کو دیا جاتا ہے اوسکا کچہہ خیال نہین کرتے اور اوس
سے رنجیدہ نہین ہوتے اگرچہ وہ خود بہی محتاج ہین اور اپنی جانون سے زیادہ
مہاجرین کو چاہتے ہین اور کچہہ حرص وطمع نہین رکہتے پس وہی لوگ فلاح پانیوالے
ہین اگرچہ آیت اولے اور تفسیر طبرسی شیعی سے تمامی صحابہ کا بہترین امت ہونا اور
آیت ثانیہ سے مہاجرین اور انصار اور اونکے متبعین سے خدا تعالے کا راضی ہونا

اور اونکا خداے تعالے کے رضامند رہنا اور جنتوں مین ہمیشہ عیش و آرام کرنا تفصیلاً او
تصریحاً ثابت ہے اور ان دونوں آیتوں سے ہر فرد مہاجرین کی ہجرت کا اور ہر
شخص انصار کی نصرت کا خالصاً لوجہ اللہ ہونا متحقق ہے مگر ہم خاصتہ جب کتب
محدثین اہل تشیع کیطرف نگاہ کرتے ہین اور احادیث ایمہ علیہم السلام کو دیکھتے ہین
تو اونمین صاف وصریح مہاجرین اور انصار خصوصاً خلفاے راشدین کی تعریف
اور توصیف پاتے ہین اور ایمہ علیہم السلام اونکے برا کہنے والون کو مسلمانون سے خارج
بتلاتے ہین چنانچہ صاحب الفصول حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین
کہ ایک روز حضرت امام باقر علیہ السلام ایکطرف ہوکر نکلے وہان ایک جماعت بیٹھی
تھی وہ لوگ خلفاے ثلاثہ کی عیب جینی کرتے تھے آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ اے
لوگو کیا تم اون مہاجرین سے ہو کہ جو اللہ کے واسطے اپنے گھرون سے نکالے گئے اور
خدا کی راہ مین جنکا مال لوٹا گیا اور جنہون نے اللہ کی اور اوسکے رسول کی مدد کی
اونہون نے کہا کہ نہین ہم اونمین سے نہین ہین آپنے فرمایا پھر کیا اون لوگون
مین سے ہو کہ جنہون نے دار ہجرت اور ایمان مین گھر بنایا تھا اور مہاجرین کو آرام
دیا تھا اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا کہ خود تم بیزار ہوئے اور نہین چاہتے کہ
دونون فریق مین سے ہوا ور مین گواہی دیتا ہون تم اونمین سے بھی نہین
جنکی نسبت خدا یتعالے فرماتا ہے کہ جو لوگ بعد ان مہاجرین اور انصار کے آوینگے
وہ ایسے مومن ہوونگے کہ یہہ دعا کرینگے کہ اے اللہ ہماری اور ہمارے اگلے
بھائیون کو جو ہم سے ایمان مین سبقت لیگئے ہین مغفرت کر۔ اور ہمارے دل مین
مسلمانون کیطرف سے کینہ مت رکھہ بیشک تو نرمی کرنیوالا مہربان ہی عبارت اوسکی یہہ ہے
انہ قال لجماعۃ خاضوا فی ابی بکر وعمر وعثمان الا تخبرونی
انتم من المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یبتغون

فضلا من اللہ و رضوانا و ینصرون اللہ و رسولہ قالوا لا قال فانتم من
الذین تبوؤ الدار و الایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم قالوا
لا قال اما انتم فقد برئتم ان تکونوا احد من الفریقین و انا اشھد
انکم لستم من الذین قال اللہ تعالی و الذین جاءوا من بعدھم
یقولون ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان و لا
تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رءوف الرحیم

للہ اب بھی خلفاے کرام کی عیب جوئی سے باز آییے ورنہ سوافق گواہی امام باقر
علیہ السلام کے اسلام اور ایمان سے ہاتھ اوٹھاییے واے بر اسلام اوس قوم کے
کہ جن بزرگون کو اللہ تعالے فرماوے کہ مین ان سے راضی ہوں مجھ سے راضی اونکو
تو اللہ کے مغضوبون اور رد کرنے والون حکم خدا مین داخل کرین اور جنپر ائمہ
علیہم السلام لعنت فرماوین اور یہود و نصاریٰ سے بدتر بتلاوین اونکو نجبار اہل
اور امنار اللہ مین شامل کرین اب جناب مخاطب فرماوین کہ جناب مرتضوی
کرم اللہ وجہہ کیون ان مہاجرین سے تقیہ کرتے تھے اور کیون ان انصار سے اپنے
دین کو مخفی کرتے تھے اور کسواسطے انکے تبعین سے اپنے مذہب کو چھپاتے تھے جو
آپ اور آپکے امام اعظم نے فرما دیا کہ حضرت علی نے متعہ کے حرام ہونیکو تقیہ سے کہدیا
اس آیت کو یہین پر ختم کرتا ہون اور تیسری آیت کو شروع کرتا ہون۔

تیسری آیت

دسوین پارہ سورہ انفال مین

والذین آمنوا و ھاجروا و جاھدوا فی سبیل اللہ والذین آووا و نصروا
اولئک ھم المؤمنون حقا لھم مغفرۃ و رزق کریم۔

یعنے جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہین اونہین کے لیئے مغفرت اور رزق باکرامت ہے اس مقام پر حق سبحانہ تعالے مہاجرین کا اسطرح ذکر فرماتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے رسول اللہ صلعم پر اور گہر بار کو چہوڑ دیا حضرت کی معیت پر اور جہاد کیا اللہ کا کلمہ بلند کرنے پر وہی لوگ مومن ہین اور واسطے اونہین کے بخشش ہے اور انصار کا تذکرہ اسطرح سے کرتا ہے کہ جن لوگون نے جگہہ دی مہاجرین کو اور مدد کی رسول اللہ کی وہی لوگ سچا ایمان رکہتے ہین اور اونہین کے واسطے بخشش ہے اس آیت مین بہی حق سبحانہ تعالے نے مہاجرین اور انصار کا مجموع عشرہ کے ساتہہ مین بیان فرمایا اور اونکی افعال وصفات کو مشرح ذکر فرماتا ہے اگرچہ نص اولیہ اور تفسیر طبرسیہ سے کل صحابہ کا بہتر ہونا اور افضل تمام امت سے بالدوام رہنا اور آیت ثنا نویہ اور حدیث باثریہ سے مہاجرین اور انصار اور اونکے مقلدین کبار کا قطعی جنتی اور یقینی بہشتی ہونا کما ینبغی متحقق اور من جمیع الوجوہ متفق ہوچکا ہے لیکن ہم پہر واسطے تسکین حضرات شیعہ اور اطمینان اثنا عشریہ کی تفسیر مجمع البیان سے اس آیت کی تفسیر بجنسہ نقل کرتے ہین اور دیکہتے ہین کہ حضرات اسکی نسبت کیا جواب دیتے ہین مفسر موصوف فرماتے ہین کہ اللہ تعالے نے ان آیتون مین پہر مہاجرین اور انصار کا تذکرہ فرمایا اور اونکی ثنا وصفت بیان کی پس اللہ تعالے کے اس قول والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ کا یہہ مطلب ہے کہ اونہون نے تصدیق کی اوس کے رسول کی اور ہجرت کی اپنے گہرون سے یعنے مکہ سے مدینہ کو اور جہاد کیا خدا کے دین کی ترقی کے لیئے اور والذین اووا ونصروا کے یہہ معنی ہین کہ جگہہ دی مہاجرین کو اور مدد کی رسول کی اور اولئک

هم المؤمنون حقا سے یہہ مقصود ہے کہ وہی لوگ سچے مسلمان ہین اسواسطے
کہ اونہون نے اپنے ایمان کو ہجرت کرکے اور مدد دیکے ثابت کر دیا عبارت اوسکی یہہ ہے
ثم عاد سبحانہ الی ذکر المہاجرین والانصار ومدحہم والثناء
علیہم فقال والذین اٰمنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ ای صدقوا
اللہ ورسولہ وہاجروا من دیارہم واوطانہم یعنی من مکۃ الی
المدینۃ وجاہدوا مع ذلک فی اعلاء دین اللہ والذین اووا ونصروا
ای ضموہم الیہم ونصروا النبی اولئک ہم المومنون حقا ای
اولئک الذین حققوا ایمانہم بالہجرۃ والنصرۃ صاحب تفسیر مجمع البیان
بیان کرتے ہین کہ مہاجرین اون لوگون کو کہتے ہین کہ جنہون نے مکہ کو رسول اللہ
کی معیت مین چہوڑ دیا اور مدینہ کو اپنا وطن بنالیا اور خدا کے دین کی ترقی کے
واسطے جہاد کیا اور انصار اون بزرگون کو کہتے ہین کہ جنہون نے مہاجرین کو
اپنے گہر مین جگہہ دی اور رسول اللہ کے دین کی مدد کی اور ان دونون
گروہون نے اپنے ایمان کو ہجرت اور نصرت سے ثابت کر دیا۔ دیکہیے۔ اس
آیت اور اوسکی تفسیر سے مہاجرین اور انصار کا مؤمنین باللہ اور
مجاہدین فی سبیل اللہ لاعلاء دین اللہ ہونا باحسن وجوہ ثابت ہوگیا
اور خلفاے راشدین کا موافق حدیث باقری کے مہاجرین ممدوحین مین شامل
ہونا اور اخیر تک افضل امت رہنا اور خاتمہ کا ایمان اور اسلام پر واقع ہونا
باکمل وجوہ ظاہر ہوگیا اب ہم بالتخصیص مفسرین شیعہ سے خلفاے راشدین کا
مہاجرین سے ہونا نقل کرتے ہین خلاصۃ المنہج کاشانی مین لکہا ہے روز بدر
ہفتاد تن اسیر شدند واز جملہ ایشان عباس و عقیل بودند حضرت در باب ایشان
با اصحاب مشاورہ کرد ابوبکر کہ از مہاجرین بود گفت یا رسول اللہ اکابر و اصاغر

این قوم اقارب وعشایر توانند اگر ہر یک بقدر طاقت واستطاعت فدار بدبد باشد کہ زودی بدولت اسلام برسد اس عبارت تفسیر کاشانی سے رسول اللہ کا اپنے اصحاب خصوصاً خلفاے راشدین سے مشورہ کرنا اور پھر اونکا مہاجرین سے ہونا اور اہل بدر مین معدود ہونا بخوبی معلوم ہوا اب جناب والا فرماوین کہ جب مہاجرین کو اللہ تعالے جابجا قطعی جنتی فرمادے اور اونکے واسطے مغفرت مقرر کرے توکیا وہ لوگ کسی وقت مین خدا کے حکم کو رد کرسکتے ہین اور اللہ کے دین سے منحرف ہوسکتے ہین پس جبکہ اون بزرگونکا قائم علی دین اللہ ہونا آیات قرآنی اور احادیث ائمہ اور تفاسیر شیعہ سے قایم ہوگیا تو پھر جناب مرتضوی نے کیونکر متعہ کے حرام فرمادینے مین تقیہ کرلیا اور اون بزرگون نے کسطرح خدا کے حکم کو رد کردیا اس آیت کو بہین پر چھوڑتا ہون اور چوتھی آیت شروع کرتا ہون

چوتھی آیت

چھبیسوان ۲۶ پارہ سورہ فتحنا

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحا قریبا ومغانم کثیرۃ یاخذونھا وکان اللہ عزیزا حکیما

یعنے تحقیق اللہ راضی ہوگیا مومنین سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھ سے اوس درخت کے نیچے پس جان لیا جو کچھ اونکے دلمین تھا پھر اوتارا اونپر چین اور آرام اور انعام مین دی اونکو فتح نزدیک حضرات اہل تشیع عموماً اور جناب مخاطب خصوصاً ارشاد کرین اور کہلکر فرماوین کہ کیا لفظ لقد رضی اللہ عن المؤمنین مین راضی ہوجانا خدا کا اون مومنین سے کہ جنھون نے درخت کے نیچے رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی نہین جانا جاتا اور کیا اون مومنین کی بیعت کرنا رسول اللہ صلعم سے نیچے درخت کے اذ یبایعونک تحت الشجرۃ مین نہین پایا جاتا اور

کیا اونہین مومنین کی صفائی قلب فعلم ما فی قلوبھم سے نہین معلوم ہوتی
اور کیا اونہین مومنین پر رحمت اور طمانیت خدا یتعالے فانزل السکینۃ علیھم
سے نہین سمجھی جاتی کیا اونہین مومنین کی تقدیر مین فتح قریب واثابھم فتحا قریبًا
سے نہین ظاہر ہوتی پہر اب فرمائیے وہ مومنین کون تہے کہ جن سے حق سبحانہ تعالے
راضی وخوش ہوگیا وہ بیعت کرنے والے کون بزرگ تہے کہ جنہون نے رسول اللہ کے
ہاتہہ سے ہاتہہ ملا دیا وہ کون نفوس قدسیہ تہے کہ جنکے قلوب کی صفائی کو عالم الغیب
نے اپنے علم سے جانچ لیا وہ کون مقدسین اور ابرار تہے جنکے اوپر غفور رحیم
نے اپنی رحمت اور طمانیت کو اوتار دیا وہ کون مستحقین انعام پروردگار تہے جنکے ساتہ
پروردگار عالم نے وعدہ فتح کا کر لیا اگر صحابہ کرام سے خوش نہین ہوا تو رضی صیغہ
ماضی اور اوسکا فاعل کیا ہوا اگر اونہون نے بیعت نہین کی تو ضمیر یبایعون
کہان گئے اگر اونہون نے رسول اللہ کا ہاتہہ نہین پکڑ لیا تو کان خطاب کا کدہر گیا
اگر اونکے دلونمین نفاق اور نقصان تہا تو فعلم ما فی قلوبھم مین کسکا بیان
تہا اگر اونپر خدا کی رحمت اور طمانیت نازل نہین ہوئی تو ضمیر علیھم کیا ہوئی اگر اونکو
مژدہ فتح نہین دیا تو فتحا قریبًا کے ساتہہ کس سے حکم ہوا جناب مخاطب فرماوین اور
اونکے اقوام ارشاد کرین اگر صحابہ کبار مراد نہین ہین تو کون بزرگوار ہین کنکی یہہ تعریف
کیجاتی ہے کن کی یہہ توصیف فرمائی جاتی ہے کن لوگون کی مدح مین یہہ آیت اوتاری
گئی ہے کن کے وصف مین یہہ نص نازل کیگئی آپ کچہہ پیچ پیچ دلمین نہ لائین اپنی مفسرین
اور محدثین کی کتابونمین کشف الغمہ اور تفسیر کاشانی کو ملاحظہ فرمائین دیکہئے وہ کس
راہ پر چلتے ہین اور کن بزرگون پر اس آیت کریمہ کو منطبق کرتے ہین ہم اس مقام پر
حدیث کشف الغمہ کو اوسکے ترجمہ سے بعینہ نقل کرتے ہین۔ از جابر ابن عبد اللہ انصاری
روایت است کہ ما دران روز ہزار وچہار صد کس بودیم دران روز من از حضرت

پیغمبر خدا صلعم شنیدم که آن حضرت خطاب بحاضران نمود و فرمود که شما بهترین اہل روی
زمینند و ما ہمہ دران روز بیعت کردیم وکسے از اہل بیعت نکث ننمود مگر قید ابن قیس
که آن منافق بیعت خود را شکست حضرت مخاطب خیال فرماوین که صاحب کشف الغمہ
حضرات بالعین تحت الشجرہ کا شمار چودہ سو کا کرتے ہین اور اون بزرگونکا بہترین
روے زمین ہونا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہین اور نہ فقط
اسقدر بلکہ صراحۃً لکھتے ہین کہ کسی نے اوس بیعت سے انحراف نہین کیا اور نہ کسی نے
اوسکو شکست کیا البتہ قید ابن قیس نے اوسکو توڑ دیا کہ وہ نفس الامر مین منافق
تہا دیکھیے کہ صاحب کشف الغمہ نے آیت **لقد رضی اللہ عن المومنین** کو کس
تکمیل کے ساتہہ صحابہ کرام پر منطبق کیا اور کیسا اونکا بہترین روے زمین ہونا رسول
اللہ صلعم سے روایت کیا اور اونکی استقامت کو بیعت پر مادام الحیات بیانکیا
اور قید ابن قیس منافق کو اونسے خارج کیا اسی روایت کشف الغمہ سے صاحب
تقلیب المکاید کا کید عظیم اور مکر سقیم صاف کہل گیا اور اونپر کلیۃً منقلب ہوگیا وہ
لکھتے ہین کہ بالعین تحت شجرہ سے حضرت شیخین وغیرہما **رضی اللہ تعالی عنہما**
وعنہم نے بیعت کو توڑ دیا اور اپنے آپکو بوجہ نکث بیعت الرضوان سے خارج
کردیا چنانچہ عبارت اونکی یہہ ہے کہ اما بودن ابو بکر و عمر در اہل بیعت رضوان
پس فایدہ بجمال شان نمیرساند زیراکہ حق سبحانہ وتعالے میفرماید **ان الذین یبایعونک**
این کلام معجز نظام دلالت میکند برین که بعضے اہل بیعت رضوان نکث بیعت خواہند
کرد چنانچہ از ابو بکر و عمر و دیگران بظہور رسید اب اس عبارت تقلیب کو کہ بعضے اہل
بیعت رضوان نکث بیعت خواہند کرد چنانچہ از ابو بکر و عمر و دیگران بظہور رسید
اوس عبارت ترجمہ کشف الغمہ سے کہ کسے از اہل بیعت نکث ننمود مگر قید ابن قیس
کہ آن منافق بیعت خود را شکست ملائیے اور دیکھیے کہ صاحب تقلیب کا قول بروایت

کشف الغمہ سے جہوٹا ہے یا سچا صحیح ہے یا غلط اب کہان ہین صاحب تقلیب المکاید
اور اونکے اولیا اور کدہر ہین اونکے متبعین حضرات امامیہ للہ اونسے اسقدر تو
پوچہئے اور اتنا تو دریافت کیجے کہ اب بہی صاحب تقلیب کے قول پر اڑے رہینگے
یا کسیطرح اونکا پیچہا چہوڑینگے سچ فرمایا اللہ جل جلالہ نے وسیعلم الذین ظلموا
اے منقلب ینقلبون یعنے قریب ہے کہ جان لیوینگے وہ لوگ کہ کسطرح پر اونکا ظلم کیا
کیا ہے اونہون نے لوٹتا ہے اونیز ملازمان سامی کے سامنے ایک امر اور عرض کئے
دیتے ہین گو آپ صاحب مصائب النواصب کو مقدمہ متعہ دوریہ مین غیر معتمد
ٹہرا چکے ہین اور اونکو اسوجہ سے پایۂ اجتہاد سے گرا چکے ہین مگر پہر مذہب کا پاس
آہی جاتا ہے اور ہم مشربی کا لحاظ پڑ ہی جاتا ہے شاید آپ اونکے قدم پر قدم رکہنے
لگین اور اونکی تقلید کرکے یہہ فرمانے لگین کہ بیعت صحابہ کرام کی ضرور ہوئی رحمت
خدا کی بیشک اونپر نازل ہوئی رضامندی اونسے خدا کی سچی جانب اللہ تعالے کی ہوگئی
مگر اونسے اور افعال قبیحہ وقوع مین آگئے اور خلافت غصب کرگئے اسلئے مغضوب خدا
ہوگئے جیسا کہ مجالس المومنین مین لکہا ہے کہ مدلول آیت عند التحقیق رضائے حق تعالے
است ازان فعل خاص کہ بیعت است وکسے منکر این نیست کہ بعضے از افعال حسنہ مرضیہ
از ایشان واقع است سخن درین است کہ بعضے افعال قبیحہ از ایشان بوجود آمدہ
کہ مخالف آن عہد و بیعت است چنانکہ درامر خلافت جناب والا اگر قول شہید ثالث کا
سچا ٹہرے تو قطع نظر اسکے کہ رضامندی خدا طاق مین رکہی رہیگی اور بیعت رسول
علیحدہ پڑی رہیگی خدا کی جانب جہوٹی ہوجائیگی اور طمانیت اوسکی بیکار جائیگی تفاسیر
شیعہ جہوٹے ٹہرتے ہین تفسیر کاشانی کو ملاحظہ کیجئے کاشانی نے خلاصۃ المنہج چہبیسوین
پارہ سورہ فتحنا آیۂ کریمہ ومن یطع اللہ و رسولہ یدخلہ جنات
تجری من تحتہا الانہار کے تحت مین لکہا ہے کہ ہرگاہ رسول مقبول از ہزیمت

متوجہ مکہ شد در حدیبیہ رسید و ناقہ از رفتن بایستاد آن حضرت صلوٰۃ اللہ علیہ عثمان را نزد ابوسفیان و اشراف قریش فرستاد چون نزدیک مکہ رسید ابان ابن سعد باو ملاقات نمود از اسپ خود فرود آمد و عثمان را سوار کردہ خود در عقب او نشستہ بمکہ رفتند و عثمان پیغام مذکورہ بایشان رسانید ایشان گفتند کہ ما محمد را نگذاریم کہ در مکہ درآید اگر تو خواہی طواف کن و بازگرداد گفت کہ پیش از رسول صلعم طواف نکنم و چون خواست بازگردد مانع شدند و دیرا محبوس کردند آوازہ قتل او در حدیبیہ شایع شد حضرت صلوٰۃ اللہ علیہ اصحاب را زیر درخت سمرہ جمع کردہ با ایشان تجدید بیعت کرد کہ با قریش قتال کنند و از حرب روگردان نشوند شہید شوند یا فتح نمایند ہمہ باین وجہ بیعت کردند مگر ابن قیس و ایشان بقول اصح یک ہزار و پانصد و بست و پنج نفر بودند حضرت صلعم فرمود کہ شما بہترین اہل زمینید و از جابر مروی است فرمود بدوزخ نرود یکس از مومنان کہ در زیر شجرہ بیعت کردند و این بیعت را بیعت الرضوان نام نہادند بجہت آنکہ حق تعالےٰ در حق ایشان فرمود عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة خلاصہ یہہ کہ صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلعم جب مقام حدیبیہ مین پہونچے اور اونٹنی کہڑی ہورہی آپ نے حضرت عثمان کو اشراف قریش کے پاس بہیجا وہ لوگ حضرت رسول اللہ صلعم کے آنے سے مانع ہوئے مگر حضرت عثمان کو اجازت دی کہ تم کعبۃ اللہ کا طواف کرلو آپ نے فرمایا کہ مین ہرگز کعبہ کا طواف بغیر رسول خدا کے نکرونگا پہر حضرت عثمان نے لوٹنے کا قصد کیا کفار نے اونکو محبوس کرلیا اور رسول اللہ صلعم کے پاس نہ آنے دیا تھا حدیبیہ مین آپکے قتل کی خبر مشہور ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت سمرہ کے نیچے کل اصحاب موجودہ سے بیعت قتال پر لی سب نے کی مگر قیس نے تخلف بیعت سے کیا اوسوقت اصح قول پر پندرہ سو پچیس صحابی تہے آپ نے سب اصحاب سے مخاطب

ہوکر فرمایا کہ تم بہترین اہل زمین ہو اور یہہ بہی فرمایا کہ جن لوگون نے اس درخت کے نیچے بیعت کی اونمین سے کوئی متنفس دوزخ مین نجاویگا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین اسواسطے کہ ان لوگون کے حق مین فرمایا لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونك تحت الشجرۃ اس عبارت تفسیر کاشانی سے چند فایدہ حاصل ہوئے اول یہہ کہ حضرت عثمان کو کس درجہ ادب رسولخدا کا ملحوظ خاطر تہا کہ طواف کعبہ باوجود اصرار قریش بغیر رسول اللہ صلعم کے نہ کیا دوسرے یہہ جمیع صحابہ کرام نے بے تکلف برضاے قلب بیعت کو رسول اللہ صلعم کی جان نثار کرنے پر اختیار کرلیا صرف قید ابن قیس نے کہ وہ موافق ترجمہ کشف الغمہ کے نفس الامر مین منافق تہا تخلف کیا تیسرے یہہ کہ بالعین تحت شجرہ کہ جنکا تخمینہ پندرہ سو پچیس کا ہوتاہے بہترین اہل زمین تہے چوتہے یہہ کہ وہ سب یقینی بہشتی تہے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے انکی نسبت فرمادیا کہ ان لوگونمین سے کوئی دوزخمین نجاویگا بہرحال جبکہ صحابہ کرام بالعین تحت شجرہ خصوصاً خلفاے عظام کا نکث بیعت نکرنا بلکہ اونکا قطعی جنتی ہونا بخوبی تحقق ہوگیا تو قول قاضی نوراللہ شوستری صاحب مجالس المومنین کا کہ بعضے افعال قبیحہ ازایشان بوجود آمدہ کہ مخالف آن عہد وبیعت است چنانکہ درامر خلافت محض لغو بیہودہ ہوگیا الغرض ہمکو مانحن فیہ مین اس رد وتردید سے بحث نہین مقصود یہہ ہے کہ جیساکہ قرآن مجید وفرقان حمید سے صحابہ کرام خصوصاً خلفاے عظام کا قطعی جنتی ہونا پایاجاتاہے ویساہی کتب شیعہ سے بہی سمجہا جاتاہے وہو المقصود اب ہم جناب مخاطب سے پوچہتے ہین کہ جب آیت کنتم خیر امۃ مین صحابہ رسول اللہ کا بہترین امت ہونا اور لوگون کو نیک باتون پر حکم کرنا اور آدمیونکو بُری باتون سے باز رکہنا اور خدا پر بالقلب ایمان رکہنا اور آیت والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار مین مہاجرین اور انصار سے خدا تعالے

کا راضی ہونا اور ادنکو حق سبحانہ تعالےٰ سے رضامند رہنا اور اونکے واسطے جنتونکا طیار کیا جانا اور اونکا جنتونمین ہمیشہ عیش و آرام کرنا اور آیتہ والذین امنوا و ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا مین مہاجرین اور انصار کا مومن باللہ ہونا اور اونکے واسطے خدا یتعالےٰ کا وعدہ مغفرت قطعی کرنا اور آیہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ - مین مبایعین تحت شجرہ سے خدا یتعالےٰ کا خوش ہونا اور اونکا رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور خدا یتعالےٰ کا اونکی صفائی قلوب کو معلوم کرلینا اور اونپر اللہ کی طمانیت نازل ہونا اور خدا یتعالےٰ کا اونسے وعدہ فتح کرلینا کما ینبغی مشرح ہے اور تفسیر مجمع البیان شیعہ اور ترجمہ کشف الغمہ اور فصول اثناعشری اور تفسیر کاشانی مین جمیع امور مذکورہ بالا بخوبی مصرح ہین پس ایسے بزرگون کی نسبت یہہ اعتقاد خبیث رکھنا کہ وہ بدترین امت تھے بری باتونکا حکم کرتے تھے اور نیک باتونسے باز رکھتے تھے خدا پر ایمان نرکھتے تھے خدا کے پسندیدہ نتھے خدا کو راضی کرنیوالے نتھے جنتون کے مستحق نتھے خلود فی الجنۃ کے لایق نتھے بیعت رسول اللہ کو توڑ دیتے تھے خدا کے علم مین عدہ نتھے رحمت اور طمانیت خدا کے قابل نتھی اسوجہ سے حضرت علی اون سے اپنا دین چھپاتے تھے اپنا مذہب مخفی کرتے تھے اپنا مشرب پوشیدہ رکھتے تھے ضروریات دنیا مین اونکے خوف سے خلاف خدا و رسول کے کہدیا کرتے تھے امور مشروعہ مین مخالف رسول کے موافق خلفا کے فرمادیا کرتے تھے اپنے دین کو ظاہر نہین کرسکتے تھے اپنے مذہب کا وعظ علی الاعلان نہین کہہ سکتے تھے اپنے مسلک کو کھلکر لوگونکو تلقین نہین کرسکتے تھے یہی وجہ ہے کہ متعہ کے حرام ہونیکو لوگون سے موافق خلیفہ ثانی کے ازراہ تقیہ کے کہدیا کرتے تھے بلکہ بعض اوقات مین متعہ کے حلال کہنے والونکو بظاہر زجر و توبیخ کرتے تھے اور عیاشی فرمانے لگتے تھے خلفا کے سامنے نہ خدا کا پاس کرتے تھے نہ رسول کا لحاظ رکھتے تھے

ہر وقت اونہین سے ڈرتے رہتے تھے اور ہر ساعت اونہین کا دباؤ مانتے تھے کتنا
بڑا کفر صریح اور کیسا ارتداد قبیح ہے اب آپکو ہشام ابن الحکم اور ہشام ابن سالم اور
ہیثمی اور جوالیقی اور صاحب الطاق خدا کے کھو کل اور جسم حقیقی بتانیوالون کے عقیدہ
کی قسم ہے اور زرارہ اعیہ کے لعنت کئے گئے کی ایمان کی قسم ہے اور ابو بصیر امام جعفر
صادق کو دنیا پرست جانیوالے کے فہم کی قسم ہے اور سرحوب کے آنکھون کی قسم ہے
جسطرح ہم نے صحابہ رسول رب العالمین خصوصاً خلفائے راشدین کا بہترین امت اور
آمرین بالمعروف و ناھین عن المنکر اور مؤمنین باللہ اور مرضیہ
اللہ اور راضیین عن اللہ اور خالدین فی الجنۃ اور بایعین تحت شجرۃ
آیات کلام الٰہی سے صراحۃً ثابت کیا ہے اسیطرح آپ بھی معاذ اللہ اونکا کافر اور
مرتد اور مخلد فی النار اور ناکثین بیعت اور آمر بالمنکر اور ناہی عن المعروف اور مغضوب
عن اللہ اور منافق باللہ ہونا صرف دو ایک آیتون قرآن سے ثابت کیجئے ورنہ
برائے خدا اپنے منھ کو ان بزرگونکی بدگوئی سے بند کیجئے اور اپنی عاقبت کو خراب نہونے
دیجئے وما علینا الا البلاغ اب جناب مخاطب اپنے امام اعظم کے جوابین کہ یہ روایت
حرمت متعہ کی وارد ہوئی ہے مقام تقیہ مین غور تو کرین آیا کوئی عاقل ایسی بات منھ سے
نکال سکتا ہے اور جناب مرتضوی کی روایت کو کہ حرام کیا ہے رسول اللہ صلعم نے گوشت
گدھون اہلی اور نکاح متعہ کا محمول اونکے خوف اور خشیت پر کرکے اوسکو جھوٹا سمجھہ سکتا
ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہین کہ ہم اوسکو موضوع اور دروغ جانتے ہین ملا زمان والا
آپکو اور آپکے امام اعظم کو ایسا کہدینا بجا و سزا ہے کسی مسلمان ایماندار کو تو نازیبا ہے
اب ہم کلام الٰہی سے قطع نظر کرتے ہین حدیث کلینی اور نص جعفری کو لکھتے ہین —

حدیث کلینی ونص جعفری

کلینیؒ باب من یجب علیہ الجہاد ومن لا یجب میں روایت کرتے ہیں عن علی بن ابراهیم عن ابیه عن
بکیر ابن صالح عن انفسهم بن یزید عن ابی عمر الزبیری عن ابی عبد الله
قال قلت اجزنی عن الدعاء الی الله والجهاد فی سبیله اهو بقوم لا یحل
الا بهم ولا بقوم الا من کان منهم ام هو مباح بکل من وحد الله عزوجل
وامن برسول الله صلی الله علیه واله ومن کان کذا فله ان یدعوا الی
الله عزوجل والی طاعته وان یجاهد فی سبیله فقال ذالک لا یحل
لهم الا هم ولا بقوم بذالک الا من کان منهم قلب من اولئک قال من
قام بشرائط الله عزوجل فی القتال والجهاد علی المجاهدین فهو المأذون
له فی الدعاء الی الله عزوجل ومن لم یکن قائما بشرائط الله فی الجهاد علی
المجاهدین فلیس بماذون له فی الجهاد ولا الدعاء الی الله حتی یحکم الله
فی نفسه ما اخذ الله علیه من الشرائط الجهاد قلت فبین بی یرحمک الله
قال ان الله تبارک وتعالی اخبر فی کتابه الدعاء الیه ووصف الدعاة الیه
فجعل ذالک لهم درجات لعرف بعضنا ویستدل بعضنا علی بعض فاخبر
انه تبارک وتعالی اول من دعی الی نفسه فدعی الی طاعته وتبارع امره
فبدأ بنفسه فقال - والله یدعوا الی دار السلام ویهدی من یشاء الی صراط
المستقیم بقرلی برسوله فقال ادع الی سبیل بربک بالحکمة والموعظة
الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن یعنی بالقران ولم یکن داعیا الی الله
عزوجل من خالف امر الله ویدعوا الیه بغیر ما امر فی کتابه والذین امر
لا یدعی الا یه وقال فی نبیه صلی الله علیه واله وانک لتهدی الی صراط
مستقیم لقول یدعوا ثم ثلث بالدعاء الیه بکتابه ایضا فقال ان هذا
القران یهدی للتی هی اقوم ای یدعوا یبشر المؤمنین ثم ذکر من اذن

فی الدعاء بعده و بعد رسوله فی کتابه فقال ولتکن امة یدعون الی
الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر واولئك هم المفلحون
ثم اجز عن هذه الامة و ممن بنی وافها من ذریة ابراهیم و من ذریة
اسماعیل من مکان الحرم ممن لم یعبد واعز الله قط الذین وجبت
لهم الدعوة دعوة ابراهیم و اسماعیل من اهل المسجد الذین اجز
عنهم فی کتابه انهم اذهب عنهم الرجس وطهراهم تطهیرا الذین وصفنا
هم قبل هذا فی صفته امة ابراهیم الذین عناهم الله تبارك وتعالی
فی قوله ادعوا الی الله علی بصیرة انا و من ابتغی یعنی اول من اتبعه علی
الایمان به والتصدیق له و بما جاء به من عند الله عزوجل من الامة
التی لقنت فیها و منها والیها قبل الحق ممن لم یشرك بالله قط ولم یلبس
ایمانه بظلم وهو الشرك ثم ذکر اتباع نبیه صلی الله علیه وآله وسلم
واتباع هذه الامة التی وصفها فی بالامر بالمعروف والنهی عن المنکر
جعلها داعیة الیه وان له فی الدعاء الیه فقال یا ایها النبی حسبك
الله و من اتبعك من المؤمنین ثم وصف اتباع نبیه من المؤمنین
فقال عزوجل محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار
رحماء بینهم ترىهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله ورضوانا
سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذلك مثلهم فی التوریة ومثلهم
فی الانجیل وقال یوم لا یخزی الله النبی والذین امنوا معه نورهم
یسعی بین ایدیهم و بایمانهم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا
انك علی کل شیء قدیر یعنی اولیائك المؤمنین فقال قد افلح المؤمنون
ثم اجلاهم و وصفهم کیلا یطمع فی اللحاق بهم الا من کان منهم فقال

فیما حلاهم ووصفهم الذین هم فی صلوتهم خاشعون والذین هم
عن اللغو معرضون - الی قوله تعالی اولئك هم الوارثون الذین یرثون
الفردوس هم فیها خالدون ثم حلاهم ووصفهم کیلا یطمع فی
اللحاق بهم الا من کان منهم فقال فیما حلاتهم به ووصفهم وقال
فی وصفهم وحلیتهم ایضاً الذین لا یدعون مع الله الها آخر ثم
اجزا نه اشتری من هؤلاء المؤمنین ومن کان علی مثل صفتهم
انفسهم واموالهم بان لهم الجنة یقاتلون فی سبیل الله فیقتلون
ویقتلون وعداً علیه حقاً فی التوریة والانجیل والقران ثم ذکر و
فا هم له بعهده ومبایعته فقال ومن اوفی بعهده من الله و
استبشروا ببیعکم الذی بایعتم به وذلك هو الفوز العظیم
فلما نزل هذه الایة ان الله اشتری من المؤمنین انفسهم اموالهم
بان لهم الجنة قام رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا نبی
الله ارأیتك الرجل یاخذ فیقاتل حتی یقتل الا انه یقترف من هذه
المحارم اشهید هو فانزل الله عزوجل التائبون العابدون الحامدون
السائحون الراکعون الامرون بالمعروف والناهون عن المنکر
والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنین ففسر النبی صلی الله علیه
وسلم المجاهدین من المؤمنین الذین هذه صفتهم وحلیتهم
بالشهادة والجنة وقال التائبون من الذنوب العابدون الذین
لا یعبدون الا الله ولا یشرکون به شیئاً الحامدون الذین یحمدون
الله علی کل حال فی الشدة والرخاء السائحون وهم الصائمون
الراکعون الساجدون الذین یواظبون علی الصلوة الخمس

الحافظون لها والمحافظون عليها بركوعها وسجودها وفي الخشوع
فيها وفي اوقاتها الامرون بالمعروف بعد ذلك والعاملون به و
يناهون عن المنكر ولتنهون عنه قال فبشر من قتل وهو قائم
بهذه الشروط بالشهادة والجنة ثم اجز تبارك وتعالى انه لم يامر
بالقتال الا اصحاب هذا الشروط فقال عز وجل اذن للذين يقاتلون
بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير الذين اخرجوا من ديارهم
بغير حق الا ان يقولوا ربنا الله وذلك ان جميع ما بين السماء
والارض لله عز وجل ولرسوله ولاتباعه من المؤمنين من اهل
هذه الصفه فيما كان من الدنيا في ايدي المشركين والكفار
والظلمة والجبار من اهل الخلافت لرسول الله صلعم والمولى
عن طاعتها مما كان في ايديهم ظلموا فيه المؤمنين من اهل هذه
الصفات وغلبوهم عليه ما افاء الله على رسوله فهو حقهم لقاء
الله عليهم رده اليهم وانما معنى الغنى كلما صار الى المشركين
ثم رجع مما قد كان عليه اوقيه فما رجع الى مكانه من قول او
فعل فقد فاء مثل قول الله عز وجل فان فاء و فان الله غفور رحيم
اى رجعوا ثم قال وان عرض الطلاق فان الله سميع عليم و قال
ان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغث
احدٰهما على الاخرى فقاتلوا التى تبتغى حتى تفي الى امر الله اى ترجع
فان فاءت اى رجعت فاصلحوا بينهما بالعدل واقسطوا ان الله
يحب المقسطين يعنى بقوله نفي ترجع فذلك الدليل على ان الفئ
كل راجع الى مكان قد كان عليه او فيه و يقال للشمس اذا زالت قد

فائت الشمس حين تفي الفي عند رجوع الشمس الى زوالها وكذالك
ما افاء الله على المؤمنين من الكفار فانما هي حقوق المؤمنين
رجعت اليهم بعد ظلمهم اياهم فذلك قوله اذن الذين
يقاتلون بانهم ظلموا ما كان المومنون احق به منهم وانما اذن
للمؤمنين الذين قاموا بشرائط الايمان التي وصفناها وذلك انه
لا يكون ماذونا له في القتال حتى يكون مظلوما ولا يكون مظلوما
حتى يكون مؤمنا ولا يكون مؤمنا حتى يكون قائما بشرائط الايمان
التي شرط الله عزوجل على المؤمنين والمجاهدين فاذا تكاملت فيه
شرائط الله عزوجل كان مؤمنا واذا كان مؤمنا كان مظلوما و
اذا كان مظلوما كان ماذونا في الجهاد بقوله عزوجل اذن للذين
يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير وان لم يكن
مستكملا لشرائط الايمان فهو ظالم ممن يبغي ويجب جهاده
حتى يتوب وليس مثله ماذونا في الجهاد والدعاء الى الله عزوجل
لانه ليس من المؤمنين المظلومين الذين اذن لهم في القتال فلما
نزلت هذه الاية اذن الذين يقاتلون بانهم ظلموا في المهاجرين
الذين اخرجهم اهل مكة من ديارهم واموالهم احل لهم جهادهم
بظلمهم اياهم واذن لهم في القتال فقلت فهذه الاية نزلت في
المهاجرين بظلم مشركي اهل مكة لهم فما بالهم في قتال كسرى
وقيصر ومن دونهم من مشركي قبائل العرب فقال لو كان انما اذن
لهم في قتال من ظلمهم من اهل مكة فقط لم يكن لهم في قتال جموع
كسرى وقيصر وغير اهل مكة من قبائل العرب سبيل لان الذين

ظلموهم غيرهم وانما اذن لهم فى قتال من ظلمهم من اهل مكة
لاخراجهم اياهم من ديارهم واموالهم بغير حق ولو كانت الاية
انما غيب المهاجرين الذين ظلمهم اهل مكة كانت الاية مرتفعة
الغرض عمن بعدهم اذ لم يبق من الظالمين والمظلومين احد وكان
فرضا مرفوعا عن الناس بعدهم اذ لم يبق من الظالمين والمظلومين
احد وليس كما ظننت ولا كما ذكرت ولكن المهاجرين ظلموا من حيثين
ظلمهم اهل مكة باخراجهم من ديارهم واموالهم فقاتلوهم باذن
الله تعالى لهم فى ذلك وظلمهم كسرى وقيصر ومن كان دونهم
من قبائل العرب والعجم بما كان فى ايديهم مما كان المؤمنون
احق بهم منهم فقد قاتلوهم باذن الله عزوجل لهم فى ذلك و
بحجة هذه الاية تقاتل مومنوا كل زمان وانما اذن الله عزوجل
للمؤمنين الذين قاموا بما وصف الله عزوجل من الشرائط التى شرطها
الله على المؤمنين فى الايمان والجهاد ومن كان قائما بتلك الشرائط
فهو مؤمن وهو مظلوم وماذون له فى الجهاد بذلك المعنى ومن
كان على خلاف ذلك فهو ظالم وليس من المظلومين وليس بما
ذون له فى القتال ولا بالنهى عن المنكر والامر بالمعروف لانه ليس
من اهل ذلك ولا ماذون له فى الدعاء الى الله عزوجل لانه ليس
هديا مثله وامر بدعائه ولا يكون مجاهدا من قد امر المؤمنون
بجهاده وخطر الجهاد عليه ومنعه منه ولا يكون داعيا الى الله
عزوجل من امر بدعاء مثله الى التوبة والحق والامر بالمعروف
والنهى عن المنكر ولا يامر بالمعروف من قد امر ان يومر به ولا ينهى

عن المنكر من قد امران ينهى عنه فمن كانت قد تمت فيه شرائط
الله عزوجل التى وصف بها اهلها من اصحاب النبى صلى الله عليه
وسلم وهو مظلوم فهو ماذون فى الجهاد كما اذن لهم لان حكم الله
عزوجل فى الاولين والاخرين وفرائضه عليهم سواء الا من عليه
احاديث يكون والاولون والاخرون ايضا فى منع الحوادث شركاء
والفرائض عليهم واحده يسال الاخرون من اداء الفرائض عما
يسال عنه الاولون ويحاسبون عما به يحاسبون ومن لم يكن
على صفته من اذن له فى الجهاد من المؤمنين وليس من اهل الجهاد
ليس بماذون له فيه حتى يفى بما شرط الله عزوجل عليه فاذا
تكاملت فيه شرائط الله عزوجل على المؤمنين والمجاهدين
فهو من الماذونين لهم فى الجهاد فليتق الله عزوجل عبد ولا
تغيره الامانى التى نهى الله عزوجل عنها من هذه الاحاديث الكاذبة
على الله التى مكذبها القران ونبرأته منها ومن حملتها ورواتها
ولا تقدم على الله عزوجل لشبهة لا يقدر بها فانه ليس وراء المعترض
للقتل فى سبيل الله منزلة يوفى الله من قبلها وهى غاية الاعمال
فى عظم قدرها فليحكم امرالنفسه وليسرها كتاب الله عزوجل
ويعرضها عليه فانه لا احد اعرف بالمرء من نفسه فان وجدها
قائمه بما شرالله عليه فى الجهاد فليقدم على الجهاد وان علم
تقصير فليصلحها ولتقمها على ما فرض الله عليها من الجهاد ثم
ليقدم بها وهى طاهرة ومطهرة من كل دنس يحول بينها وبين
جهادها نقول لن اراد الجهاد وهو على خلاف ما وصفنا من شرائط

الله عزوجل علی المؤمنین والمجاهدین لایجاهدوا ولکن یقول قد علمنا کم ما شرط الله عزوجل علی اهل الجهاد الذین بایعهم واشتری منهم انفسهم واموالهم بالجنان فیصلح امرًا ما علم من نفسه من یقصر عن ذلک ولیعرضها علی شرائط الله فان رای انه وفی بها وتکاملت فیه فانه ممن اذن الله عزوجل فی الجهاد وان ابی لما یکون مجاهدا من الاصرار علی المعاصی والمحارم والاقدام علی الجهاد بالتخبیط والعمی والقدوم علی الله عزوجل بالجهل والروایات الکاذبة فلقد عمری جاء الاثر فی من فعل هذا الفعل ان الله عزوجل ینصر هذا الذین بأقوام لا خلاق لهم فلیتق الله عزوجل امرو لیحذر ان یکون منهم فقد بین لکم ولا عذر لکم بعد البیان فی الجهل ولا قوة الا بالله حسبنا الله علیه توکلنا والیه المصیر۔

ماحصل حدیث کلینی و نص جعفری

راوی کہتا ہے کہ پوچھا مین نے امام صادق علیہ السلام سے کہ دعوت کرنا طرف خدا کے اور جہاد کرنا اللہ کی راہ مین مخصوص ہے کسی قوم کے ساتھ ہے یا مباح ہے ہر موحد مومن کو فرمایا مخاص ہے ساتھ ایک قوم کے اور قایم نہین ہوسکتا ہے کوئی مگر وہ شخص کہ اونمین سے ہو پوچھا مین نے وہ کون قوم ہے فرمایا وہ لوگ کہ مستجمع شروط مین کہ خدا نے اونکو مجاہدین اور داعین الی اللہ کے مرتبہ پہ مقرر فرمایا ہے اور جو شخص کہ خالی اون شروط سے ہوگا نہ اذن دیا گیا ہے دعوت الی اللہ مین نہ جہاد کفار مین عرض کیا مین نے کہ بیان فرمائیے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب مین مرتبہ اور درجہ مقرر

فرمائے ہین اول اپنی دعوت کو اسطرح بیان فرمایا واللہ یدعوا الی دار السلام
ویهدی من یشاء الی صراط مستقیم پہر بیان فرمایا دعوت پیغمبر صلعم کو اسطرح
سے ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم
بالتی هی احسن اور ہی فرمایا وانك لتهدی الی صراط مستقیم پہر ہدایت
قرآن مجید کو ارشاد فرمایا کہ ان هذا القران یهدی للتی هی اقوم پہر اوس قوم
کو بیان کیا کہ جو اذن دئے گئے ہین بیچ دعوت کے اور فرمایا خدا یتعالے نے ولتکن
منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینهون عن المنکر یعنے
چاہئے کہ ہووے تم مین سے ایک گروہ کہ بلاوین لوگونکو ساتھ نیکی کے اور حکم کرین
اچھی باتون کا اور باز رکہین بری باتون سے اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہین پہر
خبر دی اللہ تعالےٰ نے اس گروہ سے کہ یہہ لوگ ذریت حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل
علیہما السلام سکنہ حرم سے ہین کہ غیر خدا کو نہین پوجا انہون نے کبھی اور مصداق
آیۃ تطہیر کے ہوگئے ہین اور مقصود اس آیہ سے ہین ادعوا الی اللہ علی بصیرة
انا ومن اتبعنی کہ بلاتا ہون مین طرف خدا کے اوپر بینائی کے اور جو کہ پیروی کرے
میری یعنے اول وہ شخص کہ جسنے تابعداری ایمان کی کی اور تصدیق کی اور شرک
سے پرہیز کیا پہر اتباع پیغمبر اور اتباع اس گروہ موصوفہ کو نام لیکر فرمایا یا ایها
النبی حسبك اللہ ومن اتبعك من المؤمنین اے نبی کافی ہے تجھکو خدا
اور جس شخص نے پیروی کی تیرے مومنین سے پہر بیان کیا اتباع پیغمبر صلعم کو مومنین
سے پس فرمایا محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم
تریهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماهم فی وجوههم
من اثر السجود ذلك مثلهم فی التورىة ومثلهم فی الانجیل یعنے محمد صلعم
بہیجے ہوئے خدا کے ہین اور جو لوگ کہ ہمراہ ہین اونکے سخت ہین اوپر کافرونکے اور

مہربان ہین آپسمین دیکھتے ہوتم اونکو رکوع اور سجدہ کرنیوالے اور طلب کرتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اوس سے علامتین اونکی اونکے چہرون پر سجدہ کرنے سے ظاہر ہین یہہ جو مذکور ہوا یہہ صفت اونکی توریت مین لکھی ہے اور صفت اونکی انجیل مین ہے اور پہر فرمایا اللہ جل جلالہ نے یوم لا تخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم و بایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شی قدیر یعنے فرمایا اللہ نے اونکی صفت مین کہ قیامت کے روز نہین شرمندہ کریگا اللہ تعالے اپیغمبر صلعم کو اور نہین رسوا کریگا اون لوگون کو جو رسول اللہ صلعم پر ایمان لائے ہین اور ساتھہ ہین رسول اللہ صلعم کے نور اونکے چمکتے ہونگے آگے اونکے اور داہنے بائین اونکے پہر فرمایا اللہ تعالے قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون الی قولہ تعالی اولئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خالدون یعنی فرمایا اللہ تعالے نے اس گروہ کی صفت مین کہ تحقیق فلاح پائی ایمان والون نے پہر توصیف کی انکی تا کہ توقع انکے ساتھہ الحاق کی پکڑے گروہ شخص کہ جو اونکی سی صفت رکہتا ہو کہ اپنی نماز مین ڈرنے والے ہین اور بیہودہ باتون سے اعراض کرنیوالے ہین یہانتک کہ ارشاد فرمایا اللہ تعالے نے کہ یہہ گروہ وارث ہین اور فردوس انکی میراث مین ہے اور ہمیشہ رہینگے اوس مین پہر صفت کی اس گروہ کی الذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر یعنی نہین بلاتے ہین ہمراہ خدا کے معبود دوسرے کو پہر خبر دی اللہ جل جلالہ نے اسی گروہ کی نسبت ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوریۃ والانجیل والقران یعنی خرید اللہ جل جلالہ نے اس گروہ کی جان اور مال کو ساتھہ جنت کے

اور جہاد کرتے ہین یہہ لوگ اللہ کی راہ مین پس قتل کرتے ہین اور قتل ہوجاتے ہین
وعدہ ہوچکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین پھر فرمایا حق سبحانہ تعالے
نے ومن اوفی بعھدہٖ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک
ھو الفوز العظیم یعنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کون ہے زیادہ وفا کرنے والا
عہد اپنے کو خدا تعالے سے یعنی کوئی نہین۔ پس شاد ہو تم کہ مول لیا تم نے جنت کو اور
بیچ ڈالا اپنے آپکو متابعت رسول اللہ صلعم مین اور یہہ بیع بزرگ ہے جسوقت کہ اوتری آیت
ان اللہ اشتری ایک شخص اوٹھا اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ جو شخص کہ تلوار ہاتھہ
مین لے اور قتل ہوجاوے آیا شہید ہوگا یا نہین پس حق تعالے نے نازل فرمایا اس
آیت کو التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون
الساجدون الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون
لحدود اللہ وبشر المؤمنین یعنے لایق شہادت اور جنت کے وہ لوگ ہین
کہ گناہون سے توبہ کرنیوالے ہین عبادت خدا ادا کرنے والے ہین تنگی اور فراخی مین
شکر کرنیوالے ہین بے تعلق رہنے والے ہین رکوع کرنیوالے ہین سجدہ کرنیوالے ہین
نیک باتون پر حکم کرنیوالے ہین بری باتون سے باز رکہنے والے ہین اللہ کی حدون
کی حفاظت کرنیوالے ہین ایسے شخص مبشر بشہادت اور جنت ہین پھر خبر دی خدائے
عز وجل نے کہ حکم نہین کیا ساتھہ قتال کے مگر اون لوگونکو جنمین یہہ شرط پائی جاتی
ہین پس فرمایا اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم
لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ
یعنے حکم کیا گیا اون لوگون کو جنسے لوگ لڑتے ہین اسواسطے کہ اونپر ظلم ہوا اور اللہ
اونکی مدد کرنے پر قادر ہے وہ وہ لوگ ہین کہ نکالے گئے ہین گھر دن اپنے سے کوئی
تقصور نہین ہے مگر یہہ کہ اللہ کو اپنا رب کہتے ہین کسواسطے کہ جو کچھہ درمیان آسمان

وزمین کے ہے واسطے خدا ورسول اور مومنین کے ہے پس مشرکین اور کفار
اور ظالمین اور فاجرین کہ صاحب ریاست مین ظلم کیا ہے اونہون نے اوپر اون
مومنین کے اور جو کچھ اونکے پاس ہے وہ سب حق اون مومنین کا ہے جو مورد
آیۃ اذن کے ہین باقی رہا یہہ امر کہ فقط اونہین مومنین نے پروانگی جہاد کی
پائی کہ جو موصوف بشرایط مذکورہ ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ پروانگی جہاد کی نہین
ہوسکتی مگر اوس شخص کو کہ مظلوم ہوا ور مظلوم نہین ہوگا مگر مومن اور مومن نہین
ہوگا مگر وہ شخص کہ قایم ہے شرایط ایمان پر وہ شرطین کہ اللہ تعالے نے قرار دی
ہین واسطے مجاہدین کے بعد ان شرطون کے پائے جانیکے مومن مظلوم جہاد کا اذن
دیا جاتا ہے ورنہ ظالم ہے جبکہ آیت اذن بیچ مہاجرین کے اوتری حلال ہوا اونکو
جہاد کفار سے راوی کہتا ہے کہ پوچھا مین نے امام علیہ السلام سے کہ مہاجرین نے
پروانگی قتال اہل مکہ کے پائی تہی پس ان لوگون نے جہاد کسرے اور قیصر اور دوسرے
مشرکین پر کسواسطے کیا امام نے فرمایا کہ اگر فقط اہل مکہ کے لئے اذن ہوتا تو ہرگز کسری
اور قیصر پر جہاد نکرتے کیونکہ یہہ لوگ مہاجرین پر ظالم نتہے بلکہ ظالمین اہل مکہ تہے اور
اگر فقط مراد مہاجرین ہی ہوتی تو حکم اس آیت کا متاخرین سے اوٹہ جاتا کسواسطے
کہ نہ ظالم رہا نہ مظلوم ایسا نہین ہے جیسا کہ تونے گمان کیا کیونکہ مہاجرین مظلوم
ہین دو طرف سے ایک اہل مکہ سے دوسرے کسری اور قیصر سے اسواسطے کہ سلطنت
اونکی حق مہاجرین کا تہا پس قتل کرنا مہاجرین کا کسری اور قیصر کو ساتہہ اذن خدا
کے تہا اور اسی دلیل سے ہر وقت کے مسلمان جہاد کر سکتے ہین لیکن اذن جہاد
اونہین لوگون کو ہے کہ مستجمع شرایط ہین تا کہ ایمان اور مظلومی اور ماذونی حاصل
ہو جہاد سے اور جو شخص کہ ایسا نہین ہے ظالم ہے نہ مظلوم داعی ہے نہ مجاہد بلکہ
مومنین کو حکم ہے کہ اوسکے ساتہہ قتال کرین اور امر بالمعروف نہین ہوسکتا ہے

تا وقتیکہ یہہ نہ کہین کہ ایسا کرا ورنہی عن المنکر نہین ہوسکتی ہے جب تک کہ باز نرکہین
گناہ سے پس جو شخص کہ مستجمع ایسی شرایط کا ہو جیساکہ حق تعالےٰ نے اون لوگونکو
جنمین یہہ شرایط پائی جاتی ہین بیان کیا ہے کہ وہ لوگ اصحاب محمد صلعم کے ہین وہ
شخص مظلوم اور ماذون فی الجہاد ہے جیساکہ اذن دیگئی تہی اللہ کیطرف سے
اصحاب پیغمبر صلعم کے کسواسطے کہ حکم آلہی بیچ اولین اور آخرین کے برابر ہے اور
فرایض آلہی ان لوگونمین برابر جاری ہوتے ہین اور بغیر استجماع ان شروط کے
ہرگز آدمی مامور بجہاد نہین ہوسکتا پس چاہئے آدمی کو اپنے نفس پر غرہ نکرے اور
شروط کو ملاحظہ کرے اگر اپنے آپکو مستجمع شروط پاوے اقدام جہاد پر کرے اور جس شخص
مین یہہ شروط مفقود ہین یعنے اصرار کرتا ہے معاصی پر اگر وہ اقدام جہاد پر کریگا
پس البتہ مصداق اوس خبر اور اثر کا ہوگا کہ بالیقین اللہ تعالےٰ تائید کریگا اس
دین کو ساتھہ اون قومون کے کہ بہرہ نرکہین حضرات شیعہ لحاظ کرین اور مجتہدین
اثنا عشریہ خیال کرین کہ یہہ حدیث صادقی و نص جعفری اوس کتاب معتبر تاب
کی ہے کہ جو امام عصر کی نظر سے گذر چکی ہے جو اقدم اصول اربعہ قرار پاچکی ہے
جسکے اعتماد و اعتبار پر متقدمین و متاخرین شیعہ کا اقرار ہے جسکا استناد و اشتہار
مذہب تشیع مین کالشمس فی نصف النہار ہے ہم اسکی تعریف کہان تک
لکھہ سکتے ہین اور کس حد تک توصیف کرسکتے ہین صرف اس مرتبہ کے جان لینا چاہئے
اور اس درجہ کے سمجھہ لینا چاہیے کہ اگر مذہب اثنا عشری حق ہے تو یہہ کتاب کلینی
بہی حق ہے چنانچہ مجتہد لکھنوی نے آئینہ حق نما مین بعد نقل کرنے حدیث فضیلت علم
و علمار دین کے لکھا ہے کہ در کتاب کلینی کہ در مذہب امامیہ بہتر و معتمد تر ازان کتابے
نیست و اگر مذہب اثنا عشری حق است آن کتاب حق است از جناب صادق
علیہ السلام منقول است انتہےٰ یہہ وہ حدیث ہے کہ جو امام ابو عبد اللہ جعفر صادق

علیہ السلام کی زبان سے نکلی ہے یہہ وہ حدیث ہے کہ مقتدائے شیعہ نے اپنی کتاب
مین روایت کی ہے یہہ وہ حدیث ہے کہ ہر فقرہ اوسکا مذہب شیعہ کو میٹھتا ہے یہہ وہ
حدیث ہے کہ ہر حرف اوسکا مسلک اثنا عشریہ کو محو کرتا ہے اسی حدیث کی یہہ صفت
ہے کہ اصول و فروع مذہب تشیع کو بیخ و بن سے کاٹتی ہے اسی حدیث کی یہہ مدح
ہے کہ خشک و تر اکابر شیعہ کو سوختہ کرتی ہے اسی حدیث کی یہہ توصیف ہے کہ صحابہ
اکبر اور مجاہدین کسری اور قیصر کے جنتی ہونے کی خبر دیتی ہے اسی حدیث کی یہہ تعریف
ہے کہ خلفاے کرام کے استحقاق خلافت کو ظاہر کرتی ہے ہم متحیر ہین کہ کیونکر اسکے
تمام فوائد اس رسالہ مختصرہ مین لکھہ سکتے ہین ہم متحسر ہین کہ کسطرح جمیع شواہد
اس تحریر مین لا سکتے ہین بہرحال بمقتضاے **مالا یدرک کله لا یترک کله**
چند فایدہ واسطے تنبیہ اہل تشیع کے لکھتے ہین اور چند قاعدہ واسطے تائید اہل
تسنن کے ذکر کرتے ہین **فایدہ اولے** اول یہہ کہ اس نص امام جعفر صادق
اور اس حدیث امام بحق ناطق علیہ السلام و علی ابائہ الکرام سے آیت معیت مہاجرین
اور خلفاے راشدین کے حقیقت اور مجاہدین کسری اور قیصر تبعین و مسلمین خلافت
فاروق و صدیق اکبر پر بالکل وجوہ منطبق اور باحسن وجوہ مطابق ہو گئی یعنے
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ آیت معیت محمد رسول اللہ والذین
معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تریهم رکعا سجدا یبتغون
فضلا من الله ورضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذلك
مثلهم فی التوریة ومثلهم فی الانجیل کزرع اخرج شطئه
فازره فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار
وعد الله الذین امنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة واجرا عظیما
یعنے محمد صلعم بھیجے ہوئے خدا کے ہین اور جو لوگ کہ ہمراہ اونکے ہین سخت تر اوپر کافرونکے

اور مہربان ہین آپسمین ایک دوسرے پر دیکھتے ہو تم اونکو رکوع اور سجدہ کرنیوالے
اور طلب کرتے ہین فضل اور خوشنودی کو خداسے علامتین اونکی اونکے چہرون سے
ظاہر ہین سجدہ کرنے سے یہہ جو مذکور ہوا یہہ صفت اونکی توریت مین لکھی ہے اور
علامت وتمثیل اونکی بیچ انجیل کے یہہ ہے جیسا کھیتی نے اوگایا اپنا پتا اور پہر اوسکی کمر
مضبوط کی پہر موٹا ہوا پہر کہڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہے کھیتی والون کو تاکہ
جلا وین اونسے جی کافرونکا وعدہ کیا اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین اور
کیے ہین بہلے کام معافی کی اور اجر عظیم کی مہاجرین ناموراور مجاہدین کسرے
وقیصر کی شان مین نازل ہوئی ہے کیسی آیت کہ جسمین مہاجرین اور مجاہدین
کی رسول اللہ کے ساتہہ مین معیت مذکور ہے کیسی آیتہ کہ جسمین مہاجرین اکبر
ومجاہدین کسریٰ وقیصر کی کفار پر شدت وحمیت مسطور ہے کیسی آیت کہ جسمین
مہاجرین کے تقوی اور عبادت کا بیان ہے کیسی آیتہ کہ جسمین مجاہدین کے ابتغاے
رحمت خدا کا نشان ہے کیسی آیت کہ جو مہاجرین اور مجاہدین کسریٰ وقیصر کی
مقبولیت عبادت کو انجیل مین بیان کر رہی ہے کیسی آیتہ کہ جو مہاجرین اور
مجاہدین کسری اور قیصر کی علامتون مندرجہ توریت کو بتارہی ہے پس مہاجرین
وخلفاے راشدین اطہر اور اونکے تابعین مسلمین مجاہدین کسری وقیصر جنکی
نسبت حق تعالے آیتہ معیت مین موافق فرمان امام صادق کے خبر دیتا ہے کہ
یہہ لوگ محمد صلعم کی معیت رکہتے ہین یہہ لوگ کفار پر تشدد تام کرتے ہین یہہ لوگ
آپسمین ساتہہ رأفت وشفقت کے رہتے ہین یہہ لوگ عبادت خدا ساتہہ خشوع کے
ادا کرتے ہین یہہ لوگ خدا کی رضامندی ساتہہ خضوع کے ڈہونڈہتے ہین ان
لوگون کی مقبولیت عبادت کا ذکر انجیل مین موجود ہے ان بزرگونکی علامتین توریت
مین مرقوم ہین اگر العیاذ باللہ صنادیق آتش مین مقید کیے جاوین اور عذاب

جہنم مین معذب کئے جاوین جیساکہ تابعین زرارہ اور مطبعین ابو نعیر متبعین
مومن الطاق اور مقلدین اعمی سر حوب گمان کرتے ہین بلکہ یقیناً جانتے ہین لازم
آتا ہے کہ امام صادق صادق نرہین بلکہ کاذب ہوجائین نہ اخلاف دیکھئے کہ جناب
صادق علیہ السلام اون لوگون کی شان مین کہ جنھون نے رسول اللہ کے ساتھ
معیت کو اختیار کیا جنہون نے خلافت خلفاے راشدین کو تسلیم کیا جنہون نے شیخین
کے حکم سے کسری و قیصر وغیرہ پر جہاد کیا جنہون نے حضرت فاروق وصدیق کے
ارشاد سے بلاد وامصار کو فتح کیا جنہون نے فاروق اعظم کے فرمانون کو اطراف
واکناف مین جاری کیا آیۃ محمد رسول اللہ والذین معہ کو تبلاوین
اونکو داعی الی اللہ کے لقب سے ملقب کرین اونکو صادقون من اللہ فرماوین اونہین
بزرگون سے جناب مرتضوی تقیہ کرین اونہین کے خوف سے متعہ کی حرمت کا اعلان
جاری کرین اونہین کے ڈر سے حرمت متعہ کی رسول اللہ پر تہمت کرین جو آپ اور
آپکے امام اعظم صاحب فرماتے ہین کہ حضرت علی خوف کے مارے اس جھوٹی روایت
حرم رسول اللہ صلعم لحوم الحمر الاھلیہ ونکاح المتعۃ کو نقل کرتے
ہین **فایدہ ثانیہ** دوسرے یہہ کہ اس حدیث کلینی اور اس روایت کافی سے
آیۃ معیت یوم لایخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ اون بزرگون کے
حق مین کہ جنہون نے نبی اللہ کی معیت مین اپنے وطنون کو ترک کیا جنہون نے رسول
کی رفاقت مین غربت کو اختیار کیا جنہون نے حبیب اللہ کی اعانت مین مال اور
اولاد کو چھوڑ دیا اور اون اکابر ونکی شان مین کہ جنہون نے خلافت خلفاے
راشدین کا اقرار کیا جنہون نے حضرت صدیق اکبر وفاروق اعظم کی بیعت کو اختیار
کیا جنہون نے نایب رسول اللہ کے حکم سے کسرے اور قیصر کے شہرون مین اللہ کے کلمہ کو
بلند کیا جنہون نے احکام شرعیہ کو موافق بیان شیخین کے جاری کیا جنہون نے مسائل

دنیویہ کو مطابق فرمان فاروق کے تعلیم کیا با کمال تام و تکمیل بالا کلام مستقر ہوگئی
یعنے گنجینہ اسرار مطلع الانوار جناب امام صادق علیہ التحیۃ والثنا فرماتے ہین اور یون ارشاد
کرتے ہین کہ آیۃ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ نورھم یسعی
بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک
علی کل شیٔ قدیر یعنی قیامت کے روز اللہ تعالےٰ نہین شرمندہ کریگا اپنے پیغمبر کو
اور نہین رسوا کریگا رسول اللہ کے یارونکو کہ جو اللہ کے رسول پر ایمان لائے ہین اور
ساتھ ہین رسول اللہ صلعم کے نور اونکے چمکتے ہونگے کہتے ہین وہ لوگ کہ اے رب ہمارے
تمام کر ہمارے نور ونکو اور بخش تو ہمکو تحقیق تو اوپر ہر شئی کے قادر ہے مہاجرین و
مستحقین خلافت راشدہ اور مجاہدین کسریٰ و قیصر وغیرہ کی صفت اور مدح مین نازل
کیگئی ہے سبحان اللہ کیسی آیۃ کہ جسمین حق سبحانہ تعالےٰ صاف و صریح فرماتا ہے
کہ روز قیامت کے مین اپنے نبی کو شرمندہ نہین کرونگا کھولکر ارشاد کرتا ہے کہ روز
جزا کے مین اونکے ساتھیون کو رسوا نہین کرونگا رسول خدا کی معیت مین یوم الحشر کو
اونہین کے نور سے اونکے آگے پیچھے روشنی کرونگا نبی الوریٰ کے ساتھ مین یوم النشر
کو اونہین کے نور کو اونکے دائین بائین چمکاونگا اللہ اکبر کیا شان اعلیٰ ہے مہاجرین
و خلفاء راشدین کی اور کیا کیفیت اقصیٰ ہے کسریٰ و قیصر کے مجاہدین کی کہ معیت
دنیویہ اونکو موافق آیت محمد رسول اللہ کے اسی دنیا مین حاصل تھی کہ کفار
اونکی جمعیت کو دیکھکر غیظ مین آتے تھے اور غصہ مین جلتے تھے اور معیت اخرویہ مطابق
آیہ یوم لا یخزی اللہ النبی اسطرح ظاہر ہوگی کہ یوم البعث کو رسول اللہ
کے ہمراہی مین پھرتے ہونگے انوار اونکے حوالی مین چمکتے ہونگے کفار اوسوقت ندامت
اوٹھائینگے سر بگریبان ہونگے ہر کافر یہی تمنا کریگا یا لیتنی کنت ترابا اللھم احشرنا
تحت تراب اقدام احبائک وارزقنا شفاعتہ نبیک وحبیبک

پس اگر مہاجرین ممدوحین اور مجاہدین موصوفین خلافت جناب مرتضوی کو غصب کرتے یا جناب سیدہ پر ظلم کرتے یا اہلبیت سے انحراف کرتے یا انکی اہانت سے دست بردار ہوتے یہان تک کہ جناب امیر انکی جبر سے دین خدا کو چھپاتے انکے ظلم سے محرمات کو حلال اور محللات کو حرام فرماتے آپکے انکے رعب سے جھوٹی روایتین مثل حرمت متعہ وغیرہ کے نقل کرتے تو ضرور یہہ بزرگ معذب بعذاب جہنم کیے جاتے اور رسول اللہ کے دونون عیتون سے محروم رکھے جاتے وھو خلاف النص اب جناب مخاطب فرمادین کہان ہے خلافت جناب مرتضوی مین قصہ غدیر اور رکہہ ہے حرمت متعہ مین جناب مرتضوی کا تقیہ براے خدا رہ اب بھی جھوٹی قصون سے باز آئیے اور لغو تہمتون سے ہاتھ اوٹھائیے فایدہ ثالثہ تیسرے یہہ کہ امام مفترض الطاعت مجمع علیہ الامت فرمان واجب الایقان سے معلوم ہوا کہ جن اوصاف پر آیات شروع سورہ مومنون نازل کیگئی تہین وہ صفات مہاجرین اور مجاہدین مین کما ینبغی راسخ اور متمکن تہین یعنے برہان صحب نبوی جگر گوشہ جناب مرتضوی عارف عاشق امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ صفات مقبولہ بارگاہ خداوندی جنپر آیۃ کریمہ قد افلح المؤمنون الذینھم فی صلوتھم خاشعون والذینھم عن اللغو معرضون والذینھم للزکوۃ فاعلون والذینھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم اوما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ھم العادون والذینھم لاماناتھم وعھدھم راعون والذینھم علی صلوتھم یحافظون اولئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خالدون تحقیق فلاح پائی ایمان والون نے جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے ہین اور جو بری باتون سے اعراض کرنیوالے ہین اور جو زکاۃ دینے والے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہہ کو تہامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے

ہاتہون کے مال پر پس تحقیق اونپر نہین ہے ملامت پہر جو کوئی ڈہونڈے اسکے سوائے
بس وہی حد سے بڑہنے والے ہین اور جو اپنی امانتون اور اپنے عہد سے خبردار ہین اور
جو اپنی نمازون پر حفاظت کرتے ہین وہ لوگ میراث لینے والے ہین اور جنت کے وارث
ہونیوالے ہین اور وہی لوگ ہمیشہ اوسمین رہنے والے ہین شامل ہے نفوس قدسیہ
مہاجرین اور کسری وقیصر کے مجاہدین مین متحقق اور واقع نہین سبحان اللہ کیسی آیتہ
ہے جو اپنے اول مین مہاجرین ومجاہدین کی فلاح تامہ کو بیان کر رہی ہے اور اپنے آخر
مین جنت کو اونکی میراث مین تبلا رہی ہے اپنے وسط مین اونکے صفات کو فرداً فرداً
ظاہر کر رہی ہے کہ نمازون مین یہ لوگ خشوع کرتے ہین بری باتون سے پرہیز کرتے ہین
زکاۃ کو ادا کرتے ہین اپنی زوجہ یا مملوکہ سے مقاربت کرتے ہین ان دونون کے سوا
سب کو حرام جانتے ہین امانتون مین دیانت رکہتے ہین اپنے عہد کو کبہی نہین توڑتے ہین
اپنی نمازون پر ہمیشہ محافظت کرتے ہین بس ان اوصاف کے موصوفین جنت کے وارث
یعنی فردوس کے مورث ہین بہشت انکے ارث مین ہے خلد انکی میراث مین ہے پس اگر
بعد وفات سید کائنات مہاجرین ومجاہدین کسری وقیصر کہ جو مطابق ارشاد نیض بنیاد
امام جعفر علیہ السلام کے مومنین کامل تہے معاذ و نیز من اللہ تہے مجاہدین
فی سبیل اللہ تہے متصف بصفات مندرجہ آیات سورہ مومنون تہی جنت کو
ارث مین پائی ہوئی تہی جناب سیدہ پر معاذ اللہ من ذلک تہمت زنا کی کرتے
اور العیاذ باللہ جناب بضعتہ رسول کو زد وکوب کرتے اور نعوذ باللہ حضرت
سیدۃ النسا کے حمل کو ساقط کر دیتے اور پیغمبر کے گہر کو جلا دیتے یا ان امور کو حق سمجہتے
جیسا کہ مجلسی نے "تذکرۃ الائمہ مین لکہا ہے - کہ ہم حق چنین حق دانستند انچہ شیخین نسبت
باہل بیت رسالت واقع ساختند ونسبت زنا استغفر اللہ بحضرت فاطمہ دادند
ودشنام دادن وغصب فدک وخلافت نمودن وکشتن وزدن آنمظلوم بان و

سقط شدن محسن شستماہہ و آتش بخانہ پیغمبر انداختن الی آخر الهذیانات تو کبھی
امام علیہ السلام اونکو مومن کامل نہ بتاتے اونکو ماخذون من اللہ نفرماتے اونکو
مجاھد فی سبیل اللہ سے نہ ملقب کرتے اونپین صفات مندرجہ آیات مذکورہ
کو محمول نفرماتے وھو باطل قطعاً کما عرفت آنفاً جناب مخاطب سوچین اور
سمجھین کہ جب اللہ جل جلالہ ان بزرگونکی فلاح کی خبر دیوے اور جنت کو انکے ارث
مین بتلاوے لغو باتون سے انکے اعراض کو بیان کرے انکے استحکام اور دیانت
کو عہد و امانت مین ظاہر کرے صلوۃ و زکوٰۃ پر انکی حفاظت تامہ اور اداے کاملہ
کو ارشاد فرماوے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث سے تصدیق و
تائید کامل ہووے تو کیا قیاس مین آسکتاہے اور گمان و وہم پہونچ سکتاہے کہ
یہہ بزرگ منہیات شرعیہ کو جاری کرتے تھے اور خدا کے حکم کو رد فرماتے تھے اور جناب
مرتضوی اونسے تقیہ کرتے تھے جو آپ اور آپکے امام اعظم نہایت طمطراق سے فرماتے
ہین کہ جناب مرتضوی رسول اللہ صلعم سے جھوٹی روایت حرمت متعہ کو تقیۃً نقل
کرتے ہین **فایدہ رابعہ** چوتھے یہہ کہ انص جعفری اور حدیث کلینی سے واضح اور شایع
ہوا کہ یہہ جماعت موصوفہ مورد آیہ کریمہ ان اللہ اشتری کی تھی یعنی جناب سلطان
الطریقت برہان الحقیقت امام جعفر صادق علیہ الثنا والتحیۃ ارشاد فرماتے ہین اور
یون اظہار کرتے ہین کہ آیۃ بشارت ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم
واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون
وعدا علیہ حقا فی التوریۃ والانجیل والقرآن ومن اوفی بعھدہ من اللہ
فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم یعنے
اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے
لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہوچکا اوسکے ذمہ پر

سچا توریت و انجیل و قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو
اس اپنے بیع پر جو تم نے کی ہے اللہ سے اور یہی ہے بڑی مراد ملنے والی - اون بزرگون
کی شان مین کہ جنہون نے رسول اللہ کے ساتھ مین ہجرت کی اور کسری و قیصر اور دوسرے
کفارونکے خون مین تلوار ڈوبوئی نازل ہوئی ہے سبحان اللہ کیسی آیت کہ جسمین حق
جل وعلا اور سبحانہ تعالے صاف و صریح فرماتا ہے اور اسطرح تشریح کرتا ہے کہ مول
لے لیا اللہ نے مہاجرین اور کسری و قیصر کے مجاہدین کی جان و مال کو اور دیدیا
اوسکے عوض مین روضہ رضوان کو پس خوش ہو تم اے مہاجرین مجاہدین اس بیع
رحمان پر اور محظوظ اور مسرور رہو اس فوز عظیم الاحسان پر اللہ اللہ کیا رحم ہے مہاجرین
پر اور کیا کرم ہے مجاہدین پر کہ خدا تیعالے نے جان و مال کو اونکی مول لے لیا اور اوسکے
عوض مین جنت مین داخل کرنیکا وعدہ کر لیا اور پھر اس عہد کو قرآن و توریت و انجیل
سے مستحکم کر دیا اور پھر اس بیع پر بشارت اور خوشخبری کو سنادیا اور پھر اس معاملہ کو
فوز عظیم فرمادیا سبحان اللہ بکرمہ و برحمہ پس جبکہ مہاجرین مجاہدین کسری اور قیصر نے
اپنی جان و مال کو بیچ ڈالا اور خدا تیعالے نے اوسکو قبول کر کے اونکے جنت مین داخل
کرنیکا وعدہ صریح کر لیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس امر کو بہ ندا ے بلند
فرما دیا کہ بلاشبہہ مہاجرین مجاہدین کسری و قیصر نے اپنے نفوس کو بیچا اور اوسکے عوض
مین جنت کو پایا پس اگر یہ حضرات رضوان اللہ علیہم اجمعین روز قیامت
کو معاذ اللہ بعوض جنت کے جہنم مین داخل کیے جائین اور بدلے ثواب کے عذاب مین
مبتلا کئے جائین جیسا کہ طائفہ ہوائیہ کا اعتقاد ہے تو خدا تعالے کے وعدہ مین تخلف
صریح لازم آویگا اور اوسکی شان مین ظلم قبیح پایا جاویگا وھو محال فایدہ
خامسہ پانچوین یہہ کہ حضرت امام صادق بحق ناطق علیہ السلام کی تصریح کرنے اور
تشریح فرمانے سے روشن اور واضح ہوا کہ جو صفات اور اوصاف آیۃ کریمہ و نص عظیم

التائبون العابدون مین مذکور اور مسطور ہین اون بزرگون کی ذات مین
کہ جنھون نے ہجرت کو اختیار کیا اور کسری اور قیصر اور دوسرے قبایل کفار و مشرکین
پر جہاد کیا تمکن اور مستقر تھے یعنی سفینہ بحر دیانت سکینہ اہل متانت حضرت امام ابو عبد اللہ
علیہ الثناء والتحیۃ یون فرماتے ہین اور اسطرح ارشاد کرتے ہین کہ آیۃ کریمہ التائبون
العابدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف
الناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ وبشر المؤمنین یعنے
توبہ کرنیوالے گناہون سے عبادت کرنیوالے خدا کی اور شکر کرنیوالے تنگی اور فراخی
مین اور روزہ رکہنے والے اور رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے اور حکم کرنیوالے
نیک باتون کا اور باز رکہنے والے بُری باتون سے اور حفاظت کرنیوالے اللہ کے
حدود کے اور خوشخبری دو تم مومنین کو۔ یہ جن صفتون کو اللہ تعالے نے بیان
فرمایا ہے اور جن اوصاف کو کہ ظاہر فرمایا ہے مہاجرین مجاہدین کسری و قیصر اون
جمیع صفات کے جامع تھے اور اون کل اوصاف کے مستجمع تھے سبحان اللہ کیسے مجاہدین
کہ جو ہر وقت خدا کے سامنے توبہ کرتے رہتے تھے کیسے مہاجرین کہ ہر ساعت خدا کی راہ مین
مصروف رہتے تھے کیسے مجاہدین کہ ہر لحظہ خدا کے شکر مین مشغول رہتے تھے کیسے مہاجرین
کہ ہمیشہ صایم رہتے کیسے مجاہدین کہ علی الدوام رکوع مین جھکے رہتے کیسے مہاجرین کہ
آٹھ پہر سجدہ مین پڑے رہتے کیسے مجاہدین کہ جو نیک باتونکا حکم کرتے کیسے مہاجرین
کہ جو بُری باتون سے باز رکھتے کیسے مہاجرین مجاہدین کہ جو اللہ کی حدود سے کسی
حالت مین تجاوز نکرتے کیسے مجاہدین و مہاجرین کہ جو ان امور کی مقبولیت پر خدا تعالے کی
جانب سے بکرات و مرات بشارت و خوشخبری سے مشرف ہوتے پس اگر یہہ بزرگ العیاذ
باللہ متصف صفات ذمیمہ قرار دئے جاوین اور موصوف بامور غیر مشروعہ ٹھہرائے
جاوین جیساکہ پیروان شیخ حلی اور متبعین شیخ طوسی کہتے ہین تو لازم آتا ہے جھوٹا

ہونا امام صادق علیہ السلام کا وھو بدیھی البطلان فایدہ سادسہ
چھٹے یہہ کہ فریقین اس امر کو جانتے ہین اور طرفین اس بات کو مانتے ہین کہ کسریٰ و قیصر
اور دوسرے قبائل کفار پر جہاد بعد وفات رسولخدا صلعم کے زمانہ خلافت راشدہ
خصوصاً عہد شیخین مین واقع ہوا اور انہین کے حکم سے یہہ کل ملک مفتوح ہوا خاصتہ
جناب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ملک فارس کو فتح کیا اور آپ ہی کے لشکر نے
جابجا ان بلاد و امصار مین نیزہ اسلام کو نصب کیا اور خدا کے دین کو بشوکت و حشمت
جاری کیا پس اے اہل ایمان اور اے اہل ایقان خیال کرو کہ یہہ متبوعین یعنے
خلفاے راشدین اور انکے تابعین یعنے مہاجرین مجاہدین وہ لوگ تھے کہ جنکی نسبت
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ انکو معیت رسول اللہ کی دارین مین حاصل
تھی انکی شدت کفار پر کونین مین روشن تھی انکی عبادت کی قبولیت کتب مقدسہ اور
صحف مطہرہ سے ظاہر تھی انکے اعمال کی مقبولیت قیامت مین ظاہر ہوگی انکی روشنی
صحابیت حشر کے روز چمکیگی یہہ لوگ خدا کی طرف سے فلاح پا چکے ہین یہہ لوگ حق
سبحانہ کیجانب سے بشیر بجنت ہو چکے ہین ان لوگون نے خدا یتعالے کے ہاتھہ اپنی جان
و مال کو بیچ ڈالا ان لوگون کو حق تعالے نے بعوض جان و مال کے جنت کو دے ڈالا
یہہ لوگ خدا یتعالے کی عبادت ساتھہ خشوع کے ادا کرتے تھے یہہ لوگ رضامندی خدا
تعالے کے ساتھہ خضوع کے ڈہونڈہتے تھے ان لوگون نے جنت کو ارث مین لے لیا
تھا ان لوگون نے اپنے عہد و پیمان کو مستحکم کر لیا تھا یہہ لوگ تایب تھے یہہ لوگ عابد
تھے یہہ لوگ راکع تھے یہہ لوگ ساجد تھے یہہ لوگ آمر بالمعروف تھے یہہ لوگ
ناھی عن المنکر تھے یہہ لوگ حافظ لحدود اللہ تھے یہہ لوگ مجاھد فی سبیل اللہ
تھے ان لوگون کو خدا یتعالے کیطرف سے دعوت الی اللہ کا اذن دیا گیا تھا ان لوگون کو
حق تعالے کیجانب سے جہاد فی سبیل اللہ کا حکم کیا گیا تھا ان لوگون کو ایمان ساتھہ

کمال کے حاصل تہا ان لوگونمین اسلام ساتہہ تکمیل کے موجود تہا یہہ لوگ جامع صفات
ایمان تہے یہہ لوگ مستجمع شروط اذن دعوت وجہاد تہے پس ہم اب حضرات شیعہ سے
استفسار کرتے ہین اور کبراے اثناعشریہ سے پوچہتے ہین کہ جن لوگون کو حدیث کلینی
جنتی بتا رہی ہے جن بزرگون کو نص جعفری بہشتی بیان کر رہی ہے جن لوگون کو امام
ابوعبداللہ ماذون من اللہ کہہ رہے ہین جن بزرگون کو جگر گوشہ رسول اللہ داعی
الی اللہ فرما رہے ہین جن لوگونکی شان مین امام جعفر صادق اون آیات کو کہ جن سے
انکا مقبول خدا اور محبوب کبریا ہونا ثابت ہے محمول فرماتے ہین جن بزرگون کی ذات
کو امام بحق ناطق اون صفات کے ساتہہ کہ جنسے اعلے وافضل اور عمدہ کوئی صفت امت
رسول اللہ مین نہین ہے موصوف بتلاتے ہین آیا اونکو غاصب یا ظالم یا جابر یا مرتد
یا منافق یا منحرف عن دین اللہ با راد حکم اللہ کہنا درست اور جایز ہے جیسا کہ طایفہ
ہوائیہ اور فرقہ واہیہ کہتا ہے کہ صحابہ کرام نے خلافت کو غصب کیا اہلبیت پر ظلم کیا
جناب مرتضوی پر جبر کیا جناب سیدہ کے گہر کو جلا دیا اونکی اعانت و مدد سے ہاتہہ
کو کہینچ لیا سواے دو چار صحابہ کے کل نے ارتداد کو اختیار کیا خدا کے حکم کو رد کیا ممنوعات
شرعیہ کو حلال کیا محللات شرعیہ کو حرام کیا الی آخر الہذیانات والخرافات خلاصہ
یہہ کہ زمانہ خلافت راشدہ خلفاء راشدین مین بحکم خلفاء راشدین کے کسری و قیصر
پر مہاجرین جہاد کرتے تہے اور جو حضرات کہ ایسے تہے وہ لایق دعوت جہاد کے تہے پس
خلفاے کرام بنص امام لایق دعوت و قابل جہاد کے ہوئے اور لایق دعوت وجہاد بمنطوق
حدیث کلینی وہ شخص ہے کہ مستجمع شروط مذکورہ اور صفات مسطورہ کا ہو پس خلفای
عظام مستجمع شروط اور جامع صفات تہے وہو المطلوب الحمد للہ کہ اس حدیث کلینی
اور اس نص جعفری سے صحابہ رسول اکبر خصوصاً مہاجرین مجاہدین کسری و قیصر کا
اعلے اور افضل امت ہونا بدرجہ اتم ثابت ہوا اور خلفاے راشدین کی خلافت کا حق

ہونا بالکل مراتب متحقق ہوا اب جناب مخاطب فرماوین اور حضرت مجیب ارشاد کرین کہ جناب مرتضوی کو کیا ضرورت تھی ان بزرگون سے تقیہ کرنیکی اور کیا حاجت تھی ان اکابر سے مذہب کے پوشیدہ رکھنے کی جو آپ اور آپکے رئیس اعظم فرماتے ہین کہ حضرت علی اس حدیث حرمت متعہ کو تقیہ روایت کرتے ہین تکمیل جسوقت علماء اہل سنت حضرات اہل تشیع پر جمیع طرق فرار کو مسدود کر دیتے ہین اور کل توجیہات رکیکہ شیعہ کو مردود فرما دیتے ہین اوسوقت حضرات موافق مضمون الغریق یتعلق بکل حشیش ایوس محض ہوکر مطابق مفہوم کل شی یرجع الی اصلہ دامن تقیہ پر ہاتھ مارتے ہین عجب نہین کہ ہمارے مخاطب لاثانی اور اونکے برادران ایمانی اس حدیث جعفری مین بہی وہی طریقہ اختیار فرماوین اور اوسی وتیرہ پر قدم ناز اوٹھا دین لیکن بحمد اللہ کہ اس نص صادق مین وہ طریقہ کلیۃً مدفوع ہے اور اس حدیث جعفری مین وہ وتیرہ بالکلیہ مرفوع ہے کیونکہ کلینی سے ثابت ہے کہ ائمہ علیہم السلام کیواسطے جو صحیفہ خدا تیعالے کیجانب سے نازل ہوئے تہے ہر امام موافق اپنے صحیفہ کے عمل فرماتے تہے امام جعفر کے صحیفہ مین یہہ حکم تہا کہ تو علی الاعلان اپنے مذہب کی دعوت کرنا اور علی روس الاشہاد اپنے آبا و اجداد کے علوم کو ظاہر کرنا خبردار کسی سے خوف مت کرنا اور ہرگز تقیۃً کوئی بات مت کہنا اللہ ہی پر بھروسا رکہنا اور اوسی پر ہر وقت توکل کرنا کوئی تجھکو ضرر نہ پہونچا سکے گا تو ہمیشہ خدا کی امان مین رہیگا عبارت اوسکی یہہ ہے حدث الناس وافتہم ولا تخافن احدا الا اللہ وانشر علوم اہل بیتک وصدق اٰبائک الصالحین فانک فی حرز و امان المنۃ للہ کہ یہہ حدیث تقیہ سے بہی محفوظ رہی اور تمام خس و خاشاک سے پاک ہوئی دست درازی حضرات کی اوس سے منقطع ہوئی اور زبان تاویلات علیلہ سے بند ہوئی صحابہ کرام خصوصاً خلفاے عظام کی افضلیت من جمیع الوجوہ علی جمیع

الامنه متحقق ہوئی - پس ہمکو امر اول سے فراغت حاصل ہوئی یعنے جس حالت مین کہ صحابہ
کرام کا اعلے و افضل ہونا آیات کلام آلہی اور حدیث کلینی سے ثابت ہوا پس ناصب
و جابر ہونا صحابہ رسول اللہ کا بالکلیہ باطل ہوا اور یہی بنائے تقیہ کا امر اول تہا
جسپر اہل تشیع کو بڑا شور و شغب تہا اب ہم امر ثانی کو دیکھتے ہین یعنی مغلوبیت جناب
مرتضوی کی نسبت احادیث اہل تشیع مین ہمانتک نگاہ کرتے ہین کسیطرح سے اوسکا وجود
نہین پاتے گو بعض مواقع پہ بعض اہل تشیع اہلسنت سے مجبور ہوکر جناب مرتضوی کی مجبوری
کو بجبر اپنا جواب بنانیکے واسطے ظاہر کرتے ہین مگر عموماً محققین شیعہ جناب امیر کے غلبہ تام
کو خلفاے عظام کے عہد مین بہ براہین ساطعہ اور حجج قاطعہ ثابت کرتے ہین پس ہم
اوسکی نسبت یہہ کہتے ہین کہ بالفرض اگر صحابہ کرام اور خلفاے عظام کی افضلیت کو نہ
تسلیم کیا جاوے اور آیات کلام آلہی کو اونکے عمدہ ہونیکے باب مین نہ سنا جاوے اور
حدیث جعفری اور نص صادقی کو اونکے مقبول خدا و محبوب کبریا ہونے مین نہ مانا
جاوے بلکہ العیاذ باللہ موافق اصول اہل تشیع کے اونکو غاصب اونکو مرتد اونکو ظالم
اونکو جابر قرار دیا جاوے تب بہی جناب مرتضوی اسد اللہ الغالب علے کل غالب ایسی
حالت مین نتہے کہ خلفا سے ڈر کر صحابہ سے دب کر ضروریات دینیہ اور مسائل فرعیہ مین
تقیہ کیا کرتے اور معاذ اللہ اپنے زمانہ مین قرآن مجید کو جو رکن اعظم دین ہے بلکہ خلاصہ دین
جلوا دیتے اور چپکے بیٹہے رہتے خدا کے حکم کو رد کرنے دیتے اور دم نمارتی جناب سیدہ بضعۂ
رسول اللہ پر تازیانہ لگنے دیتے اور خود دیدا تہ جنبش نفرماتے بلکہ بزعم اہل تشیع زتق و فتق
جہان بہر کا اونکے اقتدار مین تہا اسم اعظم اونکے اختیار مین تہا موکلین پر وہ حاکم تہے
ملایکہ کے وہ ناظم تہے قوم یاجوج اونکے مطیع تہے قوم ماجوج اونکی متبع ابر اونکے تابع تہا
ہوا اونکی محکوم تہی خلقت کوہ قاف جو اس مخلوقات ظاہری سے صد ہا حصہ زاید تہی
اونکی منقاد انبیا علیہم السلام کو وہ زندہ فرماتے تہے درخت اونسے کلام کرتے تہے زمین کی وہ

سیر کرتے تھے آسمان پر وہ عروج فرماتے تھے ذوالفقار مین اونکے وہ قدرت تھی کہ ایک لمحہ مین قوم عاد کو کہ جو نہایت قوی ہیکل تھی قتل کر ڈالا اور ایک ساعت مین تہ تیغ فرما دیا ہم اس مقام پر حدیث بساط کو نقل کرتے ہین جسکو صاحب منہج التحقیق اور مولف معجزات مرتضوی عروۃ المحدثین ابن بابویہ صدوق قمی بطرق معتمدہ حضرت سلمان فارسی اور مقداد اسود کندی وغیرہما سے روایت کرتے ہین اور افضلیت امیرالمومنین جناب مرتضوی کو جمیع انبیاے مرسلین پر اسی حدیث سے ثابت کرتے ہین اور عالم محقق فاضل بادر مدقق اردستانی بھی اسکے معتمد اور مستند ہونیکا اقرار فرماتے ہین ہم کتاب امامت اردستانی سے اوسکو اسطرح پر نقل کرتے ہین +

حدیث بساط

روایت میکند ابن بابویہ بسند خود از سلمان فارسی کہ گفت نشستہ بودم نزد سید و مولای خود امیرالمومنین دران وقت کہ مردمان بیعت بعمر بن الخطاب کردہ بودند و در خدمت آنحضرت حسنین و محمد بن حنیفہ و محمد بن ابی بکر و عمار بن یاسر و مقداد بن اسود نیز بودند و از ہر در سخنان میگذشت امام حسن متوجہ پدر بزرگوار شد و گفت یا امیرالمومنین حضرت ملک وود و سلیمان بن داؤد را عجب سلطنتے دادہ بود آیا ازان سلطنت عطیہ بوصی او رسیدہ باشد شاہ سریر ولایت تبسم فرمود و گفت آنکہ حبہ و دیگہ دانۂ خشک را در زمین سرسبز میگرداند و بآن تا دریکہ آدم را از خاک تیرہ آفریدہ قسم کہ انچہ پدر ترا دادہ ہیچیک از اولیا و اوصیاے ناضیہ ندادہ و لبعد از ین ہیچکس باین کرامت فایز نخواہد شد پس امام حسن و حضار التماس نمودند کہ یا امیرالمومنین میخواہیم کہ شما از انچہ واہب عطیات بشما موہبت نمودہ بشاہدہ کنیم و معائنۂ نبیم تا موجب ازدیاد ایمان و باعث تقویت علم و ایقان گردد سید اوصیا علیہ السلام

فرمود که حیا و کرامۃً یعنے چنان کنم که شما میخواهید وچیزے از چیزها که حضرت عزت بمن
کرامت نموده بر شما ظاهر میسازم پس برخاسته دو رکعت نماز کرد و کلمه چند بر زبان
معجز بیان گذرانید که هیچک از حضار فهم آن نتوانست کرد از انجا بمیان خانه آمده
دست مبارک بجانب مغرب دراز کرد بعد از لمحه دست را بزیر آورد و بر کف دست
مبارکش پارچه ابرے دیدیم آنرا گذاشته بار دیگر دست دراز کرد پارچه دیگر بروے
دستش دیدیم سلمان گوید لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وانك وصی
نبی کریم من شك فیك هلك ومن تمسك بك سلك سبیل النجاة
یعنی گواهی میدهم که خدا یکے است ومحمد رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم برگزیده
است وتو وصی وخلیفه برگزیده که هرکه شك آرد در وصایت وخلافت تو هلاک
شود وهرکه بعروة الوثقاے محبت تو چنگ زند نجات یابد پس دیدیم که آن دو ابر
چون دو قالیچه پهن شدند ودر پهلوے یکدگر قرار گرفتند چنانچه گوئی یک جوزه
انداز ان هر یک بوے مشک اذفر بدماغ اهل ایمان میرسید پس فرمود که برخیزند
و برین بساط بنشینند همه برخاسته بر یک ابر نشستیم وآنحضرت تنها بر یک ابر دیگر
پس کلمه چند تکلم فرمود که هیچکس نه فهمید پس اشاره به ابر کرد که بجانب مغرب روانه شو بادے
در زیر آن دو ابر در آمد وابر را باهستگی تمام برداشته بر هوا برد وما درین وقت
چون بآنحضرت نگاه کردیم دیدیم که جامه زرد پوشیده وتاجے از یاقوت سرخ بر سر
دارد ونعلین که بند آن از یاقوت آبدار بود در پا کرده وانگشتری از مروارید
سفید براق که روشنی آن چشم را خیره میساخت در انگشت دارد و بر کرسی از نور
نشسته امام حسن علیه السلام بآنحضرت گفتند که اے پدر بزرگوار همه مخلوقات سلیمان
بسبب انگشتری اطاعت می نمودند وشما را بچه سبب منقاد اند فرمود که یا ولدی
انا وجه الله وانا عین الله وانا لسان الله الناطق وانا ولی الله وانا نور الله

الذی لا یطفی وانا باب الله یوتی وانا حجة الله علی عباده وانا کنز الله فی ارضه وانا قسیم الجنة والنار وانا سد ذی القرنین وانا جعلتهما له

یعنی اے نور دیده من وجه الله وعین الله ولسان الله و ولی الله منم وآن نوریکه فرو نه نشیند منم وآن دریکه ازان در بخدا توان رسید منم وحجت خدا بر خلق منم وگنج خدا در زمین منم وقسمت کننده بهشت و دوزخ منم وسد یکه ذو القرنین بسته منم وذو قرن را برای اسکندر قرار داده بودم که بآن مشهور شده بود میخواهی که خاتم سلیمان بتو نمایم دست در بغل کرده انگشتری برآورد از طلای احمر ونگینش بود از یاقوت سرخ فرمود اے فرزند من این خاتم سلیمان است نامهاے ماست که در و نقش کرده اند سلمان گوید که تعجب حضار زیاده شد بحدیکه گویا ورانمی شناختند پس فرمود اینها از مثل من عجب نیست بخدا سوگند که بنمایم امروز بشما آنچه پیش ازین شما ندیده باشید پس امام حسن گفت آرزوی ما آنست که سد ذو القرنین را بما نمائی پس آنحضرت باد را امر فرمود که ما را آنطرف که حسن میخواهد ببرد مقارن آن از باد آوازے چون آواز رعد بما رسیده و ما را برداشته بهوا برد و امیر المومنین علیه السلام بران کرسی نشسته از پے ما می آمد تا باد ما را بکوه بلندی رسانید درختے عظیم بران کوه بود خشک شده و برگهایش ریخته یکے از ما گفت یا امیر المومنین این درخت را چه رسیده که اوراقش ریخته آنحضرت فرمود که از وے بپرسید تا حال خود بگوید امام حسن پیشے نمود و از درخت سوال کرد که مالک ایتها الشجرة یعنی چه شده است ترا اے درخت که سبزی از تو رفته و برگت ریخته جواب نداد امیر المومنین فرمود اجبهم باذن الله ایتها الشجرة واجبهم بخبر اے درخت بفرمان الهی جواب ایشان بگو سلمان گوید بخدا قسم که درخت متکلم شد وگفت لبیک لبیک یا وصی رسول الله و خلیفة من بعده حقا وخطاب با امام حسن کرد که هر شب وقت سحر

بمدت به نزد من می آمد و دو رکعت نماز گزارده به تسبیح و تقدیس حق تعالی مشغول می شد
و میرفت و آمدن و رفتنش بر کرسی نور میان ابر سفید می بود که ازان بوی مشک اذفر
بمشام میرسید و من از استشمام روح روح افزای آنحضرت و آن نور سرسبز و طراوت
می بودم و اکنون چهار شب شده که تشریف ارزانی نفرموده از مفارقت پدر تست که
حالم بدین مرتبه رسیده اگر از ایشان استدعا کنی که لطف خود ازین مهجور دور ندارد
آمدن او مرا بحال خود باز می آرد پس شاه ولایت بنزد آن درخت رفته دو رکعت
نماز گزارده دست مبارک بران درخت مالید سلمان گوید که بخدا قسم که ازان درخت
که مشتاق نه برخاست فی الفور سبز شده و برگ آورده میوه بیرون کرد پس آنحضرت
بر کرسی خود قرار گرفت و ما را بر داشته بلند شد بحدی که دنیا تمامی در نظر ما سبزی
مینمود و در هوا فرشته دیدیم سر او در زیر قرص آفتاب و پای در قعر محیط و یکدست
در مشرق و یکی در مغرب از علی علیه السلام پرسیدیم که این کیست فرمود بحکم خدا من
او را درین موضع نصب کرده ام و بتاریکی شب و روشنائی روز موکل ساخته و
چنین خواهد بود تا روز قیامت پس باد ما را بنزد یاجوج برد و آنحضرت علیه السلام با
ابر خطاب نمود که اهبطی تحت هذا الجبل یعنی ای ابر در زیر کوه فرود آ
و آن کوه بلند ظلماتی گویا شبی بود سیاه بوی دود آنجا بمشام میرسید یاجوج را دیدیم
و از کثرت ایشان تعجب نمودیم و ایشان را سه صنف دیدیم که یکی طول ایشان بست
گز و عرض ده گز و صنفی طول صد گز و عرض هفتاد گز و صنفی یک گوش را لحاف
و دیگری را دواج میکردند یکی از حال آنها پرسید حضرت علیه السلام فرمود حاکم این
جمع نامحصور منم و همه در حکم من اندپس به باد حرفی گفت باد ما را بر داشت بکوه قاف
رسانید کوهی دیدیم چون یاقوت سرخ که محیط همه دنیا بود فرشته بشکل آدم بر وی
موکل چون آن فرشته را چشم بر ما افتاد گفت السلام علیک یا امیر المؤمنین

پس رخصت طلب کرد که مطلب خود را عرض کند آنحضرت فرمود که رخصت زیارت
برادرت و مصاحبت میخواهی برو رخصت دادم پس فرشته بسم الله الرحمن
الرحیم گفته راهی شد بعد از آن درختے دیدیم چون درخت اول بهمان طریق سوال
و جواب واقع شده درخت گفت ثلث اول شب علی علیه السلام نزد من می آمد و پس
از نماز و تسبیح و تقدیس بر اسپے سوار شده می رفت و من سبز و خرم بودم چهل روز
است که فیض قدم از من گرفته و تنم گداخته و اوراقم فرو ریخته از مفارقت اوست
و امام حسن التماس نمود حضرت دست مبارک برو کشید درخت گفت اشهد ان لا
اله الا الله وان محمدا رسول الله وانك امیر المؤمنین فی الامة
المبارکة الطیبة وصی رسول رب العالمین من تمسك بك نجی
ومن تخلف عنك هوی پس آن سبز و خرم شد و طراوت یافت و ما در زیر آن
ساعتے آرام گرفته پرسیدیم که یا امیر المؤمنین آن فرشته کجا رفت فرمود که دیروز
بر خیل ظلمت که عبور نمودیم فرشته که بران موکل است رخصت زیارت این فرشته
طلبیده بود امروز این رفت که تدارک آن نماید یکے از یاران گفت که مگر ملائکه همه
باذن شما از محل و مکان خود حرکت میکنند فرمود بخدائے که آسمان ها را بے ستون
آفریده که هیچ یک قدرت ندارد که بے رخصت من از جاے خود حرکت نماید و اگر
بے اذن من بقدر نفسے حرکت نماید حضرت رب العزت ببرق غضب خود آنرا بسوزد
و بعد از من فرزندم حسن و بعد از و حسین و بعد از و نه کس از اولاد او که نهم ایشان
قایم آل محمد است صلے الله علیه و علیهم این حال دارند و هیچ ملکے از ملائکه مقربین
را حد نه باشد که یک نفس بے اراده ایشان بر آرد یکے نام فرشته که موکل قاف است
پرسید فرمود برخائیل من گفتم یا امیر المؤمنین نه ما دیروز در خدمت شما بسر بردیم
کدام وقت نزد دل اجلال دران کوه شده بود فرمود چشم خود را بپوشانید پوشانیدیم

... گشودیم خود را در مملکتی دیگر یافتیم گفتیم ان هذا لشی عجاب فرمود
الملک المؤید در قبضهٔ اقتدار من است که شما را طاقت اطلاع بران نیست و معهذا من
بنده مختارم چون مخلوقات دیگر و در اکل و شرب و خواب و نکاح مانند دیگرانم و اگر اندکی
از ... بیان کنم بدانید دلهای شما تاب شنیدن آن ندارد و بدانید که اسم اعظم
... هفتاد و سه حرف است نزد آصف برخیا که تخت بلقیس را بیک چشم زدن
آورد ... سلیمان یک حرف بود و نزد من هفتاد و دو حرف و یک حرف علم غیب است
که مخصوص ذات اوست ولاحول ولاقوة الا بالله العلی العظیم شناخت
هر که مرا شناخت و منکر شد هر که مرا منکر شد پس آن ابر را امر فرمود که ما را بباغی رساند
که در سبزی و خوشی با روضهٔ بهشت برابری نماید در انجا جوانی را در میان دو قبر
مشغول ... دیدیم گفتیم یا امیرالمومنین این جوان کیست فرمود برادر من صالح نبی است
و این دو قبر از پدر و مادر اوست و چون چشم صالح بر صالح المومنین افتاد بیتابانه پیش
آمد و سینهٔ سکینهٔ آنحضرت را بوسید و گریه کنان بشکوه درآمد آنحضرت او را تسلی
... پرسیدیم که صالح چرا میگرید فرمود که از وی بپرسید امام حسن فرمود ایها العبد
الصالح ... چیز ترا میگریاند فرمود که پدرت هر روز وقت طلوع صبح نزد من می آمد
و باهم نماز میکردیم و باعث نشاط و رغبت من بود در عبادت و امروز ده روز است
که تشریف نیاورده چون او را دیدم طاقتم نماند گفتیم یا امیرالمومنین این عجب تر است
که هر روز صبح در خدمت شما بسر می بریم چگونه بی اطلاع ما اینجا آمده با حضرت صالح
نماز میکنی فرمود که اگر خواهید سلیمان را زیارت کنید گفتیم یا امیرالمومنین ما را آرزوی
اینست شاه ولایت برخاسته روانه شد در خدمتش به بستانی رسیدیم که کسی مانند
آن نشنیده و ندیده آبهای جاری و مرغان خوش الحان و فواکه بسیار چون آن مرغان
را چشم بر آنحضرت افتاد دور او را فرو گرفتند و پر میزدند و طواف میکردند و در میان

بهشت تختے از فیروزه دیدیم جوانے برو خوابیده و دستهاے خود بر سینه نهاده و دو مار بالاے سر
و پائین پاے او قرار گرفته چون ماران آنحضرت را دیدند در قدم او غلطیدند گفتیم یا امیر المومنین
این جوان کیست فرمود سلیمانؑ انگشتری را از انگشت خود برآورده در انگشت او کرد و گفت
قم باذن الله الذی یحیی العظام وهی رمیم فی الحال سلیمان علیه السلام
برخاست و گفت اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له وان محمدا
عبده ورسوله ارسله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله
ولو کره المشرکون واشهد انك وصی رسول الله الهادی المهدی
الذی سالت الله بمحبته ومحبة اهلبیته ما اتانی الملك یعنی گواهی
میدهم که خدا سزای پرستش یکیست و او را شریکے نیست و بدرستیکه محمد بنده اوست و فرستاده
او و او را فرستاد براهنمائی و اظهار کردن دین حق و هر دینے غیر دین او باطل باشد و
دین او ناسخ دینها باشد اگرچه مشرکان زین معنی کراهیت داشته باشند و گواهی میدهم
که تو وصی و جانشین رسول الله و توی راه نماینده و راه یافته که بوسیله تو سوال کردم
من از حق تعالی محبت تو و محبت اهلبیت تو و بمن حق تعالی انچه داده از ملک و بادشاهی
مثل آن هیچ یک از اولاد آدم نداده بود اگر محبت تو شفیع نمی ساختم آن سلطنت و بزرگی بمن
عطا نمی فرمود پس زمانے آن سرور نزد سلیمان علیه السلام نشسته بپا بوس آن پیغمبر مشرف شدیم
پس سلیمان را وداع نموده برخاست و سلیمان بحال خود برگشت و ما پرسیدیم که یا امیر المومنین
شما را علمی بانچه در پس کوه قاف است هست فرمود که خلاق عالم و موجد بنی آدم چهل عالم در
عقب کوه قاف آفرید که هر عالمی چهل برابر دنیا باشد و علم من باورای کوه همچو علم من است
بحال این دنیا وانچه درین دنیا است بعد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم نگهدارنده آن
عالمها منم و همچنین بعد از من اولاد من حافظ شریعت نبوی و وارث علم مصطفوی خواهند
بود تا روز قیامت و من داناترم براینها که در آسمانها است و راه ها که در زمین است

و مائیم اسم مکنون و اسم مخزون آلهی و مائیم اسماء حسنی که چون خدا را بآن اسما بخوانند و مائیم
صاحب آن نامها که بر عرش و کرسی نشسته است و مائیم قسمت کننده بهشت و دوزخ و از ما
تعلیم گرفته اند ملائکه آسمانها تسبیح و تقدیس و تهلیل و تکبیر و توحید آلهی و مائیم آن کلماتیکه چون
آدم علیه السلام را تلقین نمود توبه اش قبول شد و من میدانم این امور عجیبه و اسرار عجیبه
را ببرکت اسم اعظم که اگر به برگ زیتون بآن حرفی بنویسند و بر آتش اندازند نسوزد
و طراوتش میل به پژمردگی نکند و هر کجا است روشنی روز از نامهائے نامی ماست و اسامی
ما را چون بر آسمان نقش کردند بے ستون استقامت یافت و زمین بآن منقش گشته مسطح
شد و چون بر باد خواندند در حرکت آمد و بر برق نوشتند لمعان شد و بر رعد رقم نمودند ملک
شد و بر جبهه اسرافیل نقش کردند متکلم بکلام سبوح قدوس رب الملائکة والروح گردید و چون
کلام معجز نظامش باین مقام رسید فرمود چشمهای خود را بپوشید پوشیدیم باز گفت
بگشائید بگشادیم و خود را در شهرے دیدیم مشتمل بر بازارهاے معمور و قصرهای رفیع مشرف مرد
در نهایت بلندی قامت و کمال استقامت هر یکے چون نخلے پس فرمود که این گروه
از بقیه قوم عاد اند که هنوز در کفر و ضلالت و ظلم و جهالت گرفتار اند و ایمان برب الارباب
و روز حساب ندارند و شهر ایشان از شهرهاے مشرق بود و من بامر خالق بیچون قلع و
قمع ایشان نموده باین مکان شان نقل نمودم تا شما را در اینجا ببینید و شما بران مطلع
گشتید و من داعیه دارم که باین گروه مقابله نمائیم پس آن قوم را بوحدانیت خدا و
رسالت محمد مصطفی صلے الله علیه و آله وسلم و ولایت خود دعوت نمود ایشان ابا نمودند
و بسیارے را بکشت و چون خوف ما را مشاهده نمود نزد ما آمده دست مبارک را بر سینه ما
مالید خوف از ما زایل شد بار دیگر بآواز بلند ایشان را باسلام خواند ایمان نیاوردند
برق و صاعقه ظاهر شد و چیزے چند میخواند که ما نفهمیدیم و ما را چنان مشاهده می شد
که این برق و رعد و صاعقه از دهن آنحضرت بر می آمد و چندان صداهاے هولناک

پدید آمد کہ ما گفتیم البتہ آسمان بر زمین آمدہ کوہہا ی از ہم فرو می ریزد تا آنکہ یک متنفس
از ایشان نماند و چون از مجادلۂ آن قوم فارغ شد و آن رعد و برق برطرف شد استدعا
نمودیم کہ یا امیر المومنین ما را بوطن باز رسان کہ زیادہ برین طاقت مشاہدہ این امور
نداریم آن ابر را طلبید بران سوار شدیم و آنحضرت متکلم بکلامی شد باد ما را بہوا بردہ بجای
رسانید کہ دنیا بقدر درہمی معائنہ میکردیم و بعد از لمحہ خود را در خانہ امیر المومنین دیدیم
از ہمان مکان کہ مسافر شدہ بودیم و چون فرود آمدہ نشستیم بانگ موذن شنیدیم کہ
اذان ظہری میگفت یا اول صبح بود از طلوع آفتاب راہی شدہ بودیم کہ در پنج ساعت
پنجاہ سالہ راہ را طی نمودیم و چون ما را متعجب دید فرمود بخدائیکہ نفس من بہ ید قدرت اوست
کہ اگر خواہیم شما را در طرفۃ العین در ہمہ آسمان ہا و زمین ہا بگردانیم و بران قادرم و این
قدرت عظیمہ باذن خالق البریہ و از برکت خیر الخلیقہ یافتہ ام و منم ولی و وصی آنحضرت
صلعم در حین حیات و در زمان رحلت ولیکن اکثر مردمان نمیدانند سلمان گفت لعن اللہ
من غصب حقك وخمدك وا عرض عنك ضاعف العذاب لالیم
انتہی بلفظہ۔

خلاصۂ حدیث بساط

خلاصہ یہہ کہ ابن مالویہ قمی اپنی سند سے حضرت سلمان فارسی سے یون روایت کرتے ہین
کہ سلمان فرماتے ہین کہ ایکروز مین اپنے مولا اور سردار امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
کی خدمت مین حاضر تہا اوسوقت عمر ابن خطاب کے ہاتہہ پر لوگون کی بیعت کا بازار گرم
تہا میرے علاوہ خدمت مبارک امیر المومنین مین دونون صاحبزادے یعنی حسنین علیہما السلام
حاضر تہے اور محمد ابن حنیفہ اور محمد ابن ابی بکر عمار بن یاسر اور مقداد بن اسود بہی موجود
تہے باتین آپسمین ہو رہی تہین تذکرہ باہم دگر ہر قسم کے کیے جاتے تہے اتنے مین حضرت
امام حسن علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار کیطرف متوجہ ہوکر عرض کیا کہ ای امیر المومنین اور

اے امام المسلمین اللہ تعالے نے سلیمان ابن داؤد کو عجیب سلطنت بخشی کچھ اوسمین سے
خدا یتعالے نے اپنے وصی یعنی آپکو بہی عنایت کی حضرت شاہ سریر ولایت مسکرائے اور
فرمایا قسم کہاتا ہون مین اوس معبود کی کہ جو دانہ خشک کو زمین سے اگاتا ہے اور
حلف کرتا ہون اوس قادر مطلق کا کہ جس نے آدم کو خاک سے پیدا کیا ہے کہ جو سلطنت
تیرے باپ کو دی ہے سلف مین نہ کسی وصی کو دی اور نہ کسی ولی کو عطا فرمائی اور
نہ اب آئندہ کسی کو دیگا پس امام حسن اور اونکے ساتھ حضار مجلس نے عرض کیا کہ یا حضرت
ہم چاہتے ہین کہ جو کچھ خدا یتعالے نے آپکو عطا فرمایا ہے اوسمین سے کچھ ہمکو بہی دکھلایئے
تاکہ ایمان ہمارا زاید ہو اور علم والیقان ہمارا قوی سید اوصیا نے فرمایا کہ اچھا ہم تمہین
کسیقدر دکھلاتے ہین اور یہہ کہکر دو رکعت نماز فوراً ادا فرمائی اور بعد نماز کے کچھ کلمہ
ایسے فرمائے کہ حضار مجلس کی سمجھہ مین نہ آئے اور ہاتھہ کو طرف مغرب کے بڑہایا ایکلمحہ
کے بعد جو ہاتھہ کو کہینچا تو حاضرین نے آپکے ہاتھہ پر ایک ٹکڑا ابر کا دیکھا اوسکو وہین رکہکر
پھر اپنے ہاتھہ کو طرف پچھم کے بڑہا دیا کہ معاً دوسرا ٹکڑا مشتاقین کو دکہا دیا حضرت سلمان
اوسوقت پکار کر کہنے لگے کہ بیشک اللہ ایک ہے اور اوسکا رسول حق ہے اور بےشبہہ
تم اوسکے وصی ہو جو کوئی شک کریگا تمہاری وصایت وخلافت مین ہلاک ہوگا اور جو تمہاری
پیروی کریگا نجات پاویگا پھر وہ دونون ابر پھیل گئے آپنے سب حاضرین سے فرمایا کہ
اوٹھو اور بیٹھہ جاؤ اس بساط یعنی فرش پر سب لوگ ایک ابر پر بیٹھہ گئے اور حضرت
دوسرے ابر پر سوار ہوگئے آپنے پھر کچھہ کلمہ فرمائے کہ کسی نے اونکو نہ سمجھا اور اشارہ ابر کو
طرف مغرب کے کیا اوسیوقت ہوا ابر کے نیچے آگئی اور باہستگی تمام ابر کو اوٹھاکر پچھم کیطرف
لیچلے اوسوقت جو ہم نے حضرت کو دیکھا تو آپ زرد جامہ پہنے ہوئے تہے اور ایک تاج
یاقوت کا سر پر رکہے ہوئے تہے اور نعلین مبارک کے بند بہی یاقوت کے بنے ہوئے تہے
اور ایک انگوٹھی مروارید کی بہی زیب دست مبارک کئے ہوئے تہے اور ایک کرسی نور پر

تشریف فرماتھے امام حسن علیہ السلام نے حضرت امیرالمومنین سے عرض کیا کہ تمام مخلوقات بوجہ
انگشتری کے سلیمان علیہ السلام کے مسخر تھی اور آپکی کسوجہ سے مطیع ہوئے آپنے فرمایا کہ اے
بیٹے میرے مین اللہ کا موضع ہون مین اللہ کی آنکھہ ہون مین اللہ کی زبان ہون
مین اللہ کا دل ہون مین اللہ کا نور ہون کہ نہین بجھا سکیگا کوئی مجھکو مین اللہ کی
بجیہ ہون اوسکے بندو نمین مین اللہ کا خزانہ ہون اوسکی زمین مین مین بانٹنے والا
جنت اور دوزخ کا ہون مین ذوالقرنین کی دیوار ہون تمکو ہم سلیمان کی بہی انگوٹہی
دکہائی دیتی ہین فوراً آپنے ہاتھہ بغل مین کیا انگوٹہی سلیمان کو معاً دکہا دیا طلاے
سرخ کی تھی اور نگینہ یاقوت سرخ کا فرمایا اے بیٹے یہہ انگوٹھی تھی سلیمان کی ہمارے
ہی نام اسپر ہی منقوش ہین سلمان فارسی کہتے ہین کہ حاضرین اور زیادہ متعجب
ہوئے آپ نے فرمایا ابہی سے تم کیا تعجب کرتے ہو ہم آج تمکو وہ عجائبات دکہاوینگے
کہ تم نے کبہی نہ دیکہے ہونگے حضرت امام حسن نے فرمایا ہمکو دیوار ذوالقرنین کی دکہائیے
آپنے ہوا کو حکم کیا کہ اوسیطرف کو چل معاً ہوا مین سے ایک آواز مشابہ رعد کے نکلی اور
ہوا اوسیطرف کو لیچلی یہانتک کہ ایک پہاڑ پر پہونچا یا اوسپر ایک درخت عظیم کہڑا ہوا
دیکہا مگر خشک ہوگیا تہا حضرت امام حسن نے عرض کیا کہ اے امیرالمومنین اس درخت
کو کیا ہوگیا آپنے فرمایا کہ اوسی سے نہ پوچہہ لو آپنے اوس درخت سے پوچہا کیا ہوا
تجہکو اے درخت جو خشک ہوگیا اوس نے کچہہ جواب نہ دیا تب امیرالمومنین نے فرمایا جواب
کیون نہین دیتا جواب دے حضرت سلمان فرماتے ہین کہ خدا کی قسم اوسیوقت درخت
بولنے لگا اور کہنے لگا حضرت امام حسن سے کہ تمہارے باپ ہر شب وقت سحر کے کرسی
نور پر بیٹھکر ابر پہ سوار ہوکر میرے پاس آیا کرتے ہین اور دو رکعت نماز پڑہا کرتے
ہین حضرت کی مصاحبت اور ابر کی خوشبو سے مین تر و تازہ رہتا تہا چار شب سے
حضرت تشریف نہین لائے اوس جدائی سے میرا یہہ حال ہوا اور اس مفارقت سے مین

خشک ہوگیا میری سفارش حضرت سے کر دو کہ مجھکو معمور کردین امیرالمومنین نے دو رکعت
نماز اوس درخت کے نیچے پڑہی اور ہاتھ اپنا اوسپر پھیر دیا وہ اوسیوقت سرسبز میوہ دار
ہوگیا پھر کرسی نور پر بیٹھے اور وہانسے چلے سلمان فارسی کہتے ہین کہ ہوا مین ایک فرشتہ
دیکھا سر اوسکا آفتاب کے قرص کے نیچے تہا اور پاؤن قعر محیط مین ایک ہاتھ اوسکا
مشرق مین اور ایک مغرب مین امیرالمومنین سے ہم نے پوچھا یہہ کون ہے فرمایا کہ مین نے
اوسکو خدا کے حکم سے اسی مقام پر مقرر کیا ہے اور رات و دن کی تاریکی اور روشنی پر
موکل ٹہرایا ہے قیامت تک یہہ ایسا ہی رہیگا پس ہوا ہمکو یاجوج ماجوج کے پاس لیگئی
حضرت امیر نے ابر سے فرمایا کہ ہمکو اس پہاڑ کے نیچے اوتار وہ پہاڑ بہت تاریک تہا
قوم یاجوج کی تین قسمین تہین بعضے تو بیس گز کے لانبے اور دس گز کے چوڑے تہے
اور بعضے سو گز کے لانبے اور ستر گز کے چوڑے اور بعضے ایسے تہے کہ ایک کان اپنا اوڑہتے
تہے بجاے لحاف کے اور ایک بچھاتے تہے بجاے توشک کے حاضرین مین سے کسی نے
پوچھا کہ حضرت انکا حاکم کون ہے جناب امیر نے فرمایا کہ اس قوم بیشمار کا مین حاکم ہون
اور یہہ سب میرے محکوم ہین پھر آپنے کچھ کلمے ہوا سے فرما دئیے ہوا ہمکو کوہ قاف کو لیگئی وہ
پہاڑ یاقوت سرخ کا تہا اور تمام زمین کو گھیرے ہوئے تہا ایک فرشتہ بشکل آدمی کے
اوسپر موکل تہا جسوقت اوس نے ہمکو دیکہا حضرت کو سلام کیا اور رخصت چاہی آپنے
اوسکو رخصت دی چلدیا پھر ایک درخت مثل درخت اول کے دیکہا اوس سے بہی
وہی سوال وجواب واقع ہوئے درخت نے کہا کہ حضرت امیر ہر شب اول رات مین میرے
پاس آکر نماز پڑہتے ہین چالیس روز سے نہین آئے اسواسطے سوکہ گیا ہون حضرت
امام حسن نے حضرت امیر سے سفارش کی آپنے ہاتہ اپنا اوسپر پھیر دیا وہ درخت گواہی
دینے لگا خدا ورسول پر اوسکے وصی کی اور سرسبز ہوگیا حاضرین مین سے کسی نے
پوچھا کہ یا حضرت سب ملایکہ آپکے حکم مین ہین آپنے قسم کہاکر فرمایا کہ بے اذن میرے

کوئی فرشتہ اپنی جگہہ سے حرکت نہین کرسکتا اور اگر کرے تو خدا تعالے اپنے آتش غضب
سے اوسے جلا دے اور بعد میرے حسن کو اور اونکے بعد حسین کو اور اونکے بعد نو ۹
آدمیونکو میری اولاد سے کہ نوین اونکے قایم آل محمد ہونگے یہی حکومت حاصل ہوگی
ملایکہ مقربین سے کوئی دم نہ مار سکیگا بے اونکے اذن کے کسی نے پوچہا کہ حضرت کوہ
قاف کے موکل کا کیا نام ہے فرمایا کہ برخائیل پہر آپنے حاضرین سے فرمایا کہ آنکہین
بند کرو سب نے بند کرلین فرمایا کہولدو سب نے کہولدین تمام حاضرین نے اپنے آپکو
ایک دوسرے ملک مین پایا اسوجہہ سے اور زیادہ تعجب آیا آپنے فرمایا کہ ملک الموت
میرے اختیار مین ہے باوصف اسکے کہ مین خدا کا بندہ ہون اور جو کچہہ مین جانتا
ہون تہوڑا سا بہی تمکو سناؤن تو تمہارے دل سننے کی تاب نہ لاسکین گے پہر فرمایا
آپنے کہ اسم اعظم کے تہتر حرف ہین وزیر سلیمان علیہ السلام آصف برخیا کو ایک حرف معلوم
تہا جسکی وجہہ سے وہ تخت بلقیس کو اوڑا لایا تہا اور مجہکو ستر اور دو بہتر حرف معلوم
ہین البتہ ایک حرف علم غیب ہے کہ وہ مخصوص خدا کے ساتہہ ہے پہچانا مجہکو جسنے پہچانا
اور منکر ہوا جو منکر ہوا وہان سے پہر ابر نے ایک باغ مین پہونچایا کہ وہ مثل بہشت کے
تہا اوسمین ایک جوان کو ہم نے دیکہا کہ دو قبرون کے درمیان مین بیٹہا تہا ہم نے
عرض کیا کہ حضرت یہہ کون شخص ہے آپنے فرمایا کہ یہہ ہمارے بہائی صالح نبی ہین اور
یہہ دونون قبرین انکے ماں باپ کی ہین حضرت صالح دیکہتے ہی حضرت علی کو بیتابانہ
دوڑے اور حضرت کے سینہ کے بوسہ لینے لگے اور ڈیک مار کر رونے لگے اور شکوہ
وشکایت کرنے لگے آپ نے اونکی تسکین کردی ہم نے پوچہا کہ یا حضرت صالح کیون
روئے آپنے فرمایا اونہین سے پوچہلو حضرت امام حسن نے پوچہا کہ تم کیون روئے
اونہون نے کہا کہ تمہارے باپ ہر روز وقت صبح کے میرے پاس آکر میرے ساتہہ
نماز پڑہتے ہین اسوجہہ سے مین محظوظ اور مسرور رہتا تہا آج دس روز ہوئے کہ

آئے نہین تہے ہم نے کہا کہ اے امیرالمومنین ہم روز وقت صبح کے آپکی خدمت مین
ہوتے ہین آپ کیونکر یہان آکر حضرت صالح کے ساتہہ نماز پڑہتے ہین آپنے فرمایا کہ سلیمان
کو دیکہوگے ہم نے کہا ہماری بہی یہی آرزو تہی حضرت وہان سے روانہ ہوکے ایک
باغ مین پہونچے کہ کسی نے اوسکے مثل نہ دیکہا ہوگا تمام جانور اوسکے حضرت کا طواف
کرنے لگے درمیان بہشت کے ایک تخت فیروزہ پر ایک جوان سو رہا تہا اور دو سانپ
اوسکے سر اور پیر کے پاس بیٹہے تہے دونون سانپ حضرت کے قدمون پر لوٹنے لگے ہم نے
پوچہا کہ حضرت یہہ کون شخص ہے کہ جسکے سرہانے اور پائین دو سانپ ہین آپ نے
فرمایا یہی سلیمان ہین آپنے انگوٹھی اپنے ہاتہہ سے اوتار کر اونکے ہاتہہ مین پہنا دی
اور فرمایا کہ اوٹہہ تو اوسکے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیون کو جلاتا ہے فوراً سلیمان علیہ السلام
اوٹہہ بیٹہے اور گواہی خدا اور رسول وا اوسکے وصی کی دینے لگے اور کہنے لگے مین نے
آپکے واسطہ سے سلطنت پائی تہی اگر آپکا توسل نہوتا تو یہہ سلطنت مجہکو کبہی نہ ملتی پہر
حضرت سلیمان سے رخصت ہوئے اور وہ بدستور مردہ ہوگئے حاضرین نے عرض
کیا کہ یا حضرت امیر کوہ قاف کے بعد کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ چالیس عالم ہین ہر عالم
مثل اس جہان کے ہے مجہے سبکا علم ہے اور بعد رسولخدا کے مین عوالم کا حاکم ہون
اور بعد میرے میری اولاد حافظ شریعت نبوی اور وارث علم مصطفوی کی اور ہم آسمان
کی بہی راہین جانتے ہین اور زمین کے راستہ بہی پہچانتے ہین اور ہم خدا کے اسمار
حسنی ہین اور ہم دوزخ و جنت کی تقسیم کرنیوالے ہین اور فرشتون نے ہم ہی سے
تسبیح و تہلیل سیکہی ہے آدم کے کلمات ہم ہی ہین کہ جسسے آدم کی توبہ مقبول ہوئی
ہمارے ہی نام عرش پر لکہے ہین ہمارے ہی نامون کے سبب سے آسمان بے ستون
کے قایم ہے زمین پر ہمارے نام منقوش ہین ہم اسم اعظم کو جانتے ہین ہمارے ہی
نام عرش پر لکہے ہین ہمارے نام جب ہوا پر لکہے گئے چلنے لگے اور برق پر پڑہے گئی

تو وہ چمکنے لگی رعد پر منقوش ہو گی تو وہ عاجزی کرنے لگے پہر حضرت نے فرمایا کہ آنکھین بند
کرو بند کر لین پہر کہا کہولدو کہولدین ہمنے دیکہا کہ ایک شہر عظیم الشان مین پہونچے آپ
نے فرمایا کہ قوم عاد کے باقیماندہ لوگ اسی مین آباد ہین ابہی تک کفر مین گرفتار ہین ہینے
سب کا قلع وقمع کر دیا تہا البتہ یہہ شہر رہگیا ہے مین دعوی رکہتا ہون کہ اس گروہ
سے اکیلا مقابلہ کرونگا یہہ کہکر آپنے اون لوگون پر خدا کی وحدانیت اور رسول کی
رسالت اور اپنی ولایت کو پیش کیا اونہون نے انکار محض کیا آپنے ذوالفقار سے
اکثر کو قتل کر دیا پہر آپنے جب ہملوگونکو خایف دیکہا ہمارے پاس چلے آئے اور سینون
پر ہاتہہ پہیرا وہ خوف زایل ہوگیا پہر آپنے قوم عاد کے لوگونپر باواز بلند اسلام کو پیش کیا
اونہون نے پہر انکار محض کیا اوسوقت آپکے منہہ سے صاعقہ و برق و رعد نکلنے لگے
اور سخت آوازین ظاہر ہونے لگین وہ لوگ اس صدمہ سے سب مرگئے جب آپ اون
لوگون سے فارغ ہوئے تب ہم نے کہا کہ اے امیرالمومنین ہمکو ہمارے وطن پہونچا دیجیے
اب ہم لوگونمین طاقت کسی امر کے مشاہدہ کی نہین ہے حضرت نے ابر کو بلوایا اور کچہہ کلمہ
فرمائے کہ ہم نہ سمجہے ہوا ہمکو اوس مقام تک لیگئی کہ دنیا وہان سے ایکدرہم کی مانند
معلوم ہوتی تہی بعد ایک لمحہ کے ہم وطن پہونچ گئے اوسیوقت موذن نے ظہر کی اذان دی
تہی وقت طلوع آفتاب سے ہم نے سفر کیا تہا ظہر کے وقت آگئے اتنی دیر مین پچاس برس
کی راہ طی کی حضرت نے جب ہمکو متعجب دیکہا فرمایا مین تمکو پلک مارنے مین تمام زمین و
آسمان کو دکہا سکتا ہون یہہ قدرت خدا نے مجہکو بخشی ہے مین ولی و وصی ہون
رسول کا لیکن اکثر لوگ نہین جانتے ہین سلمان نے کہا کہ اللہ لعنت کرے اوس شخص پر
جسنے تمہارے حق کو غصب کیا فقط

اے گروہ شیعہ اور اے فرقہ امامیہ دیکہو اس حدیث بساط کو اور خیال کرو جناب مرتضی
کے اقتدار اور اختیار کو کہ ہر شے آپکی محکوم ہر چیز آپکو معلوم تمام مخلوقات کے آپ حافظ جمیع

بندگان خداکے آپ واعظ ملائکہ آپکے قبضہ قدرت مین موکلین آپکی ملکیت مین بہشت
کے جانور آپکا طواف کرین حضرت سلیمان کے سانپ آپکے قدمونپر لوٹین زمین وآسمان
کی ایک ساعت مین آپ سیر کرین ابر وہوا بغیر آپکے حکم کے حرکت نکرین فرشتہ آپکے بلا اذن
جنبش نکرین درختونکو آپ سرسبز کرین مردونکو آپ زندہ فرمادین انبیا آپ کے
وصی ہونیکا اقرار کرین نباتات آپکے ولی ہونیکا اظہار کرین تینون قسمین یاجوج
وماجوج کی آپکے ہواخواہ چالیسون عالم کوہ قاف کے آپکے خیرخواہ فرشتہ روشنی و
تاریکی کا آپکا تابعدار موکل کوہ قاف کا آپکا فرمانبردار رعد آپکے دہن مین کڑکے
برق آپکے منہ سے چمکے ذوالفقار آپکے کفار کو ایک دم مین تباہ کرے صاعقہ آپ کا
فجار کو ایک لمحہ مین خاک سیاہ کرے الغرض ہرطرح سے قدرت آپکو حاصل تھی اور
ہرنوع سے مقدرت آپکی کامل تھی پھر صحابہ کرام سے تقیہ کرنیکی آپکو کیا ضرورت تھی اور
خلفاے عظام سے مذہب چھپانیکی کیا حاجت تھی جو آپ اور آپکے امام اعظم فرماتے
ہین کہ حضرت علی متعہ کے حرام ہونیکو تقیۃً کہتے ہین گو کہ اس حدیث بساط مین جناب
مخاطب اور اونکے ہم مشرب کی تبکیت اور اسکات کیواسطے بہت فواید ظاہر ہوتے ہین
مگر ہم بہ نظر اختصار چند امور مین استفسار کرتے ہین اول یہہ کہ آپنے قوم یاجوج وماجوج
کو کہ جنکے نسونسو گز کے لانبے قد اور ستر ستر گز کے چوڑے سینہ اور کان ایسے کہ ایک اوڑھین
اور ایک کو بچھادین کیون نہ حکم فرمادیا کہ دین محمدی کو خس وخاشاک سے صاف کرو
مرتدین سے پاک کرو شریعت محمدی کی معاونت کرو دین احمدی کی اعانت کرو افسوس
صد افسوس کہ جو لوگ خدا کے حکم کو رد کرین اہلبیت پر جبر کرین شریعت کو بدل دین
طریقت کو پلٹ دین جناب سیدہ پر تازیانہ لگائین بضعۂ رسول پر تہمتین کرائین
اونسے جناب مرتضوی باوجود اس اقتدار کے کچھہ بھی نفرمائین اور فرمانا کیسا اونکے
حکمونکو تسلیم کرین اونکے فرمانون کی تائید کرین اونکا ہروقت شریک رہین اونکے

ہر ساعت ہمیں رہیں اونکے مسائل شرعیہ مین اقتدا کریں اونکے پیچھے نماز کو ادا کرین پس
باوجود اقتدار کے دم نمارنا شریعت معظمہ مین رخنہ پڑنے دینا ملت مقدسہ مین فتنہ و فساد
اوٹھنے دینا خلاف کلام الٰہی اور مخالف حدیث رسالت پناہی ہے - دوسرے یہہ کہ
جناب مرتضوی نے جسطرح قوم عاد پر اسلام کو پیش کیا اور اپنی وصایت و ولایت کو
ظاہر کیا اور اونہون نے انکار محض کیا تو اپنے ایک صاعقہ سے اونکو برباد کردیا
اسیطرح خلفاے عظام پر بہی اصل شریعت نبوی اور وصایت و خلافت مرتضوی
کو ظاہر فرماتے اگر وہ اقرار کرتے فبہا و مرحبا اور اگر انکار کرتے تو آپ فوراً ایک صاعقہ کو
منہہ سے نکالدیتے کہ وہ سب معاذ اللہ برباد ہوجاتے خصوصاً جسوقت خلیفہ دوم نے
خدا کے حکم کو رد کیا تہا یعنے متعہ کے حرام ہونیکو ظاہر فرمایا تہا اوسیوقت آپ اوسکی حلت
کو بیان فرماتے اگر لوگ مانتے بہتر و خوبتر ورنہ ایک مرتبہ مثل رعد کے آواز فرمادیتے سب
معدوم محض ہوجاتے تمام جہگڑا اوٹہہ جاتا اور کل قصہ فیصل ہوجاتا تیسرے یہہ کہ
جناب مرتضوی اور اونکے متبعین قیامت کے روز روبروے رسول خدا کے حاضر ہونگے
اور جناب سرور عالم اونسے استفسار فرماوینگے کہ تمنے بعد میرے ثقلین یعنے قرآنمجید
اور اہلبیت حمیدہ کے ساتہہ کیا کیا جیسا کہ تفسیر اہلبیت مین لکہا ہے ثم ترد علی رایۃ
مع امام المتقین وسید المرسلین قائد الغر المحجلین وصی رسول
رب العالمین فاقول ماذا فعلتم بالثقلین من بعدی یعنی پہر وارد ہوگی
نیچے نیزے کے ساتہہ امام المتقین وسید المرسلین قاید الغر المحجلین وصی رسول رب العالمین
کے پس فرماتے ہین رسول خدا صلعم کہ پوچہونگا مین کہ کیا کیا تمنے پیچہے میرے ساتہہ
کتاب اللہ اور اہلبیت رسول اللہ کے معلوم نہین کہ اوسوقت اصول اہل تشیع
پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ استفسار رسولخدا کا کیا جواب دیوینگے البتہ قرآنمجید کی
نسبت کہہ سکتے ہین اور یہہ جواب عرض کرسکتے ہین کہ آپ ہم سے کیا پوچہتے ہیں نسخہ

توپہلے ہی خود تحریف فرماچکے ہین جیسا کہ مجتہد لکھنوی نے عماد الاسلام مین لکھا ہے اور
ہم نے اوسکو بحث تحریف قرآنین نقل کیا ہے لیکن اگر اہلبیت کی نسبت اپنی عاجزی
وبیکسی ظاہر فرماوینگے توضرور رسول خدا ارشاد فرماوینگے کہ کاش اگر تم اوس ہوکل کو
کہ جسکا سر آفتاب کے قرص کے نیچے تہا اور پاؤن قعر محیط مین اور ایک ہاتہہ شرق
مین اور دوسرا غرب مین حکم کردیتے توکیون بضعہ رسول پر تازیانہ لگنے پاتے اسقدر
خلقت کوہ قاف کی تمہارے اقتدار مین اس کثرت سے قوم یاجوج ماجوج کی تمہارے
اختیار مین اسدرجہ موکلین تمہاری اطاعت مین ذوالفقار تمہاری وہ کہ جس نے
قوم عاد کو ایک لحہ مین قتل کردیا صاعقہ تمہارا ایسا جسکے ایک شعلہ سے صدہا آدمیون
کو دفعتہً خاک سیاہ کردیا پہر تم کیونکر بے یار و یاور اور کسطرح بیکس تہے بار خدایا
شاید اوسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہہ جواب دین کہ جناب سیدہ اہلبیت کی
خارج نہین جیسا کہ صاحب شافی شارح کلینی نے لکہا ہے اور ہم نے قبل مین نقل کیا
ہے چوتہے یہہ کہ جناب مرتضوی اپنے مصاحبین کے ساتہہ جس ابر پہ سوار ہوکر واسطے
سیر کے تشریف طرف کوہ قاف وغیرہ کے لیگئے تہے اوسحالت مین کہ جب صحابہ نے
شریعت محمدی کو برباد کیا ملت احمدی کا ستیاناس کیا جناب سیدہ پر ظلم وجبر کیا
کیون نہ اوس ابر پر مع جناب سیدہ کے سوار ہوکر کسی ملک کو چلے گئے صحابہ کے ظلم
سے نجات پاتے کفار ومرتدین کے جلسون سے اپنے آپکو بچاتے **تتمیم** حضرات شیعہ
جسوقت حضرت مرتضوی کے اضبار تام کو اپنی ہی کتابون مین دیکہتے ہین اور اقتدار
تام کو اپنے ہی محدثین سے سنتے ہین تو مجبور ہوکر حدیث وصیت کو اوڑاتے ہین اور
یہہ کہتے ہین کہ بیشک حضرت علی کو غلبہ تام حاصل تہا اور تسلط تام کامل تہا لیکن
مجبور اسوجہ سے تہے اور معذور اس سبب سے تہے کہ رسولخدا نے اونکو وصیت
کردی تہی اور نصیحت فرمادی تہی کہ خلفا سے مقابلہ ہرگز نکرنا اور صحابہ سے مجادلہ

کبھی پیش نہ آتا گو کہ نعوذ باللہ وہ شریعت کو بدل ڈالین اور معاذ اللہ مرتد ہوجائین
اہلبیت پر ظلم کرین تمہارے حق کو غصب کرین حلال کو حرام کرین اور حرام کو حلال کہین
تم دم نمارنا اور اپنی جگہہ سے حرکت نکرنا مگر الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ یہہ ترانہ بھی حضرات
کا محض پوچ ہے اور یہہ بہانہ بھی سخت لچر ہے ہم پوچھتے ہین کہ جسوقت جناب مرتضے
علی نے حضرت عباس کے پرنالہ کے باب مین ذوالفقار کو کھینچا ہے اور قنبر کو بلایا ہے
اور حضرت عمر کے قتل کا ارادہ کیا ہے اور پرنالہ کو پھر اپنے مقام پر لگوایا ہے اوسوقت
کہان گئی تھی یہہ حدیث وصیت اور کدہر گئی تھی جناب رسولخدا کی نصیحت آپنے
کیون نہ حضرت عباس سے کہدیا کہ چچا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے مجھکو منع کردیا ہے
اور صاف صاف فرما دیا ہے کہ خلفا سے مت لڑنا اصحابہ سے مت بھڑنا مین کیونکر
پرنالہ لگوا سکتا ہون اور کسطرح اونکے مقابلہ مین تلوار اوٹھا سکتا ہون حیرت تو یہہ
ہے کہ حضرت عباس بھی حدیث وصیت کو بھول گئے اور خدا کے رسول کی نصیحت
کو فراموش کر گئے جو حضرت علی کو فساد پر برانگیختہ کیا اور خواہ مخواہ پرنالہ اپنا لگوا لیا
اور جناب مرتضوی بھی چچا کی فریاد سنکر بے تکلف کھڑے ہو گئے اور جناب فاروق
اعظم کے قتل پر مستعد ہو گئے علی الاعلان آپنے کہدیا اور علی رؤس الاشہاد فرما دیا
کہ جو کوئی اب پرنالہ کو اوکھاڑ دیگا اپنے سر کو تن سے جدا کرادیگا حدیث پرنالہ کو
شیعون کے قبلہ و کعبہ مجتہد دلدار علی لکھنوی کی عماد الاسلام سے ہم قبل مین نقل
کر چکے ہین افسوس صد افسوس کہ صحابہ شریعت نبوی کو منقلب کردین ملت مصطفوی
کو بدل ڈالین قرآن کو جلا دین جناب سیدہ پر تازیانہ لگا دین خدا کے حکم کو رد
کردین اسپر جناب مرتضوی دم نمارین سکوت محض کرین چپکے بیٹھے رہین اور
ایک پرنالہ پر یہہ جوش و خروش فرما دین کہ فوراً قنبر کو بلا دین ذوالفقار کو منگا دین
لوگون کو مسجد نبوی مین جمع کرین سب کے سامنے بیان کرین کہ اگر اب کسی نے پرنالہ کو

اوکہڑا پایا تو مین اوسکو قتل کرونگا اور دنیا سے نیست ونابود کرونگا لا الہ الا اللہ
کیا شریعت نبوی کا پرنالہ کے برابر بھی رتبہ نتہا کیا طریقت مصطفوی کا پرنالہ کے
برابر بہی مرتبہ نتہا کیا قرآن مجید کی پرنالہ کے برابر بہی حقیقت نتہی کیا جناب سیدہ
کی پرنالہ کے برابر بہی وقعت نتہی غضب تو یہہ ہے کہ حضرت عباس کے تہوڑیسے
شکوہ پر دہ بہی سقدمہ پرنالہ مین حضرت علی بے تکلف تلوار لیکر کہڑے ہوگئے اور
خلفا کے قتل پر مستعد ہوگیے حضرت عباس کو گہر مین بہیجدیا اور اونکے عوض مین
اپنے سینہ کو سپر کردیا اور العیاذ باللہ حضرت سیدہ کو معاذ اللہ صحابہ زد وکوب
کرین اور خلفا منبرون پر زنا کی تہمت لگاوین پیغمبر کا گہر جلا وین ابضعہ رسول کا
حمل گرادین اور بنت نبوی جناب مرتضوی سے فریاد کرین نالہ وزاری فرماوین
طعن وتشنیع کرین کہ تم کونے مین گہستے پہرتے ہو خائنون کیطرح گہر کے اندر بہاگتے
ہو بچہ رحم کیطرح پردہ مین چہپتے ہو مگر جناب اسد اللہ نے کچہہ بہی نہ سنا ذرا بہی
جناب سیدہ کے زار ونالہ پر خیال نکیا کچہہ بہی طعن وتشنیع کا جواب ندیا نہ رسول اللہ
کے بیٹی ہونیکا لحاظ کیا نہ اپنے ناموس اکبر کا پاس کیا کلیتہً سکوت محض کیا۔
انا للہ وانا الیہ راجعون اے قوم شیعہ تم نے صحابہ کرام کی عداوت مین اور
خلفاے عظام کی بغاوت مین اہلبیت رسول اللہ کو بہی نہچہوڑا اون سے بہی
منہہ کو موڑا خوارج کے کان کترے نواصب سے بہی بڑہ گئے تم نے ہرطرح سے اپنے دین
کو برباد کیا اور اپنے مذہب کا ستیاناس کیا علاوہ ازین جناب مخاطب کو معلوم ہوگا
اور حضرت مجیب کو یاد ہوگا کہ ہم حدیث مرتضوی بحر المناقب سے نقل کرچکے ہین
جسکا مضمون یہہ اور مفہوم یہہ ہے کہ ایک روز مجمع صحابہ مین جناب فاروق اعظم
نے فرمایا کہ اگر مین تم لوگون کو منہیات شرعیہ کیطرف راجع کردون اور امور شرعیہ سے
بازرکہون تو تم کیا کرو اور میرے ساتہہ کیسے پیش آؤ اس امر کو تین مرتبہ فرمایا کسی نے

جواب نہ دیا لیکن جناب مرتضوی نے ارشاد کیا کہ ہم تم سے توبہ طلب کرین اونہون
نے کہا کہ اگر توبہ نکرون آپنے فرمایا کہ ہم تمہارے سر کو پہوڑ دین جسمین یہہ تمہاری
آنکہین ہین ہمارے حبیب صاحب فرما دین کہان رہی حدیث وصیت اور کدہر
گئی رسولخدا کی نصیحت جو آپ لوگ اوسکو اوڑاتے ہین اور خواہ مخواہ صحابہ پر تہمتین
لگاتے ہین اب مین اس تتمیم کو معرکہ فدک پر ختم کرتا ہون اور اس باب مین حدیث
ارشاد القلوب دیلمی کو لکہتا ہون جسکا ماحصل یہہ ہے اور ملخص اسطرح سے ہے کہ خلیفہ
اول نے ابو بکر اشجع کو فدک کا متولی مقرر کیا تہا بہائی اسکا حضرت علی کے ہاتہہ
سے مقتول ہوا تہا اسنے اہلبیت کی جاگیر کو ضبط کر لیا تہا رعایاے فدک پر ظلم بہی
کیا تہا ساکنین فدک نے جناب مرتضوی سے اوسکے ظلم کی کسیقدر شکایت کی اور
اوسکے جبر کی حکایت کی آپ بعجلت تمام سوار ہوئے اور جانب فدک راہی ہوئے
عمامہ سیاہ سر پر باندہا دو تلوار دونکو کمر مین لگایا حضرت امام حسین اور عمار اور
فضل اور عبد اللہ ابن عباس کو ساتہہ لیا مسجد قریہ مین قیام کیا حضرت امام
حسین کو حکم ہوا کہ ابو بکر اشجع کو پکڑ لاؤ اور اوسکو اپنے ہمراہ حاضر لاؤ حضرت امام
حسین نے اوسکو حکم سنایا کہ امیر المومنین نے تجھکو بلایا ہے اور مسجد مین طلب فرمایا
ہے اوس نے کہا کون امیر المومنین آپ نے فرمایا کہ ہمارے باپ اوس نے کہا کہ سوائے
ابو بکر کے کون مسلمانون کا حاکم ہوسکتا ہے اور کون اونکا امام بن سکتا ہے آپنے
فرمایا کہ بہتر اسی مین ہے کہ تم چلے چلو اور امیر المومنین کے پاس حاضر ہو اوس نے
کہا کہ مین حاکم فدک ہون اور تمہارا باپ عوام مین سے ہے حضرت نے فرمایا کہ کیونکر
ہوسکتا ہے کہ تو حاکمونمین داخل ہوا اور میرا باپ عوام مین شامل ہو اوس نے کہا
کہ تمہارے باپ نے ابو بکر صدیق کی بیعت بالکراہ کی ہے اور مین نے بطیب خاطر
قبول کی ہے الغرض وہ نہ آیا آپنے عمار کو بہیجا کہ اوسکو لاؤ کہ وہ اہل ضلالت سے ہے

اور ہم شل کعبہ کے ہین کعبہ کی زیارت کو لوگ آتے ہین نہ یہہ کہ وہ کسی کے پاس جاتا
ہے عمار سے گفتگو سخت آگئی اور نوبت بقبضہ تلوار پہونچی جسوقت امیر المومنین نے
اس خبر کو سنا مع رفقا کے اوسی مقام کا قصد کیا اور رفقا رجناب اوسکو بذلت و
خواری آپکے سامنے لائے آپنے اوس سے فرمایا کہ کیون اہلبیت کے مال کو ضبط کیا اور
کیون رعایای فدک پر ظلم کیا اوس نے کہا صدیق کی اطاعتکو مین بہتر جانتا ہون
تمہاری تابعداری سے آپنے اوسکو سخت وسست کہا اوس نے بہی وہی جواب
دیا اور یہہ بہی کہا کہ تم خلفا کے حسد مین ایسی باتین کرتے رہوگے اور آخر مین ہلاک
ہوجاؤگے فضیل کو غصہ آیا سر کو اوسکے تن سے جدا کردیا اوسکے سوارون نے
حضرت پر حملہ کیا آپ نے ذوالفقار کو میان سے کہینچ لیا اور آنکہون سے روشنی
کو ظاہر کردیا سب نے ہتہیار رکہدئے اور سر پیرون پر ڈالدئے آپ نے فرمایا کہ جاؤ
اور اسکا سر ابو بکر کے پاس لیجاؤ ابو بکر نے جسوقت یہہ حالت دیکہی تمام مہاجرین و
انصار کو جمع کیا اور کہا کہ علی نے ہمارے تابعدار کو قتل کردیا سب سکتہ مین رہگئے
کسی نے کچہہ جواب ندیا ابو بکر نے کہا کیا تم زبان نہین رکہتے جو جواب نہین دیتے ایک
اعرابی نے کہا کہ اگر تم مقابلہ کو چلوگے تو ہم بہی تمہارے ساتہہ ہونگے دوسرا اوسی جماعت
مین سے بولا کہ ملک الموت کا دیکہنا بہتر ہے علی کے پاس جانے سے ابو بکر نے کہا کہ تمکو
شرم نہین آتی جو علی سے ایسا ڈرتے ہو میرے سامنے ایسی باتین کرتے ہو آخر کو بشمول
عمر خالد کو مع پانسو سوارونکے مقرر کیا اور کہا کہ علی نے ہمارے شیعہ کو قتل کر ڈالا ہے
تم اونکو حاضر کرو اور زندہ گرفتار کر لاؤ خالد مع پانسو سوارون کی پہونچے اور حضرت
علی کے سامنے آئے آپ نے فرمایا کہ اگر صناد ید قریش اور قبائل حنین اور سواران
ہوازن آوینگے تب بہی ہم مقابلہ سے منہہ نہ پہیرینگے اور ذرا بہی خیال اونکی بہادری کا
دلمین نہ لاوینگے خالد نے کہا یہہ کیا تمہاری حرکت تہی جو ابو بکر اشجع کی گردن بدلتے

جدا کر دی آگ بجھ گئی مگر تم پھر طنز کرتے ہو اور ان باتون سے ابتک باز نہین آتے ہو آپنے
فرمایا کر تو اپنی شجاعت اور ابو بکر سے مجھکو ڈراتا ہے کیا مجھکو بھی مالک ابن نویرہ مقرر
کیا ہے اگر تو کہے تو اس مسجد کے میدا نین تجھکو مار ڈالون اور ابھی خاک مین ملا دون
خالد غصہ مین آگئے اور جنگ پر مستعد ہو گئے آپنے ذو الفقار کو کہینچ لیا اور خالد کے
قتل کا ارادہ کر دیا خالد نے جسوقت کہ ذو الفقار کو دیکھا اور حضرت کی آنکھونکی درشتی
کو معلوم کیا فوراً الحاح کرنے لگے اور بلجاجت پیش آئے آپنے تلوار کی نوک کو خالد کی
پشت پر رکھدیا اور خالد کو زمین پر گرا دیا خالد کے ہمراہی زار و نالہ کرنے لگے اور
حضرت کے وصی ہونیکا دم بہرنے لگے آپ بھی بر سر رحم آگئے اور خالد سے مزاح فرمانے
لگے آپ اونسے دل لگی کرتے تھے اور وہ کمر کے درد سے مرتے تھے اور مثل تصویر کے
کہڑے تھے آپنے فرمایا تعجب ہے کہ قصۂ غدیر تجھکو یاد نہ رہا کشتین اور خائنین کے
اتباع کو اختیار کر لیا اور پھر چاہتا ہے کہ مجھکو قید کرے اور قصد کرتا ہے کہ ہمکو گرفتار
کرے کیا عمر عبدود اور مرحب کا حال نہین یاد رہا کیا خیبر کی جنگ کو بھول گیا خالد نے
کہا کہ تمہاری تلوار کی تیزی سے ڈر ہے تم سے بیعت نکی اور ابو بکر کے نرمی سے اونکی طرف رجوع کی عبارت اوسکی یہہ ہے
ابو بکر اشجع کان سجاعًا وکان له آخر قتل علی بن ابی طالب ذو واقعة
هوازن وثقيف فلما خرج الرجل من المدينة جعل اول قصده
ضيعة من ضياع اهل البيت فجاء بغتة واحتوى وعلى صدقات
كانت لعلى يفترس على اهلها وكان الرجل زنديقا منافقا فارسل
اهل القرية الى امير المؤمنين برسول يعلمونه ما فرط من الرجل فدعى
على عليه السلام بداهة وتعمم بعمامته سوداء وتقلد بسيفين
ومعه الحسين وعمار بن ياسر والفضل ابن عباس وعبد الله ابن
جعفر وعبد الله بن عباس حتى وافى القرية فانزل عظيم القرية فى مسجد

یعرف بمجدهم ووجها امیر المؤمنین بالحسین یسئله المسیر فسار الحسین فقال اجب امیر المؤمنین فقال ومن امیر المؤمنین فقال علی ابن ابی طالب فقال امیر المؤمنین ابو بکر خلیفة المدینة فقال الحسین اجب علی بن ابی طالب الی ان قال فعصب الفضل ورمی عنقه عن جسده فاجتمع اصحابه علی الفضل فسئل امیر المؤمنین سفیه فلما نظر القوم الی بریق عینیه ولمعان ذی الفقار رموا سلاحهم وقالوا الطاعة فقال انصرفوا براس صاحبکم هذا الاصغر الی صاحبکم الاکبر فانصرفوا والقوا راسه بین یدی ابی بکر فجمع المهاجرین والانصار فقال اخاکم الثقفی اطاع الله ورسوله واولی الامر منکم فقتله صدقات المدینة وباهلها فعارضه علی بن ابی طالب فقتله الی ان قال فغضب خالد فسئل امیر المؤمنین علی خالد وخفق فلما نظر الی بریق عینیه بریق ذی الفقار لنظر الی الموت عیانا وقال یا ابا الحسن لم یزد هذا افضی به امیر المؤمنین بقفا براس ذی الفقار علی ظهر فکسر عن دابة الی آخره ۱ ای قوم شیعہ دیکھو اس معرکہ فدک کو اور خیال کرو اس قتل و قتال کو کیا اب بھی تم یہی ترانہ گاؤگے اور یہی راگ بجاؤگے کہ رسول خدا نے حضرت علی کو صبر کی وصیت کردی تھی اور خلفا سے عدم منازعۃ کی نصیحت فرمادی تھی اسی وجہ صحابہ ظلم و جبر کرتے تھے قرآن کو جلاتے تھے بنت رسول پر تازیانہ لگاتے تھے خدا کے حکم کو رد کرتے تھے اور حضرت علی باوجود اقتدار کے سکوت کرتے تھے اور باوصف مقدرت کے صبر فرماتے تھے تعجب ہے کہ حضرت سیدہ اسقدر شکوہ اور شکایت فرماوین اس درجہ طعن و تشنیع کرین کہ جسکے سننے سے بدن پر لرزہ آتا ہے جسکے لکھنے سے دل تھر تھراتا ہے

مگر ہم نے بمجبوری تراجم بحار سے اوپر نقل کر دیا ہے اور حضرت علی کچھہ خیال نفرماوین اور
رعایای فدک کی شکایت پر اور تھوڑی سی زمین ضبط کرنے پر ہنگامہ قتل وقتال برپا
کرین شجاعان عرب کے سر کو تن سے جدا کرین جوانمردان حجاز کی کمرونکو توڑ دین کاش
جناب سیدہ کی معاونت مین قرآن کی اعانت مین شریعت کی تائید مین اہل ضلالت
کی تردید مین صرف ذوالفقار کو کھینچ لیتے فقط اپنی آنکھونسے روشنی دکھا دیتے سب
ڈر جاتے جمیع صحابہ دب جاتے تمام جھگڑا اوٹھہ جاتا سارا قصہ فیصل ہو جاتا الشکر للہ
کہ بنای تقیہ منہدم ہو گئی اپنے افضلیت خلفاے راشدین کی علی جمیع الامۃ ثابت ہوگئی
اور مغلوبیت جناب مرتضوی کی باطل ہو گئی اب ہمکو اوسکے ابطال وانہدام سے فراغت تامہ
حاصل ہوئی ہم اب اس سے بہی قطع نظر کرتے ہین اور کبرای اثنا عشریہ کے اقوال پر نفس
تقیہ پر نظر ڈالتے ہین دیکھتے ہین کہ وہ اسکو جایز رکھتے ہین یا موافق مسلک اہلسنت
کے مبغوض جانتے ہین - کلینی کو ملاحظہ کیجیے اور اوسکی عبارت کو کسی ذیعلم سے سمجھیے
اونے حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ برا بندہ وہ ہے کہ جو دورویی
ہو یعنی اس قسم کی بات کہے کہ جسمین دو پہلو رکہتا ہو عبارت اوسکی یہہ ہے —
بئس العبد عبد یکون ذا وجہین وذا لسانین نہج البلاغت کو ملاحظہ کیجیے
جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین اور اسطرح ارشاد کرتے ہین کہ ایمان کی علامت
یہہ ہے اور اسلام کی نشانی یہہ ہے کہ آدمی اوس مقام پر صدق وراست بازی کو
اختیار کرے کہ جہان اوسکو نقصان ہوتا ہو اور ضرر پہونچتا ہو سچ بولنے سے اور نفع
ہوتا ہو جھوٹ بولنے سے عبارت اوسکی یہہ ہے علامۃ الایمان ایثارک الصدق
حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک جناب مخاطب صاحب اگر ان
عبارتونپر لحاظ نفرماوین اور خواہ مخواہ ہٹ دہرمی کو کام فرماوین تو ان کتابون سے
قطع نظر کرین اور اپنی کتاب دفع المغالطہ کو دیکھین وتقیہ علی مرتضے ہمین قدر بود

کہ بباعث قلت اعوان و انصار از سلب و انتزاع حق خود از دست غاصبان باز ماندہ نہ آنکہ بسبب کثرت معاندین و مخافتہ احدی سکوت ورزیدہ باشد بلکہ آنحضرت در اظہار حق و اعلان مرتبہ خود گاہے تقیہ نکردہ اند اب ہم اس بحث کو بالکلیہ آیت کلام اللہ شریف پر کہ جو مضمون ہجرت پر دلالت کرتی ہے اور مفہوم مہاجرت کو بیان کرتی ہے ختم کرتے ہیں ان الذین توفٰھم الملٰیکۃ ظالمی انفسھم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا یعنی تحقیق جن لوگونکی جان کھینچتے ہین فرشتہ اوس حال مین کہ وہ برا کر رہے ہین اپنا کہتے ہین تم کس بات مین تھے وہ کہتے ہین ہم تھے مغلوب اوس ملک مین کہتے ہین کہ کیا نتھی زمین اللہ کی کشادہ کہ وطن چھوڑ جاؤ وہان سے سو ایسونکا ٹھکانہ ہے دوزخ اور بری جگہہ اب ہم جناب مخاطب سے یہہ عرض کرتے ہین اور اونکی خدمت مین یہہ التماس رکھتے ہین کہ اگر فرض کرین ہم کہ صحابہ اکبر اور مجاہدین کسریٰ و قیصر ظالم تھے اور جابر تھے غاصب تھے اور مرتد تھے معاذ اللہ من ذلک اور بفرض محال تسلیم کرلین ہم کہ جناب مرتضوی اونسے مغلوب تھے اون سے ڈرتے تھے اونسے دبتے تھے اور العیاذ باللہ مذہب تشیع کو جاری نہین کرسکتے تھے مسالک امامیہ کو پھیلا نہین سکتے تھے تو کیون نہ آپنے وطن کو چھوڑا اور کیون نہ مدینہ منورہ کو ترک کیا اور کیون نہ اون کے ہم مجلسی سے اعراض کیا اور کیون نہ اونکی صحبت سے تنفر کو اختیار کیا تاکہ موافق امر آیۃ کے عمل فرماتے اور دوسرے شہرونمین مذہب کو پھیلاتے خدا تعالےٰ کے حکم پر استقامت فرماتے اور وعید شدید فاولئک ماوٰھم جھنم سے بچ جاتے مین اس مقام پر اس آیۃ کے متعلق محمد ابن مرتضےٰ کے قول کو اونکی تفسیر صافی سے نقل کرتا ہون اور اس بحث کو اسی مقام پر تمام کرتا ہون وہ لکھتے ہین کہ اس آیت مین دلالت ہے اوپر واجب ہونے ہجرت کے اوس شخص پر اوس جگہہ سے کہ وہ اپنے دین و مذہب

کو نہین قایم کر سکتا ہے چنانچہ فرمایا ہے رسولخدا نے کہ جو شخص اپنے دین کیوجہسی ایک
زمین سے طرف دوسری زمین کے جاویگا اگرچہ ایک بالشت چلے جنت اوسپر واجب
ہوجاویگی اور ابراہیم علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق شمار کیا جاویگا
عبارت اوسکی یہہ ہے وفی الایة دلالة علی وجوب الھجرت من موضع
لا یتمکن الرجل فیہ من اقامة دینه وعن النبی صلعم من فر بدینه
من ارض الی ارض وان کان شبرا من الارض استوجب الجنة وکان رفیق
ابراھیم علیه السلام ومحمد صلعم جناب سامی اب اپنے قول اور اپنے امام
اعظم کے مقولہ پر لحاظ فرمائیے کہ کیونکر جناب مرتضوی نے متعہ کے حرام ہونیکو تقیةً
فرمادیا ہے شیخ ابوجعفر طوسی نے بیباکانہ کہدیا کہ حضرت علی حدیث حرمت متعہ کو تقیہ
روایت کرتے ہین اور صحابہ سے ڈرکر حرام ہونا بیان کرتے ہین **قوله** اس روایت
مین یہہ خیانت کی کہ یوم خیبر کے لفظ کو محذوف کیا تاکہ اہلسنت کی روایت نہ ٹھہرے
اور لفظ تقیہ کا محذوف کیا تاکہ جواب سے یہہ روایت خالی ہوجاے **اقول** ہمارے
مخاطب نہ خیانت کے معنی جانتے ہین نہ محذوف کے مفہوم کو پہچانتے ہین فقط بنی
بنائی باتین لکھدیتے ہین یہہ تو فرمائیے کہ اگر اوس روایت مین لفظ خبر مذکور بہی
ہو تب بہی ہمکو کیا مضرت ہے اور اوسکے چھوڑدینے سے کیا منفعت ہے جو آپ کے
زبان زد لفظ خیانت ہے اوسمین لفظ خبر موجود ہو یا معدوم ہر حالتمین جناب
مرتضوی کی روایت ہے جبکہ ایسا ظاہر اوسکو روایت کرتے ہین اور جناب مرتضوی
رسولخدا سے حکایت فرماتے ہین پہر اہلسنت کے ساتھ کیا تخصیص وخصوصیت ہے
آپ سے ہم کیا بیان کرین اور کیا آپکے سامنے عرض کرین آپ امام رضا علیہ السلام
کے فقہ کو دیکہئے اور اوسکی عبارت کو سمجہئے کہ سوال کیا سائل نے امام سے کہ یا حضرت
فدا ہو جان میری آپ پر کیا حال ہے متعہ کا کیا آپکے جد امیر المومنین نے روایت کی ہے

کہ حضرت پیغمبر صلعم نے حلال کیا متعہ کو مکہ کے فتح کے روز اور حرام کیا خیبر مین اور منع کر دیا اوس سے امام نے فرمایا سچ ہے قسم خدا کی متعہ حرام ہے کہ اجازت دی گئی تھی ساتھہ اوسکے مگر محدثین نے غلطی کی ہے وجوہ روایت مین عبارت اوسکی یہہ ہے اعلم یا اخی انی سالت العالم علیہ السلام عن المتعۃ فقلت جعلت فداك یروی جدك امیر المؤمنین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلل المتعۃ یوم فتح مکۃ وحرمہا عام خیبر ونہی عنہا فقال صدقوا فی الروایات انہا واللہ منہیۃ حرام ما مور بہا الا انہم غلطوا فی وجوہ الحدیث اب ارشاد ہو کہ یہہ روایت باوصف وجود لفظ خیبر کے مخصوص باہلسنت ہے یا شامل شیعت اور یہہ جو ارشاد کیا کہ لفظ تقیہ کا محذوف کیا اے حضرت کہان لفظ تقیہ کا محذوف کیا آپ دیکھیئے تو ہم نے فقط حدیث مرتضوی کو نقل کیا ہے نہ عبارت طوسی اوس سے ہمکو تعلق کیا ہے اونہون نے حدیث کو تقیہ پر محمول کیا ہے اور تقیہ جناب مرتضوی کو ہمنے قرآن وحدیث سے باطل کر دیا ہے پس اونکے تقیہ لکھدینے سے ہمکو کیا نقصان اور آپکو کیا فایدہ ہے **قولہ** سو صاحب استبصار وتہذیب نے اسطرح سے اس روایت کو لکھا ہے **اقول** ہمکو کسیطرح سے اوسکا لکھنا مضر نہین اور نہ آپکو مفید کیونکہ نفس روایت حرمت متعہ پر بدلالت تامہ شامل ہے اور تعریض کرنا مصنف کا اسطرح پر کہ مقام تقیہ مین یہہ روایت وارد ہوئی ہے محض بے اصل ولاطایل ہے **قولہ** نہ یہہ کہ داخل کتاب ہوا ہو **اقول** داخل کرنا کیسا مصنف نے تو بسر وچشم تسلیم کر لیا صرف اپنے شیوہ دیرینہ کے موافق عذر تقیہ کا پیش کیا اور ہمنے بناے تقیہ کو کلیتہً منہدم کر دیا **قولہ** اور نہ جسطرح سے کہ تم کہتے ہو کہ جس سے گمان ہو جائے بروز خیبر حرام کر دینے کا **اقول** گمان ہو جانے حرمت متعہ کا بروز خیبر ہمارے کہنے سے نہین پایا جاتا اور ہماری عبارت سی نہین

سمجھا جاتا بلکہ تم ادعا کرتے ہو کہ یوم خیبر اس روایت مین موجود ہے پس تمہارے کہنے
سے حرام ہوجانا بروز خیبر بھی ثابت ہے نہ ہمارے کہنے سے **قولہ** سو یہ روایت
بروز خیبر حرام کردینے کی اہلسنت کی ہے **اقول** تخصیص باہلسنت بالکل غلط ہی کتاب
فقہ الرضا سے ہم ابھی نقل کرچکے ہین اور امام رضا اس روایت کی تصدیق فرما چکے
ہین **قولہ** اور شیعہ تو اس روایت کو موضوع اور وضع جانتے ہین **اقول**
آپکو اختیار ہے العیاذ باللہ خواہ جناب مرتضوی کو وضاع حدیث سمجھئے یا کذاب
فی الروایت خیال کیجیے مگر جناب امام رضا اسکی تصدیق فرماتے ہین اور آپ
اپنی حمیت ایمانی سے اوسکو جھٹلاتے ہین **قولہ** اور صاحب استبصار نے مثل اور
روایات جواز کے اس روایت کو داخل کتاب نہین کیا ہے **اقول** بیشک حرمت
متعہ کو شیخ الطایفہ نے اس روایت سے زمانہ رسول اللہ صلعم مین جناب مرتضوی
کرم اللہ وجہہ کے توسط سے ثابت کیا ہے اور دخول عدم دخول کا قصہ آپ کیا
لگاتے ہین اگر کچھ لیاقت ہے تو استبصار و تہذیب کو دیکھئے کہ اون کتابون مین
یہ روایت موجود ہے یا نہین اور جس حالت مین کہ آپکو بھی اس روایت کے
وجود کا استبصار و تہذیب مین اقرار ہے پھر دخول سے آپکو کیون انکار ہے
قولہ بلکہ اس روایت کی طرف کہ کسی سے سنی ہوگی یا کہین دیکھی ہوگی اشارہ
کرکے کہتے ہین کہ فلانی روایت جو فلانے اور فلانے بیان کرتے ہین وہ روایت
تقیہ کی ہے — **اقول** ہمارے جناب مخاطب اس حدیث مین کیا پیچ پیچ کھاتے ہین
اور رقص الجمل فرماتے ہین اے جناب اس روایت کے صحیح الاسناد ہونے مین
حرف نہین آسکتا بلکہ تقیہ اوسکو مستحکم اور مضبوط کررہا ہے اور یہ جو ارشاد ہوا
کہ کسی سے سنی ہوگی یا کہین دیکھی ہوگی جناب سامی دیکھنا اور سنا کیسا آپکا
امام اعظم تو صاف لکھ رہا ہے اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ روایت کیا ہی اس

حدیث کو محمد بن احمد نے ابی جعفر سے اور اوس نے ابی جوزا سے اور اوس نے حسین
ابن علوان سے اور اوس نے عمر ابن خالد سے اور اوس نے زید ابن علی سے انہون نے اپنے آباے کرام
اور ایمہ عظام سے اونہون نے حضرت علی علیہ السلام سے کہ فرمایا جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ
نے کہ حرام کیا رسولخدا صلعم نے گوشت گدہون اہلیہ کا اور نکاح متعہ کا دیکھیے کہ اوس بیچارہ
نے تو صاف صاف بے ہیر پہار کے سلسلۂ اس روایت کو لکہدیا ہے گو عذر تقیہ کا پیش
کیا ہے مگر اسناد کو اوسکے مسلم رکہا ہے پس آپکا یہہ فرمانا کہ کسی سے سنی ہوگی یا کہین
دیکہی ہوگی محض بیہودہ اور سخت مغالطہ ہے **قولہ** اور کیونکر داخل کتاب کرتے کہ وہ تو پہلے
ہی اس روایت سے بیزار ہین کہ برابر روایتین جواز کی بیان کرتے چلے جاتے ہین **اقول**
اگر لاکہ مرتبہ آپکے امام اعظم صاحب بیزار ہون اور کرور مرتبہ آپ انکار کرین تو اب کیا مفید ہے
جبکہ اونہون نے بتوسط ایمہ اطہار کے جناب مرتضوی سے اس روایت کو نقل کیا پس
بیزار ہونا اونکا محض بیفایدہ ہے اور انکار کرنا آپکا سخت بیہودہ ہے **قولہ** اور سوا
اسکے یہہ ہے کہ بعضے راوی بہی اسکے حضرت عمر کے مریدون مین سے ہین جیسے حسین
ابن علوان کہ نقد الرجال مین اسکا سنی ہونا لکہا ہے **اقول** اولاً طایفہ ہوا یہ کے
نقول پر اعتماد نہین خصوصاً تمہاری تحریر پر کہ جہوٹ بولنے مین تمکو مطلقاً باک نہین
اور یہہ کتاب اس قصبہ مین موجود نہین اور ثانیاً ایمہ اطہار نے اس روایت کو جناب امام الایمہ
سے نقل کیا ہے اور امام اعظم شیعہ نے اسکو تسلیم کرلیا ہے گو عذر تقیہ کا موافق دستور قدیم
کے پیش کیا پس یہہ شبہہ واہیہ آپکا محض بیفایدہ ہے آپکے یہانکے روات کا حال قبل ازین
ہم نے بہ تشریح لکہدیا ہے کہ بعضے اونمین کذاب ہین اور بعض کفار اور بعضے ملعون
ہین اور بعض اشرار **قولہ** اور اہلسنت کے نزدیک بہی معتبر نہین ہے چنانچہ ذہبی
نے مغنی مین اوسکو ہالک اور متروک لکہا ہے **اقول** اعتماد اور عدم اعتماد اہلسنت سے
آپکو کیا تعلق ہے اور کیا مناسبت غالباً اسیوجہ سے متروک کیا گیا ہوگا کہ اہل تشیع سے

اوس نے اختلاط بیا تنک اختیار کیا کہ شیخ الطایفہ نے اوسکی روایت کو تسلیم کیا گو تقیہ
کا عذر پیش کیا مگر اوسکی اسناد مین اور اوسکے راویون مین کلام نہین کیا **قولہ** اور
باوجود اسکے وہ روایت تقیہ کی کیونکر معارض ہوسکتی ہے روایات متفق علیہا طرفین
کے کہ حضرت نے فرمایا **لولا نہی عمرؓ عن المتعة ما زنی الا شقی** چنانچہ کتب
معتمدۂ اہلسنت مین مثل نہایہ ابن اثیر اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر ثعلبی اور تفسیر درمنثور
اور تفسیر محمد ابن جریر طبری اور کنز العمال وغیرہ کے لکھا ہے **اقول** ان کتابونکا حال
اور اس روایت کی نسبت قیل وقال کو ہم قبل مین بتشریح لکھہ چکے ہین اور بتصریح
بیان کرچکے ہین اور احادیث صحیحہ کو صحاح ستہ سے متعہ کے حرام ہونیکی نسبت نقل کردیا
ہے اور حدیث امام رضا کو اوسکی ممنوعیت مین لکھدیا ہے **قولہ** اور اگر ہم سب امور سے
قطع نظر کرین اور روایت استبصار کو تسلیم کرلین تو بہی مطلب مخالف کا اس سے
نہین ثابت ہوتا ہے **اقول** آپ کسی امر سے قطع نظر نہ کیجیے آپکے تسلیم کرنے اور نکرنے کو
کون سنتا ہے آپکا شیخ الطایفہ اس روایت کو باسانید صحیحہ درج کرچکا ہے مطلب آپکے
خصم کا اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ حرام ہونا متعہ کا زمانہ رسولخدا مین جناب
مرتضوی کے بیان سے متحقق ہوگیا **قولہ** کہ ہمیشہ کو متعہ حرام ہوا اسواسطے کہ اکثر روایات
اہلسنت دلالت کرتے ہین اس امر پر کہ رسولخدا صلعم نے بروز فتح مکہ اور حجۃ الوداع
متعہ کو بحکم خدا حلال اور مباح فرمایا ہے چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ مین لکھا ہے **اقول** تفسیر
کبیر وغیرہ مین منسوخیت اور ممنوعیت متعہ مذہب سواد اعظم کا مسطور ہے اور روایت
ممانعت وحرمت متعہ کی اوسی مکہ معظمہ مین بعد تین ۳ روز کے تفسیر مدارک وغیرہ مین
مذکور ہین حتٰے کہ جناب امام رضا سے بہی ممنوع ہونے متعہ کی تصریح ہے جیسا کہ کتب
معتمدۂ اہل تشیع سے کتاب فقہ الرضا مین اوسکی تشریح ہے پس آپکا انکار کرنا حرمت متعہ سے
بعد خیبر و فتح مکہ کے سخت قبیح ہے **قولہ** اور یہہ دونون جنگ خیبر کے بعد ہین اس صورت

مین حرمت متعہ خیبر کے روز کی بیکار ہے جسوقت کہ بعد خیبر کے مباح ہوا ہو **اقول**
اگر بعد خیبر کے روایت اباحت پائی جاتی ہے تو اوسکے بعد ممانعت اور حرمت بھی کتب
اہلسنت اور اہل تشیع سے الی یوم القیامت سمجھی جاتی ہے پس اسکا بیکار کہنا محض
بیکار ہے بلکہ وجود حرمت متعہ کا زمانہ رسولخدا مین اس حدیث سے آپکو بھی اقرار ہے
قولہ اور اوسکے بعد حرام ہونیکی کوئی روایت نہین ہے **اقول** اے حضرت اسی
لیاقت پر حوصلہ مناظرہ کا فرمایا اور اسی قابلیت پر قصد مباحثہ کا کیا آنکھین کھولکر
دیکھیے کہ تفاسیر معتمدہ مثل تفسیر مدارک وغیرہ مین روایات حرمت متعہ کے بعد خیبر کے
مذکور ہین اور صحاح ستہ مثل صحیح مسلم وغیرہ مین احادیث حرام ہونے متعہ کی پیچھے خیبر
کے مسطور ہین ہم ان روایتون کو قبل مین نقل کر چکے ہین اور ان احادیث کو اول
مین لکھہ چکے ہین **قولہ** اب تبلاؤ کہ روایت استبصار و تہذیب سے تمکو کیا فایدہ بخشا
اقول ہمکو یہہ فایدہ حاصل ہوا کہ کتب اربعہ اہل تشیع سے حرام ہونا متعہ کا ثابت ہوا
گو مصنف نے اس حدیث کو تقیہ پر ڈالا ہے اور آپنے خیبر کا جھگڑا اٹکالا ہے مگر ہم نے
بناء تقیہ مرتضوی کو کلیۃً منہدم کر دیا ہے اور ممنوعیت متعہ کو کتب اہل تشیع سے اس
رسالہ مین بخوبی لکھدیا ہے اب دیکھیے کہ ہمکو کتنا عمدہ فایدہ اس حدیث نے دیا ہے
قال المفتری جو کچھہ ہمارے مذہب **قال السید** جناب میر صاحب آپ اپنے مذہب
کی کس کس کتاب کے عدم جواز کا ثبوت طلب کیجیے گا **قال المجتہد** جو کچھہ ہمارے مذہب
مین ہے وہ سب قرآن و حدیث سے ثابت ہے **اقول** جناب سامی یہہ ارشاد ہو کہ کون سے
قرآن سے آپکا مذہب ثابت ہے آیا اوس قرآن سے کہ جسکو رسول خدا نے تحریف کر کے
صحابہ کو دے دیا تھا یا اوس سے جسکو جناب مرتضوی کے پاس چھپا دیا تھا اول کو ماخذ
قرار دینا صریح باطل ہے اور ثانی ابھی تک معطل اور عاطل ہے اور حدیث کو بنیاد مسلک
تشیع کے قایم کرنا بالکل مضحکہ ہے کیونکہ مذہب تشیع کے راویون کا یہہ صرف مغالطہ ہے اونہون نے

حدیث کو نہین نقل کیا ہی بلکہ برباد ہو کا دیا ہی وہ لوگ لایق اعتبار نہین اور قابل اعتماد نہین
بعضے اونمین کے مشرک اور مبتدع تھے اور بعضے ملحد بحت اور زندیق صرف تھے بعضے کذاب
و کفار تھے اور بعضے مکذب و اشرار تھے بعضے ایمہ علیہ السلام کو دنیا پرست جانتے تھے اور
بعض طامع بتلاتے تھے ہم نے انکا حال کتب اہل تشیع سے قبل ہین بسط کے ساتھہ لکھدیا ہے
اور انکے مقال کو کلینی وغیرہ نے ضبط کر دیا ہے **قولہ** اب ہمکو کیا غرض ہے کہ تم سے کسی چیز
کے عدم جواز کے ثبوت کے طالب ہون **اقول** ہم نے کب تم سے کہا تھا کہ تم طالب ہو
یہہ تو تمہارا قصور ہے خصم تمہارا معذور ہے آپ شیخ ندا حسین معزول کو بذریعہ تحریر
فہمایش کر دیجیے گا کہ اب طالب نہون ورنہ ہمکو اپنے خلاف وضع آپکے مذہب کے عیوب
پھر ظاہر کرنا پڑینگے اور شیعان پاک صفت مین سر بکڑ کر روئینگے **قولہ** اور ایک امر کے عدم
جواز کے جو طالب ہوئے تھے تو تم سے ثابت نہو سکا **اقول** بہیا باش ہر چہ خواہی گو **قولہ**
اور اگر کسی اور امر کے عدم جواز کے ہم ثبوت کے طالب ہونگے تو وہ بہی آپ سے ثابت
نہو سکیگا **اقول** اذا لم تستحی فاصنع ما شئت **قولہ** اور آپ ہی اولنا الزام
کہا ئینگے **اقول** صرف آپکے منہہ سے **قولہ** اور جیسا کہ آپنے عدم جواز متعہ پیش کیا ہے
ایسا ہی آپ اور امر کو پیش کرینگے **اقول** انشاء اللہ العزیز جب آپ ہم سے بمناظرہ پیش
آوینگے ہم اسیطرح سے آپکی کتب معتمدہ سے آپکو الزام دیوینگے **قولہ** اور ثبوت اسکو
کہتے ہین کہ جو ہم نے متعہ کے جواز کو اہلسنت کی کتابون سے ثابت کیا ہے **اقول** سبحان اللہ
کیا کہنا ہے ایک روایت کو بہی کتب معتمدہ اہلسنت سے صراحۃً حرمت متعہ مین نقل نہین
کیا ہے اوس پر یہہ دعوی فرمایا ہے یہہ منہہ اور یہہ دعوی بل بے جان یہہ تیری دہج
قولہ اور آپنے بڑی تلاش سے ایک روایت استبصار و تہذیب کی کہ خارج از مطلب
ہے بیان کی **اقول** بمحولہ دقیقہ ہمکو تلاش کرنیکی ضرورت نہین پڑی اور کاوش
کرنیکی حاجت نہین ہوئی آپکے یہان کی کتب اربعہ سے کہ جنپر مذہب شیعہ کا مدار ہے

اور جنکی تصحیح بر جمیع اثنا عشریہ کا اقرار ہے متعہ کے حرام ہونیکی حدیث کہ جسکو ایمہ اطہار نے روایت کیا ہے نہ روات ثمانیہ اور اونکے اخوات زمانیہ نے نقل کر دی **قولہ** کہ جس سے تمہارا دعوی ثابت نہین ہوا چنانچہ ہم لکھ چکے ہین **اقول** اہل حق کا مدعا اوس روایت سے ایسا ظاہر ہے کہ آپکے طایفہ کا شیخ بھی کچھہ اوسمین دم نمارسکا بجز اسکے کہ مجبور ہوکر تقیہ پر محمول کیا اور اوسی کو اپنی سپر بنایا **قال السید** ملاحظہ کیجیے استبصار کو کہ جو منجملہ کتب اربعہ کے ہے اور معتمد علیہا طایفہ ہے اوسمین لکھا ہے کہ عاریت دینا فرج کا روا ہے آپ کیون متعہ کے جواز مین کاوش کرتے ہین یہہ حلوائے بے دودہ اور سودا مفت توموجود ہے **قال المجتہد** استبصار مین ہرگز یہہ روایت نہین ہے **اقول** لعنت اللہ علی الکاذبین **قولہ** اگر استبصار مین روایت ہے تو اوس روایت کو آپنے لکھا ہوتا **اقول** قصور ہوا معاف کیجیے اور اب کتب اربعہ مین سے نہ استبصار بلکہ استبصار و تہذیب کے حدیثونکو ملاحظہ کیجیے استبصار مین باب حکم ولد الجاریۃ المتحللۃ مین لکھا ہے کہ سوال کیا مین نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے نسبت عاریت فرج کے فرمایا کچھہ قباحت نہین ہے بیشک برتنے جاؤ عبارت اوسکی یہہ ہے سألت ابا عبد اللہ عن عاریۃ الفرج قال لا باس بہ اور تہذیب مین ذیل ضروب نکاح مین ملاحظہ فرمائیے روایت کیا ہے حسن ابن سعید نے فضالہ بن ایوب سے اونہون نے ابان ابن عثمان سے اونہون نے حسین عطار سے کہ کہا اونہون نے سوال کیا مین نے امام جعفر صادق سے نسبت عاریت فرج کے کہا نہین ہے خوف ساتھہ اوسکے کہا مین نے پس اگر ہو پیدا لڑکا فرمایا وہ جاریہ کے مالک کو ملیگا مگر یہہ کہ شرط کرلیجائے عبارت اوسکی یہہ ہے روی الحسن بن سعید عن فضالۃ بن ایوب عن ابان بن عثمان عن الحسین العطار قال سألت ابا عبد اللہ عن عاریۃ الفرج قال لا باس بہ قلت فان کان فیہ ولد قال لصاحب الجاریۃ الا ان یشترط علیہ

لیکن یہہ تو فرمائیے کہ آپنے جو اکثر مقام پر کتب اہل سنت سے عبارتین نقل نہین کین اور صرف حوالہ پر اکتفا کیا تو کیا اس سے آپکو مفتری و کذاب سمجھا جاوے یا نہین **قولہ** آپ لوگونکا مدار تو جھوٹ پر ہے اور جھوٹ ہی سے آپکے مذہب کی حفاظت ہے **اقول** ہر کہ و مہ پر ظاہر ہے کہ مذہب رفض تقیہ کی آڑ مین پرورش پا رہا ہے اور اوسی کو اپنی ڈہال بنا رہا ہے **قولہ** مولوی عبد العزیز صاحب نے صدہا افترای شیعو نپر کرکے تحفہ مین لکھے ہین **اقول** دو چار کو پیش کیجئے ورنہ سکوت کیجئے **قولہ** از انجملہ ایک یہہ بہی ہے **اقول** اسکا حال تو آپکو معلوم ہو چکا کہ یہہ حدیث آپکی کتب اربعہ سے نہ ایک کتاب مین بلکہ دو کتابون مین مذکور ہے اور صریح اونمین جواز عاریت مسطور ہے پس اسکو جھوٹے کہدینا آنکہونپر پٹی باندہ لینا ہے یا لیاقت و قابلیت اپنے کو جتلا دینا ہے **قولہ** اور علماے امامیہ کا تو اوسکے عدم جواز پر اجماع ہے کہ یہہ جایز نہین **اقول** ہمکو اجماع سے کیا علاقہ ہمارا دعوی صرف اسقدر ہے کہ تمہاری کتب اربعہ مین تمہارے طایفہ کے شیخ نے اس مضمون کی حدیث کو امام معصوم مفترض الطاعتہ سے نقل کیا ہے سو کما ینبغی مشرح ہے پس آپکا اجماع علمای امامیہ بمقابلہ امام معصوم کے پیش کرنا محض لغو و بیہودہ ہے **قولہ** آپنے کہان سے جھوٹی روایت بناکر حوالہ استبصار کا دیا ہے **اقول** اب آپ تکلیف فرماکر استبصار و تہذیب الاحکام مین ملاحظہ فرمالیجئے اور اپنے جھوٹے دعوون سے باز دعوی لکھد یجئے **قولہ** چنانچہ شرایع الاسلام مین لکھا ہے

واما استعارتها ای الجاریة للاستمتاع فغیر جائز بالاجماع

یعنی اور عاریت لینا اوسکا یعنی کنیز کا واسطے فایدہ اوٹھانیکے پس غیر جایز ہے باجماع جمیع علما اور دوسری جگہہ لکھا ہے **ولا یستباح وطی الامة بالعاریة**
اقول امام معصوم کے مقابلہ مین آپکے یہان کے علمار کا اجماع کچہہ رتبہ نہین رکہتا بلکہ ناقص و غیر معتبر ہے اور کتب اربعہ کے سامنے شرایع کو کچہہ وقعت نہین **قولہ**

لیکن کرخی کے نزدیک کہ فقہای اہلسنت مین سے ہے نکاح کرنا بلفظ عاریۃ جایز
ہے چنانچہ شرح کنز مین لکھا ہے **ولا ینعقد النکاح بلفظ الاجارۃ والاعارۃ**
فی الصحیح خلافا للکرخی **اقول** آپ ہر مقام پر بے سوچے سمجھے ایسا قیاس
فاسد کر بیٹھتے ہین کہ جو آپکے بے فہمی کو بصراحت تمام ظاہر کر دیتا ہے اور اصل طعن کو
بحالہا باقی رکھتا ہے خیال کیجیے کجا نکاح پر اطلاق لفظ عاریۃ اور کجا جواز نفس عاریۃ
اسکو اوس سے کیا مناسبت اور اوسکو اس سے کیا مطابقت کرخی کا قول گو مخالف
جمہور اہلسنت ہے جیسا کہ اسی عبارت سے ظاہر ہے مگر صرف متنازعہ فیہ لفظ عاریۃ سے
آپکا طعن اونپر جاری نہین ہوسکتا اور وہ نکاح نفس عاریۃ پر منطبق نہین ہوسکتا
ہے کرخی کا مقصود تو یہہ ہے کہ نکاح بجمیع شروط کا واقع ہونا جیسا کہ الفاظ مشروعہ سے
مقررہ ہے اسیطرح اس لفظ عاریۃ سے بھی ممکن ہے گو کہ یہہ قول بھی جمہور اہلسنت
کے نزدیک فاسد ہے مگر آپکا صرف اصطلاح کرخی پر نفس عاریۃ کو قیاس کر لینا محض
وہم کاسد **قال السید** اور صاحب حلیۃ المتقین نے لکھا ہے کہ بوسہ لینا فرج کا
درست ہے ہم اسکے جواز اور عدم جواز مین کلام نہین کرتے مگر اتنا ضرور کہتے ہین
کہ آپکے اکابر نے کیا اچھی بوسہ گاہ تجویز کی ہے **قال المجتہد** ہمارے اکابر نے فرج
کے بوسہ لینے کی تاکید نہین کی ہے کہ خواہ مخواہ بوسہ لیا ہی کرو **اقول** ہم نے کب
کہا تھا کہ تاکید کی ہے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ جواز کی تشریع اور اوسکی تایید کی ہے **قولہ**
اور یہہ کیا ضرور ہے کہ جو چیز جایز ہے وہ ہمیشہ عمل مین آیا کرے **اقول** جس چیز کا جواز
لا علی التعیین حدیث امام معصوم سے ثابت ہے اوسکے دوام مین کچھہ قباحت نہین
تاہم ہمکو دوام اور غیر دوام سے بحث نہین بلکہ جواز اور غیر جواز کی طرف بھی توجہ نہین
جیسا کہ تحریر سابقہ کی عبارت سے ظاہر ہے **قولہ** ابو حنیفہ کے نزدیک عضو کا ذکر
پکڑنے اور فرج چھونے سے وضو نہین ٹوٹتا جیسا کہ کتاب اختلاف الائمہ رحمۃ الامۃ

ہین لکہدیا ہے لا ینقض وضوء الماس والممسوس علے کل حال ہین جانے
کہ غیر کا ذکر و فرج ہمیشہ چہوا ہی کرتے ہون اقول اولاً جواز اوسکا ثابت کرنا چاہیے بعد اوسکے
دوام وغیرہ دوام کو منہہ سے نکالیے جبکہ جواز اوسکا ثابت نہین پس دوام بدرجہ اولے
صادق نہین معارضہ آپ فرماتے ہین مگر ناقص کرتے ہین کہان جواز بوسہ فرج اور
کہان عدم نقض وضوعن المس مس کے معنی اسچگہہ پکڑ نیکے فرمائے ہین شاید یہہ اپنے
روزمرہ کے موافق لگائے ہین آپ لوگ تو ایسے ہی کہیل و تماشہ روزانہ کیا کرتے ہین
اور اوسکے جواز کو امام معصوم سے روایت فرمایا کرتے ہین صاحب حلیۃ المتقین لکہتے
ہین کہ از حضرت امام موسی رضا علیہ السلام پرسیدند کہ اگر کسے بدست و انگشت با فرج
کنیز بازی کند چونست فرمود باکے نیست امّا بغیر اجزای بدن خود چیزے دیگر دران جا
نکند یہہ بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ زبان بہی اجزاے بدن مین داخل ہے بہرحال
اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ ہمیشہ اونگلی کیا ہی کرو اور اوسکے ساتہہ دوانا کہیلا ہی
کرو لیکن اگرچہ لازم نہین ہے لیکن ممتنع بہی نہین ہے غرضکہ ہمیشہ کرے یا نکرے جواز
اوسکا حدیث امام سے ثابت ہے قولہ اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہہ ہے کہ اگر حالت
نماز مین اپنی زوجہ کی فرج کو دیکہے تو نماز مین کچہہ خلل نہین آتا چنانچہ فتاوے قاضی
مین لکہا۔ ولو نظر الی فرج امراتہ التی طلقہا طلاقا رجعیا بصیر
مراجعا ولا یفسد الصلوٰۃ فی الوجوہ کلہا فی قول ابی حنیفۃ
اس صورت مین چاہیے کہ ہمیشہ حالت نماز مین اپنی عورت کی فرج کو دیکہا ہی کرے اقول
ہمارے جناب مخاطب کی بے فہمی اس درجہ بڑہی ہوئی ہے کہ ہرگز جواز و عدم جواز
مین تمیز نہین فرماسکتے اے جناب ہمتو جواز بوسہ فرج کو آپکی کتب حدیث سے امام
مفترض الطاعۃ کی زبان سے بیان کر رہے ہین آپ اوسکے مقابلہ مین وضو اور نماز
کے مسئلہ کتب فقہ سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالے کے قول سے ظاہر فرما رہے ہین جناب

سامی کجا نفس جواز اور کجا عدم فساد نماز یہہ کونسا قاعدہ ہے کہ جس چیز سے نماز نہ فاسد ہو
تو وہ جایز بہی ہو دیکہیئے کہ اگر کسی شخص کو اندر نماز کے خیالات شیطانی اور ہواجس نفسانی
واقع ہون تو کیا وہ نماز فاسد ہوجاویگی یا اوسکے فاسد نہونے سے یہہ خیالات جایز
ہوجاوینگے بہرحال جواز کے معارضہ مین جواز کو لانا چاہیئے نہ مسائل وضو و نماز کو اس
مقام پر ہم اسقدر اور کلام کرتے ہین کہ قاضیخان کی عبارت سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ
کے قول پر آپ یہہ کیا طعن فرماتے ہین اگر کسی شخص کی نظر اندر نماز کے اپنی زوجہ کی
شرمگاہ پر پڑجائے کہ جس سے اوسکی طلاق رجعی جو ابغض الاشیاء ہے باطل ہوجائے تو
چندان قباحت نہین لطف تو یہہ ہے کہ حضرات کے یہان عین نماز اور وہ بہی فرض
مین اپنے ذکر سے کہیلنا جاوے تو کچہہ ممانعت نہین عبارت اوسکی ہم قبل مین نقل کرچکے
ہین خیال تو کیجیئے کہان نماز فرض مین ذکر سے کہیلنا کہان صرف نماز مین زوجہ کی
شرمگاہ پر نظر کا پڑجانا اور اس سے زیادہ لطف اور سنئے کہ آپکے امام اعظم طوسی نے
استبصار مین لکہا ہے کہ عین نماز مین اگر مرد ذکر کو مس کرتا جاوے اور عورت فرج
کو یا دونون دونوںکے پائین کو تو کچہہ ہرج نہین ہے کیونکہ وہ ٹکڑے ہین جسم سے
عبارت اوسکی یہہ ہے سالت ابا عبد اللہ عن الرجل یمس ذکرہ وعن
المرءۃ یمس فرجہا او اسفل من ذلک وھو قائم یصلی بعد وضوء
فقال لا باس بذلک انما ھو من جسدہ جناب سامی اگر ارشاد فرماوین تو
ہم مس کے معنی موافق آپکے پکڑنے کے لکہکر یہہ عرض کرین کہ کچہہ ضرور نہین ہے کہ ہمیشہ
نماز مین قضیب کو پکڑا ہی کرے اور عورت چہوا ہی کرے یا دونون کے پائین کو سہلایا
ہی کرے بہلا لحاظ تو فرمائیے اور حیا کو کام مین لائیے کہان عین نماز مین ذکر کو پکڑ کر
ہلانا اور اوسکے پائین کو سہلانا اور کہان اپنی عورت کی شرمگاہ پر نظر کا پڑجانا او
اوس سے طلاق رجعی کا باطل ہوجانا یہہ تو آپکے یہان نماز فرض کی کیفیت ہے اور

نماز نفل کی تو اس درجہ وقعت ہے کہ اگر قبلہ کی طرف بہی منہہ نکرے بلکہ اوسکی طرف پشت کرکے پڑہی تو بہی جایز ہے اور نماز درست ہے جیسا کہ آپکے امام اعظم حلی نے ارشاد الاذہان مین لکہا ہے **یستحب استقبال القبلۃ فی النوافل** یعنی مستحب ہے نماز نفل مین قبلہ کی طرف منہہ کرنا کچہہ فرض و واجب نہین **قولہ** اور مراد جواز بوسہ لینے فرج سے یہہ نہین ہے کہ ہمیشہ اوسکے بوسہ ہی لیا کرے بلکہ مراد یہہ ہے کہ اگر اتفاق ہوجاے تو مضایقہ نہین **اقول** اتفاق کا لفظ حدیث امام موسی رضا علیہ السلام مین موجود نہین بلکہ وہ تو صاف و صریح مطلقاً جایز فرماتے ہین حلیۃ المتقین کی عبارت کو ملاحظہ فرمائیے کہ از حضرت موسی علیہ السلام پرسیدند کہ اگر کسے فرج زنش ببوسد چونست فرمود باکے نیست علاوہ برین ہم مضایقہ سے کب بحث کرتے ہین ہم نے صاف لکہدیا ہے کہ ہم اسکے جواز و عدم جواز مین کلام نہین کرتے مگر اتنا ضرور کہتے ہین کہ آپکے اکابر نے کیا اچہی بوسہ گاہ تجویز کی ہے آپ نہ ہماری عبارت کو دیکہتے ہین نہ اوسکے مطلب کو باوصف اردو ہونیکی سمجہتے ہین ناحق ذق ذق وبق بق کرتے ہین **قولہ** اور اصل اسکی یہہ ہے کہ خلوت مین ہنگام اختلاط اکثر امور اضطراریہ عمل مین آیا کرتے ہین اور مطلوب عورت سے استلذاذ ہوتا ہے اور اسیواسطے وہ ہوتی بہی ہے اگر اوس حالت مین فرج کا بوسہ لیا تو اسمین کیا قباحت ہی **اقول** آپکو یہہ لذت مبارک رہے **قولہ** اور اگر فرج کے بوسہ لینے مین احتمال منی کے منہہ مین آجانیکا ہے تو امام شافعی کے نزدیک تو منی پاک ہے **اقول** سبحان اللہ منہہ مین تو مجوزین مرتکبین بوسہ کے آوے اور مذہب امام شافعی کا بیان کیا جاوے نسبت کرنا طہارت منی کا جانب امام شافعی بغیر حوالہ کتب کے محض دیوانگی ہے **قولہ** اور اگر احتمال پیشاب کے قطرہ کے منہہ مین آجانیکا ہے تو پیشاب سے تو قرآن کی آیت لکہنا واسطے شفا کے جایز ہے چنانچہ فتاوی قاضی خان مین لکہا ہے اور منہہ کی توقیر قرآن کی آیت سے زیادہ نہین ہے **اقول** آپ متعہ دوریہ کی بحث مین لکہہ چکے ہین اور یہہ قاعدہ مقرر

فرما چکے ہین کہ مسئلہ فقہ جب معتبر ہوتا ہے کہ وہ کتب فقہ مین کسی مجتہد کی جانب منسوب
ہو ہمکو فتاوی قاضی خان مین بوجہ نشان اور پتہ نہ لگنے کے اور عبارت نہ نقل کرنیکے معلوم
نہین ہوا اب آپ صاف وصریح لکھئے کہ قاضی خان مین یہہ مسئلہ فلان باب مین لکھا
ہے اور فلان مجتہد کیطرف منسوب ہے ورنہ ہم آپکو کذاب سمجھینگے جناب سامی آپ تو ناحق
قرآن کی نسبت بحث کرتے ہین اور مفت مین جھوٹے اہل سنت پر طعن کرتے ہین آپ
لوگ تو قرآن مجید کو محرف ٹھہرا کر درجہ اعتبار سے ساقط کر چکے ہین بیاض عثمانی قرار دیچکے
ہین جیسا کہ ہم قبل مین بتشریح نقل کر چکے ہین اور یہی ہے کی نسبت یہہ ظلم فرماتے ہین
کہ عورت حیض والی اور مرد ناپاک اگر اوسکو پڑہے اور تلاوت کرے تو کچھہ قباحت نہین
چنانچہ استبصار مین باب الجنب والحائض مین لکھا ہے لا باس ان یتلوا الحائض
والجنب القران اور من لا یحضرہ الفقیہ فی باب ارتیاد المکان للحدث
مین لکھا ہے کہ آیۃ الکرسی کی مقدار پاخانہ مین قرآن پڑہا جاے تو ہرج نہین اور
ایمہ کا تو ہمیشہ یہہ معمول رہا کہ مہر و نمین الفاظ قرآن کندہ کروا لیا کرتے تھے اور اوس سے
استنجا کیا کرتے تھے جیسا کہ آپکے امام اعظم طوسی نے تہذیب مین لکھا ہے عن ابی عبد اللہ
قال کان نقش خاتم ابی العزۃ للہ جمیعا وکان فی یسارہ یستنجی
بہا وکان نقش خاتم امیر المؤمنین الملک للہ وکان فی یدہ الیسری
یستنجی بہا یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ میرے باپ کی انگوٹھی کا نقش العزۃ للہ تہا اور وہ اسکو
اولٹے ہاتھہ مین پہنتے تہے ہمیشہ اوس سے استنجا کرتے تہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی انگوٹھی کا نقش الملک للہ تہا اور وہ
اولٹے ہاتھہ مین پہنتے تہے اور ہمیشہ اوس سے استنجا کرتے تہے حالانکہ یہہ دونون جملہ کلام اللہ شریف کی آیتونکی ہین اب جناب سامی خیال تو
فرمائیے کہ آپ قرآن کو محرف ٹہراوین بیاض عثمانی بتلاوین حیض والی عورتون سے
تلاوت کرواوین ناپاک مردون سے پڑہواوین ایمہ علیہم السلام آیتین قرآن کی
اپنے مہرون پر کندہ کرواوین اور اوس ہاتھہ سے استنجا فرماوین تو کچھہ بے ادبی

نہ قرار دیجاوے اور کچھہ توہین نہ تصور کیجاوے اور ایک قول مجہول بے پتہ و نشان
پر یہہ طعن فرمائی جاوے آپ ہی کا انصاف اسکا مقتضی ہے اور دوسرے کے نزدیک
تو یہہ محض ہٹ دہرمی و بے فہمی ہے **قولہ** اور سوا اسکے یہہ ہے کہ اہلسنت کے مذہب
مین اگر بوسہ لینے کا حکم نہین ہے تو کسی کتاب مین ممنوع بھی نہین لکھا ہے اور اصل
اشیا مین اباحت ہے **اقول** جناب والا اولاً اباحت اصل اشیا کو ثابت کیجئے بعد اسکے
اس قاعدہ کو متفرع فرمائیے اور بغیر اسکے تو لائق کلام اور قابل التفات نہین **قال السید**
اور کلینی نے لکھا ہے کہ عورت کو برہنہ کرکے اوسکے ستر کو دیکھنے مین بہتر اس سے لذت نہین
قال المجتہد یہہ قول پہلے قول سے بھی بدتر ہے **اقول** قول اول کو ایمہ سے صاحب
حلیۃ المتقین نے نقل کیا ہے اور قول ثانی کو اونہین ایمہ سے کلینی نے روایت کیا ہے
اول متعلق منہہ کے تہا اور ثانی آنکھون سے تعلق رکھتا ہے بنظر غور دیکھا جاتا ہے تو
ثانی بدتر اول سے نہین ہے بلکہ دونون مین نسبت عام خاص من وجہ کی ہے
انکھیاری مین بوسہ اور دیکھنا دونون مجتمع ہوجاوینگے اور نابینا اگر بوسہ لیگا تو
دیکھنا نہ پایا جائیگا اور بینا اگر دور سے دیکھے گا تو بوسہ نپایا جائیگا **قولہ** بھلا زن
حلیلہ کو برہنہ کرکے اوسکے ستر کے دیکھنے مین کیا قباحت ہے جسوقت کہ دیکھنا اوسکا مباح
ہوا **اقول** جناب والا ہم اباحت اور عدم اباحت مین کب کلام کرتے ہین صرف یہہ کہتے
ہین کہ حضرات کے یہان شہوت پرستی کا یہہ زور ہے کہ امام معصوم سے اکابر اہل تشیع
نقل کرتے ہین کہ تمامی لذائذ دنیویہ اور دنیہ مین بہتر عورت کے ستر دیکھنے سے کوئی لذت
نہین آپ ناحق لفظ اباحت کا منہہ سے نکال بیٹھا کرتے ہین **قولہ** اور پہلے قول مین ہم
لکھہ چکے ہین فتاوی قاضی خان سے کہ اگر حالت نماز مین اپنی زوجہ کے ستر کو دیکھے تو نماز
باطل نہین ہوتی **اقول** ہم بھی اسکا جواب پہلے دیچکے ہین کہ عدم فساد نماز مستلزم
جواز نظر کو حالت نماز مین نہین ہے علاوہ برین کلام اباحت مین نہین ہے **قولہ** چنانچہ کتاب

اختلاف الایمہ رحمۃ الامۃ مین لکھا ہے والاصح من مذھب الشافعی جواز النظر الی فرج زوجتہ والامۃ وعکسہ وبذلک قال مالک وابوحنیفۃ **اقول** ان روایتونکو نہ اس بحث سے علاقہ اور نہ اعتراض سے مناسبت کلام جواز وعدم جواز مین نہین ہے بلکہ بہترین لذت مین ہے **قولہ** بلکہ اہلسنت کے مذہب مین تو اجنبی کے ستر کو دیکھنا مباح لکھا ہے جسوقت کہ وہ اجنبی حمامی ہو چنانچہ جامع الرموز مین لکھا ہے کان ابوحنیفۃ یری الصاحب الحمام ان ینظر الی العورت **اقول** لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہہ آپکا علم ہے یہہ آپکی لیاقت ہے یہہ آپکی قابلیت ہے یہہ آپکی ذہانت ہے کہ عبارت عربی کے معنی تک نہین سمجھتے جس عبارت کو نقل کرتے ہین اوسی مین خطا کرتے ہین اوسمین اپنی بے فہمی کو ظاہر فرماتے ہین عبارت جامع الرموز کو تو دیکھئے کسی ذیعلم کے سامنے تو رکھئے نہین کسی عربی دان سے سمجھ لیجے کہ امام حنیفہ جایز رکھتے ہین واسطے حمامی کے نظر کرنا طرف ستر عورت نہانیوالی کے اور آپ فرماتے ہین کہ حمامی کی ستر عورت کو دیکھنا جایز ہے سبحان اللہ اسی لیاقت پر دعوی بحث ومناظرہ اب اس مسئلہ کی نسبت بھی سمجھ لیجے کہ حنیفہ کے نزدیک اطلاق عورت کا مرد کے زیر ناف سے تا بزانو ہے پس امام ابوحنیفہ یہہ فرماتے ہین کہ چونکہ حمامی کی معاش اور وجہ کفاف اسی کے متعلق ہے اسواسطے اوسکو جایز ہے مرد کے گھٹنون اور رانون کو ملنا اور دھونا نہ قبل ودبر کو لادلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلاث چونکہ آپکے یہان عورت صرف قبل ودبر کو کہتے ہین اسواسطے آپکو ہروقت اوسی پر نظر رہتی ہے تحریر الاحکام کتاب الصلوۃ مقصد اول فصل رابع مین لکھا ہے — العورت فی الرجل القبل والدبر شیخ الطایفہ کی تہذیب کو تو ملاحظہ کیجئے وہ لکھتے ہین کہ کسی نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ہم یہود ونصاریٰ کے ساتھہ ہروقت مخالطت رکھتے ہین اور وہ کہاتے اور پیتے ہین شراب وسور کو اور

اوسکی چھینٹین ہمارے کپڑون پر پڑتی ہین آیا کچھ قباحت ہے امام نے فرمایا لا باس بہ
یعنی کچھ ڈر نہین شیعون کے وہی شیخ اس قول امام کی یہہ توجیہہ فرماتے ہین کہ امام نے
اسواسطے جایز فرمایا کہ وہ لوگ نوکری پیشہ تہے یہود و نصاری کی نوکری کرتے تہے اسواسطے
خاصتہً اونکے واسطے جایز تہا عبارت اوسکی یہہ ہے قلت لابی عبد الله انا نخالط
الیھود والنصاری و تدخل علیھم وھم یاکلون ویشربون فمر
ساقیھم فیصب علی ثیابی الخمر فقال لا باس جناب والا معارضہ اسکو
کہتے ہین جو ہم کرتے ہین نہ یہہ کہ آپ اباحت و عدم اباحت کا جھگڑا نکال بیٹھا کرتے ہین
قولہ اب طعن کرنا تمہارا شیعون پر بیجا ہے کہ تمہارے مذہب مین اوس سے زیادہ ہے
اقول استغفر الله ہمارے یہان نبی معصوم علیہ الصلوۃ والسلام سے کسی مقام
پر منقول نہین کہ عورت کو برہنہ کرکے دیکھنا تمامی لذایذ دنیویہ اور اخرویہ مین بہتر
اس سے لذت نہین قال السید اور ارشاد الاذہان مین لکھا ہے کہ ام الولد کا
مباح کردینا کسی پر منع نہین قال المجتہد معلوم نہین مباح کردینے سے کیا مراد ہے
اقول سبحان الله فرماوین تو آپکے علامہ شیخ علی ارشاد الاذہان مین ویجوز
ان یبیح الامۃ ام ولدہ ومدبرہ لمملوکہ و بغیرہ یعنی جایز ہے
یہہ کہ مباح کرے لونڈی کو اور ام ولد اپنے کو اور مدبرہ کو واسطے مملوک اپنے کے
اور واسطے غیر اوسکے کے اور پوچہتے آپ ہم سے ہین قولہ اوسکی تحلیل مراد ہے یا تزویج
اوسکی غیر کے ساتھہ اقول جناب سامی تزویج سے کیا تعلق وہ بیچارے تو صریح کہتے
ہین یزوج نہین فرماتے آپ تو زبردستی اوپرا اوپرا اوڑاتے ہین قولہ تحلیل کا
ذکر تو بعد اسکے آئیگا اقول رد بہی اسکا وہین لکھا جائیگا قولہ اور اگر مباح کردینے
سے اوسکی تزویج مراد ہے تو یہہ اہلسنت کے نزدیک بہی جایز ہے چنانچہ ہدایہ مین لکھا
ہے اذا ولدت الامۃ من مولاھا صارت ام ولد یعنی جسوقت جنے لونڈی

آقا اپنے سے تو ہو جاتی ہے ام ولد اور بعد اوسکے تھوڑے سے فاصلہ سے لکھا ہے کہ **ولہ وطیہا واستخدامہا واجارتہا وتزویجہا** یعنی اور واسطے اوس مولی کے ہے وطی اوس ام ولد کی اور خدمت لینی اوس سے اور اجارہ اوسکا اور نکاح مین دینا اوسکا **اقول** میری بحث سے نہ تزویج کو علاقہ ہے اور نہ نکاح کو مناسبت مقصود تحلیل ہے جسکے بیان کا آپنے وعدہ فرمایا ہے ہم بہی اوسکو اوسی مقام پر دیکھینگے اور بقول شخصے تصفیہ زمین بر سر زمین وہین فیصلہ کرینگے **قال السید** اور وافی نے اصول سے نقل کیا ہے کہ مستمع نے سوال کیا حضرت کاظم علیہ السلام سے کہ نماز پڑہتا ہون اور حالت نماز مین لونڈی سامنے سے نکل جاتی ہے اور بسا اوقات اوسکو مین اپنی آغوش مین کہینچ لیتا ہون اور اپنے بدن سے لپٹا لیتا ہون امام صاحب نے فرمایا لا باس بہ یعنی بے کہٹکے کیے جاؤ کچہہ خوف و ڈر نہین **قال المجتہد** پہلے آدمی کلام کو سمجہہ لے اور دریافت کرلے کہ مراد اس سے خصم کی کیا ہے تب گفتگو کرے اور بدون سمجھے کلام کے اپنی طرف سے بیجا گفتگو کرے اور افترا پردازی مین اپنی اوقات کو بسر کرے یہہ امر داب مناظرہ سے بہت بعید ہے **اقول** سچ ہے اکابر اہل تشیع ہمیشہ افترا پردازی مین اوقات اپنی ضایع کرتے رہے حتے کہ حضرات ایمہ علیہم السلام کو بہی عمر ہی مبتلا تقیہ رہے اور جناب والا تو مرفوع القلم اور ساقط الاعتبار ہین اپنے رسالہ مین نہ اپنے خصم کے کلام کو سمجہتے ہین نہ اپنی ہی عبارات منقولہ پر لحاظ کرتے ہین نہ اپنی عبارت اردو میں غور کرتے ہین جو جی مین آتا ہے بیباکانہ اوڑاتے ہین اور بے تکلف کہتے ہین **قولہ** آپکو خبر بہی ہے کہ روایت مین لفظ جاریہ کا واقع ہوا ہے **اقول** جناب سامی خبر ہے **قولہ** اور مراد اوس سے لونڈی نہین ہے بلکہ لڑکے صغیرہ مراد ہے **اقول** حضور والا لڑکے صغیرہ مراد ہونے پر کوئی قرینہ نہین ہے **قولہ** کہ جاریہ کلام عرب مین لڑکے صغیرہ کمسن کو بہی کہتے ہین جیسے کہ طفل صغیر کو غلام کہتے ہین **اقول** اکثر استعمال جاریہ کا لونڈی

مین ہوتا ہے جیسا کہ آپنے بہی اسی رسالہ کے سترہوین صفحہ مین عبارت علل الشرایع
کے ترجمہ مین جاریہ کے معنی کنیز کے لیے ہین پہر اس مقام پر آپ کیون بہاگتے ہین میٹہا
میٹہا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تہو تہو **قولہ** اور وہ روایت یہہ ہے **عن مستمع**
قال سالت ابا الحسن علیہ السلام فقلت اکون اصلی فمر بی الجاریۃ
فربما ضمتہا الی قال لا باس یعنی مستمع سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ سوال
کیا مین لے ابو الحسن سے یعنی امام موسی کاظم علیہ السلام سے پس کہا مین نے کہ نماز
پڑہتا ہون مین تو پس گذرتی ہے میرے پاس ہو کر لڑکی پس اکثر اوقات لپٹا لیتا
ہون اوسکو طرف اپنے کہ گودی مین لے لیتا ہون فرمایا کچہہ مضایقہ نہین ہے **اقول**
جناب سامی گودی کی بہی ایک ہی ہوئی معلوم نہین یہہ کون سے لفظ اور کون سے
کلمہ کا ترجمہ اور مطلب فرمایا گیا آپ تو اس مقام پر ایسے پیچ پیچ کہانے لگے کہ مراد دن سے
مرادین لینے لگے آپ کیون اس حدیث کی توجیہہ رکیک اور رذایل علیل فرماتے ہین
آپکے یہان تو صاف وصریح موجود ہے کہ امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ مذی وغیرہ
حالت نماز مین بہکر رانون تک پہونچ جانے سے نماز فاسد نہین ہوتی اور نہ دہونے
کی ضرورت ہوتی ہے اسواسطے کہ وہ نہین نکلی مخرج منی سے بلکہ وہ بمنزلہ ناک کے
ہے عبارت اوسکی ہم علل الشرایع سے قبل مین نقل کر چکے ہین پس اگر لونڈی کے
چپٹانے سے احتمال مذی وغیرہ کے نکل آنیکا ہے تو کیا قباحت ہے جبکہ امام معصوم
سے نماز کا نہ فاسد ہونا مذی کے نکلنے سے صراحۃً منقول ہے پس آپکو اس حدیث مین
ایسی جا لگا ہی محض فضول ہے **قولہ** اور اسیطرح اہلسنت کی کتب صحاح مین لکہا ہے
کہ جناب رسولخدا نماز پڑہتے تہے اور امامہ دختر زینب بنت رسولخدا صلعم کو گودی
مین لیے ہوئے تہے جب سجدہ مین جاتے تو اوس لڑکیکو اوتار دیتے تہے اور جب
کہڑے ہوتے تو پہر اوسکو لے لیتے تہے اور ایسے ہی جامع الاصول مین لکہا ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وھو حامل امامتہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا سجد وضعھا واذا قام حملھا اس صورت مین جو جواب تمہارا ہے وہی جواب ہمارا ہے **اقول** معاذ اللہ کہان وہ صورت شہوت پرستی کی اور کہان یہ صورت فعل نبوی کی اوس روایت مین لفظ جاریہ واقع ہے اس حدیث شریف مین لفظ بنت موجود ہے گو یہ فعل بہی مخصوصات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اور آپکے غیر کیواسطے جایز نہین ہے تاہم اس حدیث شریف کو روایت مستمع سے کسی قسم کی مناسبت نہین ہے اولاً دونون تساوی ثابت کیجئے بعد اوسکے ایسا کلمہ منہہ سے نکالئے ثبت العرش ثم انقش ودونہ خرط القتاد **قولہ** اور کسقدر جہوٹ بنایا ہے اس روایت مین اول تو ترجمہ جاریہ کا لونڈی کیا جو کہ خلاف مقصود ہے **اقول** یہ مقصود آپکا پہیر اور بہر تیور مین ہے ہم نے تو جاریہ کا ترجمہ موافق استعمال عرب کے کردیا ہے اور آپ بہی اسی رسالہ مین سترہوین صفحہ مین کرچکے ہین مگر اپنی بہادری سے نہین شرماتے ہین ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد **قولہ** اور بعد اوسکے اپنی طرفسے لکہا کہ بے کہٹکے کئے جاؤ **اقول** جناب والا آپ تو ناحق جلے مرتے ہین اور مفت جلے ہوتے پہپولے پہوڑتے ہین بہلا کسی ذیعلم سے تو پوچہئے کہ لاباس بہ کے معنی عدم خوف کے ہین یا نہین اور جس امر مین خوف نہین ہوتا وہ بے کہٹکے ہوجاتا ہے یا نہین خوف مستلزم کہٹکے کو ہی اور عدم خوف بے کہٹکے کو پہر ہمنے کیا برا کیا جو یہ لکہدیا کہ بے کہٹکے کئے جاؤ مگر حضور کو اپنی خبر نہین کہ ضمنا کے تحت مین فرماتے ہین کہ گودی مین لے لیتا ہون سبحان اللہ آپکی لیاقت بہی قابل نثار ہوجانیکے ہے **قال السید** اور عاریت دینا فرج اماء اور حلال کرنا فرج حرم کا مہمان اور احباب کے لئے اعظم طاعات اور عمدہ عبادات ہے جیساکہ ابن بابویہ قمی نے

رقاع مین ایک رقعہ صاحب الزمان سے اس باب مین نقل کیا ہے **قال المجتہد** عاریت دینا
فرج کا تو مذہب امامیہ مین ہرگز جایز نہین چنانچہ پہلے اس سے ہم لکھہ چکے ہین کہ اوسکے عدم
جواز پر اجماع علماء امامیہ کا ہے **اقول** ہم بھی قبل مین استبصار اور تہذیب سے احادیث ایمہ
کو جواز عاریۃ فرج مین نقل کر چکے ہین پس آپکا اجماع بمقابلہ ایمہ علیہم السلام کیا کام آسکتا
ہے **قولہ** اور تحلیل کنیز اگرچہ جایز ہے لیکن اعظم طاعات نہین ہے **اقول** اعظم طاعات
ہونا اوسکا ابن بابویہ نے امام صاحب الزمان سے نقل کیا ہے اور اسکی نسبت آپنے بھی سکوت
کیا ہے نقل ابن بابویہ پر آپ بھی کلام نکر سکے گو زبانی دعوی فرمانے لگے **قولہ** اور باقی رہا
اوسکا جایز ہونا سو وہ مثل نکاح کے ہے **اقول** آپکو اپنے مذہب کی بھی خبر نہین اور اپنے
مسلک کی کتابون سے بھی وقفیت نہین جامع عباسی کو تو دیکھئے اور مطلب دوم بیان
نکاح کو تو ملاحظہ کیجیے کہ وہ تحلیل کو مقابل اور مغایر نکاح کے ٹھہراتا ہے نہ مثل عبارت اوسکی
یہہ ہے کہ موجب اباحت وطی کنیز ہر سہ قسم است قسم اول عقد وان مخصوص کنیز غیر است و
قسم دوم مالک شدن کنیز چہ تملیک دخول کردن او جایز است و قسم سوم اباحت و تحلیل
وآن چنانست کہ شخصے بدیگر دخول کردن کنیز خود را حلال کند و این قسم خواص از فرقہ
ناجیہ اثنا عشریہ است آپ اپنے خاصہ شریفہ کو کیون عام کئے دیتے ہین افسوس یہہ ہے
کہ جناب والا خود بھی اسی رسالہ مین لکھکر بھول جاتے ہین ام الولد کے تحت مین تحلیل کو
مقابل تزویج کے ٹھرا چکے ہین کہ مباح کر دینے سے کیا مراد ہے اوسکی تحلیل مراد ہے یا تزویج
اوسکی غیر کے ساتھہ مراد ہے اب یہان اپنی بے فہمی سے مثل تزویج کے فرماتے ہین **قولہ** کہ اوسکا
صیغہ پڑھا جاتا ہے اور طرفین سے ایجاب وقبول ہوتا ہے اور بدون صیغہ عقد تحلیل
اور ایجاب وقبول کے تحلیل صحیح نہین ہے **اقول** جناب سامی کیسا صیغہ اور کیسا نکاح شیخ الطائفہ
کی تہذیب کو دیکھئے اور اوسمین باب ضروب النکاح مین ملاحظہ کیجیے کہ امام ابو عبد اللہ علیہ
السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص حلال کر دے اپنے بھائی کیواسطے لونڈی اپنے سے بوس وکنا

اور مساس اور خدمت تو نہین حلال ہے واسطے اوس شخص کے اسواے ان امور کے اور اگر
حلال کر دے فرج کو تو سب باتین حلال ہین عبارت اوسکی یہہ ہے وان حل الرجل
جاریة لاخیه مثل النظر والخدمة او القبلة او الملامسة فلا
یحل له غیرها احل وان احل له الفرج حل له ما سواه ایضا اور
اوسی تہذیب مین لکہا ہے کہ سوال کیا امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ جایز ہے حلال کرنا
فرج جاریہ کا واسطے بہائی اپنے کے فرمایا امام نے لا باس به یعنی ہے کہٹکے حلال کرو عبارت
اوسکی یہہ ہے عن ابی عبد الله فی الرجل و یحل فرج جاریة لاخیه
قال لا باس بذلك برایے خدا کہین اس حدیث مین جاریہ سے لڑکے صغیرہ نہ مراد
لیجیے گا ہم اوس صیغہ کے بہت مشتاق ہین کہ جو بوس وکنار اور مساس کیواسطے مقرر
کیا گیا ہو ایکی مرتبہ مہربانی فرماکر اوس صیغہ کو بہی ارشاد فرمادیجیے گا **قوله** بخلاف اہل سنت
کے کہ اونکے اکابر کے نزدیک تحلیل امار بدون ایجاب وقبول کے جایز ہے چنانچہ عطا
ابی ابن رباح کہ امام اعظم ابو حنیفہ کے مشایخ اور اساتذہ مین سے تہے وہ اپنی لونڈیون
کو اپنے مہمانون کے پاس مباشرت کیواسطے بہیجتا تہا چنانچہ ابن خلکان نے وفیات الاعیان
مین لکہا ہے کہ نقل اصحابنا عن مذهبه انه کان یری وطی الجواری
باذن اربابهن وحکی ابو الفرج العجلی ان عطا کان یبعث
بجواریه الی اضیافه یعنی نقل کیا اصحاب ہمارے نے مذہب اوسکے سے کہ وہ
مباح جانتا تہا وطی کنیزونکی اونکے مالکون کے اذن سے اور حکایات کی ہے ابو الفرج
عجلی نے کہ تحقیق عطا بہیجتا تہا لونڈیون اپنی کو طرف مہمانون اپنے کے **اقول** حضرات کا
عجیب قاعدہ ہے کہ جب اہلسنت انکی کتب اربعہ سے انپر الزام دیتے ہین اور قایل کرتے
ہین تب یہہ کتب تواریخ اور غیر مستندہ اہلسنت سے نقل کرتے ہین اور جب احادیث ائمہ
معصومین کو نقل کرتے ہین تو اوسکے معارضہ مین اقوال متروکہ و مہجورہ غیر معصوم کو

بلکہ غیر مجتہدین کو پیش کرتے ہین اور لطف یہہ ہے کہ جس کتاب سے عبارت نقل کرتے ہین اوسی عبارت
سے اپنے مخالف اور مغایر کو صاف اوڑا دیتے ہین خیال تو کیجئے کہان امام معصوم اور اونکی
حدیث اور کہان اونکے مقابلہ مین عطا بن ابی رباح اور اونکا قول متروک ومہجور وفیات الاعیان
سے جو عبارت نقل کی اوسکے آگے سے اپنے مخالف سمجھکر صاف اوڑا دی دیکھئے وہی ابن
خلکان اوسی وفیات الاعیان مین لکھتے ہین کہ مین اعتقاد کرتا ہون کہ یہہ امر اوس سے
یعنی عطا سے نہایت بعید ہے کیونکہ مروت وغیرت انکار کرتی ہے اس امر سے پس ایسے
شخص جلیل الشان کی نسبت کیونکر گمان کیا جاوے اوسکے جواز کا اور نہین ذکر کیا
مین نے اوسکو مگر بسبب غرابت کے عبارت اوسکی یہہ ہے والذی اعتقد ان ھذا
الامر بعید عنہ فان المروۃ والغیرۃ یابی عنہ فکیف یظن بمثل
ذلک السید الامام ولما ذکرہ الا لغرابتہ اور تعجب نہین ہے کہ اس نقل
مین خطا واقع ہوئی ہو کیونکہ ابو جعفر طوسی نے بعد نقل کرنے حدیث تحلیل کی اپنی تہذیب
مین لکھا ہے کہ یہہ تحلیل ہمارے فرقہ کے خواص سے ہے ہمارے غیر مین نہین پائی جاتی اور
اسوجہہ سے مخالفین ہمارے اوپر تشنیع کرتے ہین عبارت اوسکی یہہ ہے ان ھذا مما
لا یراہ غیرنا ویشنع مخالفونا علینا اور اسیکو جامع عباسی والے
نے بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر نقل کیا ہے **قولہ** اور عبد الحق دہلوی نے رجال
مشکوۃ مین ترجمہ عطا بن رباح مین لکھا ہے ابو حنیفہ اپنے سب ملاقیون مین سے عطا
کو افضل جانتا تہا اس صورت مین محمد اور ابو یوسف سے بہی افضل ہوا جنپر مدار
اہلسنت کے مذہب کا ہے اور ابو حنیفہ کے قول کی عبد الحق نے اسطرح سے نقل کی
ہے کہ ابو حنیفہ کہتا تہا ما رایت من لقیت افضل من عطا بن ابی رباح **اقول**
آپ جسقدر چاہین عطا کی تعریف نقل کرین لیکن اونکا مرتبہ امام معصوم کے برابر نہین
ہوسکتا اور نہ اونکے قول متروک ومہجور سے اہلسنت پر الزام عاید ہوسکتا ہے **قولہ**

پس جسوقت کہ عطا سا فقیہ استاد ابو حنیفہ تحلیل ابار کو جایز جانے بدون ایجاب و قبول کے تو شیعون پر طعن کرنا کہ جو بدون ایجاب و قبول کے جایز نہین جانتے ہین سوائے تعصب اور عداوت کے اور کیا ہے **اقول** اولاً عطا کیطرف اس قول کے منسوب ہونے مین ہمکو کلام ہے جیسا کہ ہمنے وفیات الاعیان سے لکھدیا ہے اور تہذیب اور جامع عباسی سے نقل کر دیا ہے اور ثانیاً یہہ کہ یہہ قول بر تقدیر تسلیم مردود و متروک ہے جیسا کہ منہج وفیہ مین لکھا ہے وہ خبر کہ روایت کیگئی ہے عطا ابن ابی رباح سے اباحت فروج مین نہین اعتماد کیا گیا ہے اوسپر اوسکے عبارت اوسکی یہہ ہے وما روی ان عطا ابن ابی رباح اباحة الفروج لا یعتمد علیه ثالثاً یہہ کہ عطا بن ابی رباح مرتبہ امام معصوم پر نہین پہونچ سکتا کہان عطا اور کہان امام معصوم **قوله** اور تماشہ یہہ ہے کہ ہبہ اور عاریت کے الفاظ سے واقع کرنے صیغہ نکاح کو صحیح جانتے ہین اور تحلیل پر طعن کرتے ہین **اقول** ہم اسپر اسوجہ سے طعن کرتے ہین کہ آپکے اکابر اور خود آپ تحلیل کو نکاح کے مقابل اور قسم ٹھہراتے ہین گو اس مقام پر آپ مجبوری اوسکے دخول فی النکاح کی کاوش فرماتے ہین **قال السید** اور آپنے انتشار راہ مین جناب مولویصاحب دامت برکاتہم سے باب متعہ مین مناظرہ جو دریافت کیا یہہ آپکی لیاقت تہی کیونکہ مناظرہ مین تساوی طرفین شرط ہے اور آپکی قوت علمیہ ظاہر مولویصاحب دامت برکاتہم کے آپ مخاطب صحیح نہین ہو سکتے لہذا احقر الناس نے یہہ چند فقرے آپکی تسکین خاطر کے لئے لکھدئے اور اللہ تعالے آپکو ہدایت صراط مستقیم کرے آمین ثم آمین الراقم سید یعقوب علی بہیوندوی یوم پنجشنبہ ۷ رجادی الثانی ۱۲۹۶ ہجری **قال المجتهد** شیخ فدا حسین صاحب کو جناب مولوی صاحب سے مناظرہ منظور تہا تاکہ لحاظ تساوی طرفین کا ہوتا **اقول** اگر فدا حسین کو مناظرہ منظور تہا تو اس گفتگو سے کیا مقصود تہا اونکے متعدد رقعہ اسی باب مین ہمارے پاس آئے اور متعدد مقام پر بالمواجہ ہم سے

مناظرۃ دریافت کیا ہم نے اس شخص کو بے علم سمجھکر سکوت کیا چونکہ اب آپ مدمقابل بنے ہین
اور کسی قدر صاحب تصانیف بھی مشہور ہین اور اہل تشیع بھی ونداپنا مقتدا بھی جانتے
ہین اسوجہ سے آپکا جواب فقیر نے بہ نظر سرسری قلم برداشتہ لکھدیا **قولہ** بلکہ مولویصاحب
نے خود وعدہ اثبات عدم جواز متعہ کا کیا تہا اور شیخ فدا حسین صاحب سے اقرارنامہ لکھوا
لیا تہا **اقول** بالکل غلط ہے ہم اسکے جہوٹ ہونیکو قبل مین بہ تفصیل لکھ چکے مین **قولہ**
اور پہر ادن سے ثابت نہوسکا **اقول** آپکی کتب اربعہ سے حرام ہونا متعہ کا ثابت کردیا
گیا اور کیا ثبوت چاہتے ہو **قولہ** اور چند امور طعن السنان مین سے دیکھکر نقل کردی
اقول یہہ بھی آپکا دعوی غلط ہے طعن السنان مین یہہ امور مین اولہ و آخرہ مین نہین ہے
شاید آپنے طعن السنان کو دیکہا بھی نہین ہے لیکن آپکا یہہ رسالہ مجمع البحرین اور بارقہ
صیغمہ سے ماخوذ ہے بہرحال ہمکو ان لغویات سے بحث نہین کلام کلام مین ہے **قولہ**
اور ایک شخص ناواقف کا نام لکہا **اقول** وہ شخص ناواقف نہین ہے بلکہ آپسے بالمواجہ
مباحثہ کا شایق ہے البتہ آپکی تحریر مین اولاً نواب علی عرف شمشیر کا نام ڈالا گیا تہا کہ
جو الف بے سے بھی واقف نہین ہے اب اس تحریر مطبوعہ مین میان اظہر علی کا نام لکہا
گیا کہ جنکو علم سے مس بھی نہین ہے حضرت کے والد ماجد اور راخی معظم کی یہہ کیفیت تہی
کہ کہین سنی بنے اور کہین شیعہ اور کہین مسلمان بنے اور کہین ہندو۔ گہ بت شکنند
گاہ مسجد زند آتش ؞ از مذہب او گبر و مسلمان گلہ دارد ؞ الغرض ہمکو ایسی باتون سے
کچہ تعلق نہین ورنہ میان اظہر علی اور اونکے اعزہ کی اور بھی کچہ کیفیت لکھتے **قولہ**
مولویصاحب کی لیاقت تو یہین سے معلوم ہوگئی **اقول** بہجیا باش ہرچہ خواہی گو قولہ
اور جو کچہ اونہون نے لکہا تہا وہ سب رد ہوگیا **اقول** ایک بھی امر کا آپسے جواب
نہوسکا **قولہ** اور اگر مولویصاحب کو لیاقت ہے تو جواب اوسکا شیعون کی کتابون سے
لکھین **اقول** ہم اسکا کیا جواب دین آپکو اس رسالہ سے ظاہر ہوجاویگا **قولہ**

جیسے کہ ہم نے اہل سنت کی کتابون سے لکھا ہے **اقول** یہہ صرف آپکا ادعا ہے **قولہ تکملہ**
ذکر تو متعہ کا تہا لیکن مولویصاحب کو اوس مقدمہ مین کچہہ بن نہ آیا تو چند امور سواے
اوسکے از راہ طعن کے لکھدیے اور یہہ نہ سمجھے کہ کسی نے اسکا جواب بہی لکھا ہوگا یا نہیں اسلیے
ہمکو بہی مناسب ہے کہ چند مسائل عجایب و غرایب اہل سنت کے مذہب کی تحریر کرکے ناظرین
کو خوش کرین **اقول تنبیہہ** جو امور کہ سید نے اپنی تحریر مین نقل کیے ہین وہ متعلقات
متعہ سے ہین جواب انکا آپکی اگلون نے وہی دیا ہے جسکو آپنے اپنے رسالہ مین نقل کیا
ہے چند باتین آپنے جو اپنی بے فہمی اور افترا پردازی سے اس تکملہ مین نقل کی ہین
اور اہل سنت پر طعنین قرار دیے ہین یا وہی باتین مردودہ ہین جنکو آپکے اکابر نقل کرتے
چلے آئے ہین اور جواب پاتے چلے گئے ہین اب سنیے اور جواب اونکا لیجیے **قولہ اول**
ابو حنیفہ کے نزدیک اگر کوئی مرد مشرق مین ہووے اور کسی عورت مغرب کی رہنے والی
سے نکاح کرے اور کبہی اوس عورت کی صورت نہ دیکھے اور وہ عورت اپنے گہر مین بیٹھی ہوئی
جو کہ مغرب مین ہے بچہ جنتی رہے تو وہ سب بچہ اوس مرد مشرقی کے ہونگے جسنے کبہی اوس
عورت کی شکل بہی نہین دیکھی اور جسنے بچہ جنا ہے تہے وہ محروم رہیگا چنانچہ تفسیر کبیر
مین امام رازی نے لکہا ہے **ان المشرقی اذ تزوج بالمغربة وحصل هناك ولد**
ابو حنیفة اثبت النسب مع القطع بانه غیر مخلوق من مائه اقول
ہمارے جناب مخاطب اس مقام پر ہوش و حواس کو گم کر گئے حتی کہ اپنے قاعدہ عماریہ
کو بہی بہول گئے جناب سامی اول اس عبارت کا پتہ و نشان تفسیر کبیر مین فرما دین ہو سکے
یہہ کہ ابو حنیفہ سے امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ علیہ کو متعین کرین کیونکہ ابو حنیفہ بیس
فقیہونکا نام تہا اور اکثر اونمین کے قابل ملام اور لایق اعتراض تہے جیسا کہ صاحب
قاموس نے لکہا ہے **ابو حنیفة كنية من الفقهاء العشرین اجلهم امام الفقهاء نعمان**
یعنی ابو حنیفہ کنیتہ ہے بیس فقیہون کے مشہور زیادہ اونکے امام الفقہا نعمان ہین ازشام

ہوکہ آپکے نزدیک کیا دلیل ہے کہ یہہ ابوحنیفہ اہل سنت سے تھے ہین نہ غیر اشتراک اسماء سے ابتک
اہل تشیع دہوکہ دئے چلے جاتے ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھہ خلط کردیتے ہین اگر
دعوی ہے تو اس مسئلہ کو کتب حنفیہ سے ثابت کیجئے اور پہر اوسکا جواب لیجئے افسوس ہے
کہ آپ اس مقام پر اپنے قاعدہ کو بہی فراموش کرگئے آپ تو متعہ دوریہ کی بحث مین کہہ چکے
ہین اور رد ہہ چکے ہین کہ مسئلہ فقہیہ کا اعتبار جب ہوسکتا ہے کہ جب کتب فقیہہ مین موجود
ہو پس تفسیر کبیر کتب فقہیہ سے نہین ہے یہہ آپکا طعن آپ ہی کے قول کے مطابق اور
قاعدہ کے موافق لغو وبیہودہ ہے تعجب تو یہہ ہے کہ آپ کوئی بات سنی سنائی وہ بہی
مہمل اور بے محل نقل کرکے اہل سنت پر طعن کردیتے ہین اور اپنے یہان جو اوس سے
زیادہ موجود ہے اوسکو صاف بہلا دیتے ہین دیکہیے کہ آپکے علامہ حلی ارشاد الاذہان
کتاب النکاح مطلب ثالث مین لکہا ہے کہ اگر کسی عورت کے ساتھہ زانی زنا کیا کرے
اور اوس سے جو لڑکے پیدا ہون وہ اوسکی زوج کے ہونگے عبارت اوسکی یہہ ہے
ولو وطیہا زان فالولد للزوج اس سے زیادہ عجیب وغریب تماشا اور دیکہیے
کہ آپکے علامہ حلی ارشاد الاذہان مین لکہتے ہین کہ جو لڑکا دس برس کی عمر کا ہوا اور
نکاح اوسکا ہوگیا ہو اگرچہ خصی ہو یا ذکر اوسکا کٹا ہوا ہو اور پہر پیدا ہوا اوسکی زوجہ
کے لڑکا بوجہ دخول کے قبل مین یا دبر مین تو وہ لڑکا اوسی خصی کا ہوگا عبارت اوسکی
یہہ ہے من بلغ عشرا فما زاد وان کان خصیا او مجبوبا ثم ولد بہ بالدخول
قبلا او دبرا الی ان قال لحق بہ اجی جناب سامی آپ ہین کہان اپنے علامہ حلی
کی عقل کو تو دیکہیے وہ تو وطی فی الدبر سے نسب ثابت کرتے ہین اور دبر مین مباشرت
کرنے سے لڑکے جنواتے ہین ارشاد الاذہان مین لکہا ہے الوطی فی الدبر کالوطی
فی القبل فی جمیع الاحکام حتی فی تعلق النسب آپکے شیخ حلی نے تو آپکے
مذہب کا پورا پردہ اوٹہا دیا اور سارا پردہ فاش کردیا شعر

عشق از روی حیا پردہ تقوی برداشت ٭ طبل پنہان چہ زنم طشت من از بام افتادہ
خلاصہ کلام یہہ ہے وہ فرماتے ہین کہ وطی فی الدبر سارے حکمونمین مثل وطی فی القبل کے
ہے یہانتک کہ احکام نسب مین بہی - ماشاء اللہ فہم ہو تو اتنی ہو کہ مقعد کو موضع ولادت
سمجہین اور احکام نسب کو اوس سے متعلق کرین **قولہ** دوم اور اگر کوئی اپنی مان یا
بہن یا دختر یا خالا یا پہوپی سے نکاح کرکے مجامعت کرے تو ابو حنیفہ کے نزدیک اوسکو
حد نہ مارینگے اگرچہ وہ کہے کہ مین جانتا تہا کہ یہہ مجہپر حرام ہے چنانچہ فتاوی قاضیخان مین لکہا
لو تزوج بذات محرم نحو البنت والاخت والام والعمة والخالة
وجامعها لاحد علیه فی قول ابی حنیفة وان قالت علمت انها علی
حرام اور ہدایہ مین لکہا ہے کہ من تزوج امرءة لایحل نکاحها بان کانت
من ذوی محارمه بنسبه کامه او بنته فوطیها لایجب علیه
الحد عند ابی حنیفة وسفیان الثوری وزفر وان قال علمت انها
علی حرام **اقول** اولاً یہہ کہ یہہ صورت بطریق فرض ہے اور فرض کو وقوع لازم
نہین ثانیاً یہہ کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک وطی کنیز بلا درہم سے حد لازم آتی ہے چہ جائیکہ
وطی محارم لیکن امام یہہ کہتے ہین کہ صورت تزوج محارم مین حد کہ جو مخصوص ساتہہ زنا
کے ہے نہ مارے جاویگی کیونکہ لفظ تزوج سے حد زنا باطل ہو جاویگی لیکن تعزیر
شدید اوسپر واجب ہوگی آپ اس مسئلہ مین مفت حنفیہ پر طعن کرتے ہین آپکے یہان
تو یہہ مسئلہ خود موجود ہے گو سقوط حد کی علت مین اختلاف ہے چنانچہ حلی نے ارشاد الاذہان
کتاب الحدود کے اوایل مین لکہا ہے کہ اگر کوئی شخص نکاح کرے مان یا بہن یا بیٹی یا
خالہ یا پہوپی یا بہانجی یا بہتیجی یا پوتی یا نواسی وغیرہا من المحرمات المؤبدة
سے اور اس وہم مین پڑا ہو کہ ان عورتون سے نکاح صحیح ہے تو اوسپر حد نہین
ماری جاویگی عبارت اوسکی یہہ ہے فلو توهم العقد حل المحرمات المؤبدة

صحیحًا سقط الحد پس آپکا طعن کرنا حنفیہ پر اوس مسئلہ مین جو آپکے یہان موجود ہے گو کہ سقوط حد کی علت مین اختلاف ہے محض لغو و بیہودہ ہے **قولہ سوم** اور فخر الاسلام نے بزدوی مین لکھا ہے کہ الصوفیۃ اکثرھم اھل السنۃ والجماعۃ ومنھم من یکون صاحب الکرامت یعنی صوفی اکثر اہل سنت وجماعت ہوتے ہین اور بعض انہین سے صاحب کرامت ہوتے ہین جنکو اولیا اللہ کہتے ہین اور لکھا ہے کہ ایک فرقہ اونمین حبیبیہ ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جبتک کہ خدا دوست رکھتا ہے بندہ کو تو اوس سے خطاب اوٹھ جاتا ہے اور سب عبادت اوس سے ساقط ہوجاتی ہے نہ نماز پڑھتے ہین نہ روزہ رکھتے ہین نہ ستر کو چھپاتے ہین اور زنا اور اغلام سے سیر نہین ہوتے اور ایک فرقہ اون اولیا مین اباحتہ ہے اور وہ آدمیون کے مالون کو اور اونکی عورتون کی فروج کو مباح اور حلال جانتے ہین کہ اسمین ما و دختر اور خواہر کی بھی فروج آگئی یہ اولیاء اللہ اہل سنت کے ہین کہ جن سے اپنا فخر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اولیا اہل سنت ہی مین ہوئے ہین **اقول** جسقدر عبارت آپنے بزدوی کی نقل کی اوس سے تو نہ آپکو منفعت حاصل ہوئی اور نہ ہمکو مضرت واقع ہوئی البتہ جسقدر کہ آپنے بڑہایا ہے سو وہ ایجاد بندہ ہے فخر الاسلام کا کلام نہین اگر دعوی ہے تو پوری عبارت نقل کرو پہر اگر ہمارے مخالف ہو تو اوسکا جواب لو چونکہ آپ لوگونکو صوفیہ رحمتہ اللہ علیہم کے ساتھہ گمان بد ہے اور اونکی نسبت جھوٹی برائی کرنے مین نہایت کد ہے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپکے شہید ثالث کی کتاب مجالس المومنین سے تھوڑی سی عبارت نسبت صوفیہ کے نقل کر دیجاوے تاکہ آپکو معلوم ہوجاوے کہ آپکے مقتداؤن کا عقیدہ صوفیہ کی نسبت کیا ہے مجلس ششم در ذکر جمعی از صوفیان صافی طویت کہ نزد سالکان مسالک طریقت و موسسان قواعد شریعت و حقیقت مقصود اصلی از ایجاد عالم و اختراع بنی آدم بعد از ایجاد جواہر زواہر انبیا و ائمہ ہدی علیہم الصلوات اللہ الملک الاعلی

وجود فالبقش الجود این طایفہ کرام واصفیای عظام کثرہم اللہ بین الانام زشت است کہ بسیار ہمایون
توفیق از ادنی مراتب خاک باعلی مدارج افلاک ترقی نمودہ اند واز حضیض خمول بشریت
باوج قبول ملکیت تلقی فرمودہ اند کہ از پرتو سراج وہاج وعکس شعل یہدی اللہ لنورہ مین
یشار با ساکنان ملاء اعلی وہمزدیان عالم بالا درسلک انتظام منخرط گشتہ وبمرتبہ رسیدہ کہ عواقب
امور قبل از ظہور مشاہدہ نمودہ اند وخواتم اشیار پیش از بروز وجود مطالعہ فرمودہ دعایم
دین ودولت بہ میامن ہمت ایشان قایم وقوایم ملک وملت بہ روابط وجود ایشان منتظم پاک
بازان بساط مردے وصدر نشینان صفہ دردمندی جرعہ تشنہ جگر ودست افشایان بے پا وسر
گم گشتگان جادہ سلامت منزویان کنج ملامت زندہ پیلان ژندہ پوش وزندہ دلان صاحب
ہوش خرقہ پوشان خانقاہ قدس بادہ نوشان بزمگاہ انس شاہان بے کلاہ وامیران بے سپاہ

ابیات

تو می ملوک طبع گدا زردی سلطنت	گوئی گدا احترام سلاطین کشودہ اند	شاہان دلق پوش کہ گاہی ہمای ہستی
زیر گلیم شان جم وخاقان قیصر اند	امروز از نعیم جہان چشم دوختند	فردا خود از کرشمہ بفردوس ننگرند
ننگ بچشم خوار درین پا برہنگان	نزد خرد عزیز تر از دیدہ سرانند	آدم بہشت را بدو گندم اگر فروخت

عقاکہ این گروہ بہ یک جو نمی خرند **قولہ** چہارم اور امام شافعی کے نزدیک زنی دختر سے جو کہ زنا سے
اپنے نطفہ سے پیدا ہوئی ہی نکاح کرنا جایز ہے چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہی **قال ابوحنیفة**
المخلوقة من ماء الزانی یحرم علی الزانی وقال الشافعی انہا لیست
بنتا فوجب ان لا یحرم. اقول یہ نقل اور نقل سابق یعنی اذا تزوج دونون چوری
کئے ہوئے ہین رسالہ متعہ مجتہد لکھنوی سے جواب انکا شوکت عمریہ مین بہ تشریح موجود ہے لیکن
اس مقام پر صرف اسقدر بیان لینا چاہیئے کہ کتب شیعہ مین لکھا ہی کہ اگر ایک شخص نے عورت سے زنا کیا
پھر اوسکو مع اوسکی مان اور بیٹی کے اپنے نکاح مین لایا تو جایز ہے استبصار مین ہاشم سے نقل کیا ہی
قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام جالسا فدخل علیہ رجل

فساله من یاتی المراة حراما یتزوجها قال نعم وامها وبنتها
لا تحرم الزانية علی اب الزانی وابنه مطلقا علی رای ولا تحرم المزنی
بها ولا بنتها یعنی ہاشم کہتا ہے کہ مین بیٹھا تھا امام ابو عبد اللہ کے پاس پس آیا ایک شخص اور
سوال کیا اوسنے امام سے کہ جو شخص کسی عورت سے حرام کرے آیا نکاح کرسکتا ہے اوس سے فرمایا ہان
اوس سے اور مان اوسکی سے اور بیٹی اوسکی سے حلی نے ارشاد الاذہان مین لکھا ہے لا تحرم الزانية
علی اب الزانی وابنه مطلقا علی رای ولا تحرم المزنی بها ولا بنتها افسوس ہے کہ آپ
شافعی پر اعتراض کرتے ہین اور اپنے یہان کی کتاب شرائع کو نہین دیکھتے ہین صاحب شرائع
لکھتے ہین النسب یثبت مع النکاح الصحیح ومع الشبهة ولا یثبت
مع الزنا فلو زنا فالخلق من مائه ولد علی الجزم لم ینسب الیه
شرعا و یعنی نسب ثابت ہوتا ہے ساتھ نکاح صحیح کے اور ساتھ شبہہ کے اور نہین ثابت
ہوتا ہے ساتھ زنا کے پس اگر زنا کرے پس لڑکا اوسکی نطفہ کی نہین نسبت کیجاویگی طرف اوسکے
شرعا گو لغۃ کہلاویگی پس اس حالت مین امام شافعی پر کونسی جگہہ طعن کی ہے امام بھی یہی کہتے
ہین کہ مار زانی کے شرع مین کچھہ حرمت نہین اور جو لڑکے زنا سے پیدا ہوئے وہ داخل آیہ
نسا محرمات نہین **قوله پنجم** اور اگر کوئی مرد کنچنی کو خرچی دیکر اوس سے زنا کرے تو ابو حنیفہ کے
نزدیک اوسپر حد جاری نہین ہوتی چنانچہ اختلاف الائمہ رحمۃ الامہ مین لکھا ہے —
لو استاجر امرءة لیزنی بها ففعل وجب علیه الحد بالاتفاق
الا ما حکی عن ابی حنیفة انه قال لا حد علیه **اقول** یہہ روایت
اوسی کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ کی ہے کہ جسکے نام سے اسوقت تک آپ واقف
نہین اسکی نسبت ہم پہلے لکھہ چکے ہین کہ یہہ کتاب دستیاب نہین ہوئی اور اہل تشیع کی نقل
پر اعتبار نہین خصوصا جناب مخاطب اسی رسالہ مین جھوٹی نقلین واڑا چکے ہین اور
عبارتین بنام نہاد کتاب بنا چکے ہین **قوله ششم** اور کوئی عورت طفل یا مجنون سے

وطی کروائی تو کسی پر حد جاری نہین ہوگی چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہے واذا زنی الصبی والمجنون بامرئة طائعة فلاحد علیه وعلیها اقول عبارت ہدایہ کی مع پتہ و نشان کے لکھیئے آپکی نقل پر اعتبار نہین آپکے جھوٹ کو نسبت ہدایہ کے ہم پہلے لکھہ چکے کہانتک آپکے جھوٹوں کو بیان کرین اے جناب آپ حد پر کیا زبان چلا رہے ہین ادہر تو دیکھیئے استبصار کو ملاحظہ کیجیئے اوسمین لکھا ہے کہ جسوقت مرد اپنی عورت کے پاخانہ کے مکانمین وطی کرے اور انزال نہووے تو نہ مرد پر غسل ہے اور نہ عورت پر اور اگر انزال ہوجاوے تو مرد پر غسل ہے عورت پر غسل نہین ہے عبارت اوسکی یہہ ہے فی باب الرجل یجامع فیما دون الفرج اذا اتی الرجل المراة فی دبرها ولم ینزل فلا غسل فان انزل فعلیه الغسل ولا غسل علیها بہلا حد کے نہ جاری جانیسے تو تعزیر نہین باطل ہوتی اور غسل کے نکرنے سے تو طہارت ہی جاتی رہتی ہے قوله ہفتم اور اگر کوئی کنیز کو کسی سے قرض لیوے تو قرض لینے والے کو وطی کرنی اوس کنیز سے جایز ہے چنانچہ کتاب اختلاف الائمہ رحمة الامہ مین لکھا ہے قال المزنی وابن جریر الطبری یجوز قرض الاماء اللواتی یجوز للمقترض وطیهن اقول یہہ روایت اوسی کتاب کی ہے کہ جسکی نسبت ہم قبل مین لکھہ چکے ہین اور آپ اوسکے نام سے ابتک واقف نہین ہین لیکن عجب نہین ہے کہ یہہ روایت اہل تشیع کی ہو اور صاحب تحفہ نے بہی اس مسئلہ کو اہل تشیع کیطرف منسوب کیا ہے اور مزنی بہی قدمای شیعہ مین گذر چکا ہے چنانچہ تحفہ مین لکھا ہے و نیز گویند کہ اگر کنیز کے را شخصے نزد شخصے گرو گذاشت و مرتہن او را وطی کرد و پسر او ولد مرتہن شد میں اس رسالہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ اے اللہ یہہ مینے تیرے اور تیرے رسول کی رضامندی اور خوشنودی کیواسطے لکھا ہے جمیع اہل اسلام کو اس تحریر سے نفع عطا فرما اور اونکے طفیل سے میرا خاتمہ بخیر کر اللهم احشرنا تحت

تراب اقدام احبائك فقط

[illegible]

تمام شد

[illegible]

۲۹۷۶۸۸

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔